Presented By: www.jafrilibrary.com

سوزِ کربلا

جلد اوّل

وفاتِ رسول اللہؐ سے شامِ غریباں تک کے

تاریخ وار مرثیوں کا مجموعہ

ترتیب و انتخاب

سید حسین عباس زیدی

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر
شاپ نمبر 22-23، [illegible] بلاک 20 کراچی۔
Ph: 021-36804345 E-mail: Alamdar.jafri@outlook.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تاریخ وار مرثیوں کا مجموعہ

میر انیس و دبیر و دیگر شعرائے کرام کے معرکتہ الآراء مرثیوں کا انتخاب

سوزِ کربلا

جلد اوّل

وفاتِ رسول اللہؐ سے شہادت امام حسنؑ تک اور

سفرِ امام حسینؑ سے شامِ غریباں تک کے مرثیوں پر مشتمل

ناشر

احمد بک ڈپو

پھاٹک امام بارگاہ شاہِ کربلا

رضویہ سوسائٹی ناظم آباد، کراچی

ملنے کا پتہ

علمدار جعفری بک ڈپو اینڈ قمر نگینہ سینٹر

شاپ نمبر 22-23، مین گیٹ امام بارگاہ شہدائے کربلا سادات سوسائٹی نیو ملیر ایکسٹینشن سیکٹر [illegible] 20 کراچی۔

Ph: 021-36804345 E-mail: Alamdar.jafri@outlook.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... سوزِ کربلا

جلد .... اوّل

مرتبہ .... سید حسین عباس زیدی

طبع اوّل .... اکتوبر ۱۹۸۱ء

طبع دوم .... ستمبر ۲۰۰۶ء

طبع سوم .... دسمبر ۲۰۱۰ء

تعداد ۱۰۰۰

طابع .... سید غلام اکبر

{ ناشر }

احمد بک ڈپو

بمقابل امام بارگاہ شاہِ کربلا رضویہ سوسائٹی ناظم آباد۔ کراچی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد و آل محمد کی ذوات مقدسہ کائنات کے لئے رب کریم کا انعام ہیں۔ یہ ایسی جلیل القدر ہستیاں ہیں کہ ان کے تذکرے سے ایمان کو جلا ملتی ہے زندگی اور آخرت سنورتی ہے۔ سوز کربلا میں تاریخ وار مرثیوں کا انتخاب کیا جارہا ہے۔ یہ شہ پارے ان عظیم ہستیوں کے بلند کردار کا آئینہ دار ہیں جس سے ناشر انسانیت کو فروغ ملتا رہے گا۔

ظلم و جبر کے خلاف حق کی بقاء کی خاطر محمد و آل محمد کی قربانیاں بے مثال ہیں۔ ان مرثیوں میں ان کے عظیم ایثار کی جھلک پائی جاتی ہے۔ مجالس کا انعقاد ہماری حقیقی بقاء کا ضامن ہے۔ مرثیہ اور سوز پڑھنے والے افراد کے لئے یہ ذخیرہ مرتب کیا گیا ہے تاکہ انہیں مختلف کتب و رسائل میں تاریخ وار مرثیوں کے انتخاب کے سلسلے میں زحمت اٹھانی نہ پڑے۔ ایک عرصہ سے ایسی تالیف کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی۔ ہر چند کہ یہ کام میرے لئے دقت طلب ضرور تھا کیونکہ اس نہج کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ بارگاہ چہاردہ معصومین میں مختلف شعراء کے اس انتخاب کو ترتیب دینے کی جو مجھے سعادت حاصل ہوئی ہے اس میں نعمت پروردگار سمجھتا ہوں اور بارگاہ خداوندی میں میری یہی دعا ہے کہ ترویج و اشاعت علوم آل محمد کے سلسلے میں مجھے تائید ایزدی حاصل رہے۔

خادم بارگاہ اہلبیت

سید ... عباس زیدی۔

۱۴۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فہرست مراثی

مرثیہ نمبر	مطلع	در حال	شاعر	صفحہ نمبر
۱	اے مومنو عرب میں عجب نوحہ گری ہے	وفات حضرت رسول خدا	دبیر	۹
۲	زخمی ہوئے جو حیدر صفدر نماز میں	شہادت حضرت علیؑ	عشق	۱۴
۳	اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں	〃	دبیر	۱۸
۴	رو ذکر روز قتل امیر عرب ہے آج	〃	انیس	۲۳
۵	زہراؑ غم رسولؐ میں بے اختیار ہیں	وفات جناب سیدہؑ	-	۲۹
۶	جب خلق سے وقت سفر فاطمہؑ آیا	〃	انیس	۳۳
۷	جان نبیؐ و خامسۂ داور ہے فاطمہؑ	انہدام جنت البقیع	سجاد	۳۶
۸	اے چرخ تیرے ظلم کی کچھ انتہا نہیں	〃	〃	۴۰
۹	جس دم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا	شہادت حضرت امام حسنؑ	-	۴۳
۱۰	مسجد میں قتل جب شہ خیبر شکن ہوئے	〃	انیس	۴۷
۱۱	فرزند پیمبر کا مدینے سے سفر ہے	مدینہ سے قافلہ امام حسینؑ کا سفر	〃	۵۴
۱۲	جب کوچ کی شب قبر نبیؐ پر گئے شبیرؑ	〃	دبیر	۵۸
۱۳	گھر سے جب بہر سفر سید عالم نکلے	〃	مونس	۶۴
۱۴	کوفہ میں جو پابند بلا ہو گئے مسلم	شہادت حضرت مسلمؑ	دبیر	۷۰
۱۵	انساں کے لئے مو... ہے غم بے وطنی کا	〃	مونس	۷۶
۱۶	پردیس میں مسلم کے یتیموں پہ جفا ہے	شہادت پسران حضرت مسلمؑ	-	۸۰
۱۷	دربار میں جب کٹ کے یتیموں کے سر آئے	〃	انیس	۸۵
۱۸	کیا آمد ہلال محرم کا شور ہے	آمد ماہ محرم (جانمدارات)	دبیر	۸۹
۱۹	لو اہل عزا پھر الم و غم کے دن آئے	〃	〃	۹۴

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر	مطلع	عنوان	شاعر	صفحہ نمبر
۲۰	اے گریہ حسین جو راہِ ثواب کو	قافلۂ حسینی کا کربلا میں ورود	انیس	۱۰۰
۲۱	جب نہر پہ خیامِ حسینی بپا ہوئے	"	دبیر	۱۰۶
۲۲	جس گھڑی نہر پہ خیمہ شہ والا کے ہوئے	نہر سے خیامِ حسینی کا ہٹانا	اشرف	۱۱۰
۲۳	کربلا میں سجدہ گزاروں کی رات ہے	شبِ عاشور	جمیل مظہری	۱۱۶
۲۴	عزیزو آج شہادت کی رات آئی ہے	"	دبیر	۱۱۹
۲۵	ابتر جو ہوا بعد عشاء دفترِ ایماں	"	"	۱۲۲
۲۶	جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے	صبح عاشورہ	انیس	۱۲۶
۲۷	جب آسماں پہ صبح کا تارا ہوا عیاں	"	مونس	۱۳۲
۲۸	جب صبح بے ردائی زینب عیاں ہوئی	"	دبیر	۱۳۸
۲۹	رن میں جب فوج کی طرف سے حُر دلاور آیا	شہادت حضرت حُرؑ	انیس	۱۴۲
۳۰	جنت کے در پہ حُر جو نبی جا کے کھڑا ہوا	"	"	۱۴۵
۳۱	ہے شور کہ زینب کے پسر آتے ہیں رن میں	شہادت حضرت عونؑ و محمدؑ	انیس	۱۵۰
۳۲	جب رن میں گئے زینب ناشاد کے پیارے	"	"	۱۵۶
۳۳	رن میں زینب کے جو آغوش کے پالے آئے	"	"	۱۶۱
۳۴	اُمت پہ پسر اپنے فدا کرتی ہے زینب	"	دبیر	۱۶۶
۳۵	دی رن کی رضا شاہ نے جب ابنِ حسن کو	شہادت حضرت قاسمؑ	انیس	۱۷۲
۳۶	رن میں باندھے ہوئے سہرے کو جو آئے قاسم	"	دبیر	۱۷۶
۳۷	گھوڑے سے جبکہ قاسمِ گلگوں قبا گرا	"	"	۱۸۱
۳۸	جب لاشۂ قاسم پہ شہ بحر و بر آئے	"	انیس	۱۸۵
۳۹	جب لاشۂ قاسم کو علمدار نے دیکھا	شہادت حضرت عباسؑ	"	۱۸۹
۴۰	جب قصد کیا نہر کا سقائے حرم نے	"	"	۱۹۴
۴۱	جب کٹ گئے دریا پہ علمدار کے بازو	"	مونس	۲۰۰
۴۲	جب زانو نے حسین پر عباس مر گئے	"	انیس	۲۰۵
۴۳	اے مومنو اولاد کا مرنا بھی ستم ہے	شہادت حضرت علی اکبرؑ	"	۲۱۰
۴۴	خزاں بہار میں یارب کوئی نہال نہ ہو	شہادت حضرت علی اکبرؑ	دبیر	۲۱۶

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نمبر مرثیہ	مطلع	درحال	شاعر	صفحہ نمبر
۴۵	چھٹا جو مہر امامت سے مہ لقا فرزند	شہادت حضرت علی اکبرؑ		۲۲۲
۴۶	دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ	〃	انیس	۲۲۷
۴۷	چھٹا جو شاہ سے پیری میں نوجواں فرزند	〃	انس	۲۳۳
۴۸	جب نوجواں پسر شہ دیں سے جدا ہوا	〃	انیس	۲۳۹
۴۹	دشت بلا میں گم علی اکبرؑ کی لاش ہے	〃	مونس	۲۴۵
۵۰	لاش اکبرؑ کی جو مقتل سے اٹھا لائے حسینؑ	〃	〃	۲۵۱
۵۱	بانوؑ کے شیرخوار کو ہفتم سے پیاس ہے	شہادت حضرت علی اصغرؑ	دبیر	۲۵۶
۵۲	گہوارہ سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے	〃	〃	۲۶۰
۵۳	ڈھک کر عبا سے شاہ جو اختر کو لے چلے	〃	〃	۲۶۳
۵۴	جب وارث خلیل شہ کربلا ہوئے	〃	〃	۲۶۶
۵۵	آج شبیرؑ پہ کیا عالم تنہائی ہے	شہادت حضرت امام حسینؑ	انیس	۲۷۲
۵۶	جب پریشاں ہوئی مولا کی جماعت رنگیں	〃	دبیر	۲۷۸
۵۷	برباد جب مرقع خیر النساءؑ ہوا	〃	〃	۲۸۳
۵۸	تسبیح فاطمہؑ کے جو دانے بکھر گئے	〃	〃	۲۸۹
۵۹	جس دم نگین خاتم پیغمبراں گرا	〃	〃	۲۹۳
۶۰	جب یاوروں سے دلبر زہراؑ بچھڑ گیا	〃	تعشق	۲۹۸
۶۱	جب ذوالجناح خیمہ میں آیا لہو بھرا	ذوالجناح کا خبر شہادت لانا	-	۳۰۲
۶۲	جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہ شبیرؑ	عصر عاشور	دبیر	۳۰۴
۶۳	عباسؑ کے حصے میں وفا حق نے عطا کی	〃	〃	۳۱۰
۶۴	جب رن میں قتل ہو چکا مظلوم کربلا	شام غریباں	〃	۳۱۸
۶۵	جب رنگیں بوستان پیمبرؐ ہوا تباہ	〃	〃	۳۲۰
۶۶	جب ہو گیا تباہ سفینہ نجات کا	〃	〃	۳۲۶
۶۷	کربلا میں شہ والا کے حرم لٹتے ہیں	〃	مودب	۳۳۲
۶۸	آج مقتل میں عجب بے سروساماں ہیں حرم	〃	وحید	۳۳۸

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تقریظ

جناب پروفیسر نعیم تقوی صاحب مدظلہ العالی

رثائی شاعری محض عقیدت اور تاریخی حقائق و واقعات ہی کی آئینہ دار نہیں ہوتی ہے بلکہ اس میں یکجہتی و یگانگت، اخوت و محبت اور ایثار و قربانی کے مختلف پہلو نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ عبد اور معبود کا رشتہ اور اس رشتے کو برقرار رکھنے کے لئے بھرپور جدّو جہد مرثیوں میں منعکس ہے جلوت ہو یا خلوت، بزم ہو یا رزم، سفر ہو یا حضر کونسا پہلو رثائی شاعری کی زینت نہیں ہے۔ مرثیہ کی جامعیت انسانی مسائل کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ جدید مرثیے تو ہر اعتبار سے موجودہ حیات انسانی پر محیط نظر آتے ہیں۔

عزیزم السیّد حسین عباس زیدی سلمۂ نے مرثیوں کا ایسا بے بہا انتخاب ترتیب دیا ہے جو لائق صد ہا ستائش ہے۔ تاریخ وار مرثیوں کا ایسا مجموعہ میری نظر سے اب تک نہیں گزرا۔

عزیزم السیّد حسین عباس سلمۂ ملّت جعفریہ کے ہونہار، محنتی اور سرگرم کارکن ہیں اور اتحاد بین المسلمین کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خداوند بزرگ و برتر ان کے قلبی انہماک میں اضافہ فرمائے اور عمر طویل سے سرفراز کرے۔ آمین

نعیم تقوی

Presented By: www.jafrilibrary.com

۱۰-۱۰-۱۹۸۱ء

Presented By: www.jafrilibrary.com

پیش لفظ

از جناب ہلال نقوی صاحب

اردو کے پہلے مرثیہ نگار برہان الدین جانم (وفات ۹۹۰ھ) کے دور سے اگر تاریخ مرثیہ نگاری کے عہد ارتقاء کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں مختلف ادوار میں سوزخوان کی اہمیت وافادیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اردو میں جب مرثیے کہنے کا آغاز ہوا اور مرثیے کو مجلس میں پیش کیا جانے لگا تو جو طریقہ اپنایا گیا وہ سوزخوانی ہی کا تھا۔

میر ضمیر نے اسے سب سے پہلے منبر پر پہنچایا اور تحت اللفظ خوانی کا رواج ہوا۔ ضمیر کا یہ اقدام فن سوزخوانی کے ارتقاء میں ایک رکاوٹ بھی بن سکتا تھا لیکن مجلس کی فضا سوزخوانی کی اس قدر محتاج تھی کہ اس فن کو وقتی دھچکا تو لگا لیکن اسے کبھی زوال نہیں آیا۔ تقسیم کے بعد پاکستان خصوصاً کراچی میں اس فن نے بڑی ترقی کی یہ فن یہاں اتنا پھولا پھلا ہے کہ سوزخوان حضرات نے اس کو محسوس کیا کہ مرثیوں کا کوئی ایسا منتخب مجموعہ ہو جس میں واقعات کربلا کو سلسلہ وار جمع کر دیا گیا ہو۔ اس ضرورت کی تکمیل کے لئے سید حسین عباس زیدی نے بڑی ہمت و توانائی کے ساتھ قدم اٹھایا ہے۔ جب میں نے اس مجموعے کے مسودہ کو دیکھا تو میں ان کے ذوق مرثیہ اور ادب دوستی کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ کراچی کے ایک مقامی کالج میں سائنس کے طالب علم ہیں اور وہ موزوں طبیعت بھی رکھتے ہیں۔ دینی امور میں تحقیق کا ذوق اور مرثیے سے دلچسپی ان کی سرگرمیوں کا ایک خاص حصہ ہے۔ اور انہیں سرگرمیوں کا ایک عملی نمونہ "سوز کربلا" ہے۔ ناقدئ علم وفن کے اس دور میں ہمیں ایک نوعمر نوجوان کے پاکیزہ عزائم کی قدر کرنی چاہیے۔

ہلال نقوی

ریسرچ اسکالر

جامعہ کراچی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

وفات حضرت رسولِ خداؐ

اے مومنو یثرب میں عجب نوحہ گری ہے — زہراؑ کیلئے داغِ غمِ بے پدری ہے
لب خشک ہیں منہ زرد ہے آنکھوں میں تری ہے — پیغمبرؐ کونین چراغِ سحری ہے
ہوتے ہیں جدا خیرِ بشر خیر النسا سے
محبوبِ خدا چھوٹتے ہیں شیرِ خدا سے

جس کا کلمہ پڑھتے ہیں سب مومن دیندار — اب عازمِ فردوس ہے وہ خاصۂ غفار
مکہ میں مدینہ میں تباہی کے ہیں آثار — اب ہوتے ہیں امت سے جدا احمدِ مختار
فاقے کئے غمگیں رہے دنیا کے سفر میں
آخر سفرِ مرگ کیا ماہِ صفر میں

دردا : زرہ جسمِ علیؑ ہوتی ہے پنہاں — گم ہوتا ہے اب فاطمہؑ کے ہاتھ سے قرآں
یثرب صفتِ خانۂ دیں ہوتا ہے ویراں — فرقاں کی طرح ہوتے ہیں سادات پریشاں
چہروں پہ حسینؑ و حسنؑ اب خاک ملیں گے
سر ننگے تہِ تختۂ تابوت چلیں گے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جبرئیلؑ نے آکر کہا فرماتا ہے غفّار — اپنے لئے ہستیٔ اجل کا ہے تو مختار
گر کہہ تو شفا دوں ابھی ہو دفع یہ آزار — مشتاق ہمارا ہو تو کر موت کا اقرار
حضرتؐ نے کہا کہدو شفا ہو کہ قضا ہو
بہتر ہے وہی جس میں کہ مالک کی رضا ہو

القصہ کہ اسرار اجل کھل گئے دل پر — مسجد میں گئے ضعف کے عالم میں پیمبرؐ
عباسؑ و علیؑ تھامے ہوئے دستِ مطہر — اور جا کے پڑھا خطبۂ آخر سرِ منبر
پھر بولے کہ پہنچا ہو اگر رنج کسی کو
اے مومنو تم عفو کرو اپنے نبیؐ کو!

ہے آخری اس وقت مرا وعظ و نصیحت — اب منبر و محراب سے ہوتا ہوں میں رخصت
آنا تھا من اللہ الی اللہ ہے رحلت — اب ہوگی ملاقات مری روزِ قیامت
تم غم میں مرے نالہ و فریاد کرو گے
امسال مجھے حج میں بہت یاد کرو گے

گر بعد مرے پہنچے گا زہراؑ کو کچھ آزار — مرقد سے مری پشت نہیں لگنے کی زنہار
یہ چار بزرگ آل پیمبرؐ ہیں خبردار — زہراؑ و حسینؑ و حسنؑ و حیدرؑ کرار
واجب مرے اصحاب پر ان سب کی ولا ہے
یارو یہی تبلیغ رسالت کا صلا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

فارغ جو ہوا وعظ سے وہ عاشقِ داور   پھر گھر میں گئے اور گرے فرشِ اجل پر
اس روز سے تشریف نہ پھر لے گئے باہر   بس قبر میں جانے کو اُٹھے آلِ پیمبر

حیران و پریشان و دل افسردہ تھی زہراؑ
بابا ابھی جیتا تھا مگر مُردہ تھی زہراؑ

پر احمدِ مختار تھے جب ہوش میں آتے   زہراؑ کو بصد یاس کلیجے سے لگاتے
گہ پیار سے یہ دونوں نواسوں کو سُناتے   میں اچھا ہوں تم کس لئے کھانا نہیں کھاتے

وہ کہتے تھے کیا خاک تمنائے غذا ہو
اللہ کرے جلد کہیں تم کو شفا ہو

ہنس کہتے تھے صحت ہو نہ ہو کھانا تو کھا لو   نانا کے نواسو دلِ مضطر کو سنبھالو
چلّاتی تھی زہراؑ کہ نہ یہ ذکر نکالو!   بابا مرے فرزندوں کو دولھا تو بنا لو

ارمان تھا تم کو تو نواسوں کی دلہن کا
کیا بیاہ نہ دیکھو گے حسینؑ اور حسنؑ کا

اک آہ کی رونے لگے اور غش ہوئے مولا   دروازے سے ناگاہ صدا یہ ہوئی پیدا
دو اذنِ حضور لئے حرمِ سیّدِ والا   جا کر کہا زہراؑ نے کہ بیہوش ہیں بابا

پھر آئی صدا پھر وہی فرما گئی زہراؑ
پھر تیسری آواز پہ گھبرا گئی زہراؑ

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرصت جو ہوئی غش سے تو حضرت نے بھی پوچھا ‏ زہرا نے کہا ایک عرب آیا ہے تنہا
وہ مانگتا ہے اذنِ حضور اے مرے بابا ‏ کتنا ہی کیا عذر نہیں اس کو پذیرا
حضرت نے کہا یہ ملک الموت ہے زہرا
ہنگام مری زیست کا اب فوت ہے زہرا

یہ اذن کسی سے کبھی نہیں مانگتا واللہ ‏ پر ہاں مرے دروازے سے کرے تربت سے آگاہ
اللہ رے عز و شرفِ سیدِ ذیجاہ ‏ بے حکم نہ گھر میں ملک الموت کو تھی راہ
ہر کرب و بلا میں یہی گھر تھا یہی در تھا
کفار کا انبوہ تھا آلِ نبی کا گزر تھا

پایا ملک الموت نے مولا کا جو فرماں ‏ آیا باادب روبروئے خسروِ دوراں
حضرت ہوئے امت کے لئے وحی کے خواہاں ‏ ہاتف نے کہا لے تری مشکل ہوئی آساں
محشر کا خدا نے کیا مختار ابھی سے
بخشے تری امت کے گنہگار ابھی سے

مولا ہوئے خوش اور لحاف آپ نے اوڑھا ‏ سینہ میں جو گنجینۂ اسرارِ خدا تھا
سونپا وہ بلا کر اسد اللہ کو تنہا ‏ زہرا سے مخاطب ہوئے اے عاشقِ بابا
کچھ دن تمہیں رہنا ہے یہاں رنج و محن میں
رونا نہ بہت مجھکو مرے لوگ کفن میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

پھر دست یداللہ میں زہراؑ کا دیا ہاتھ — فرمایا سلوک اس سے جو ہو گا ہے مرے ساتھ
زہراؑ سے کہا خدمتِ حیدرؑ ہے عبادات — بے حکم یداللہ نہ کرنا تو کوئی بات
محتاج مرے بھائی کو سرتاج سمجھنا
حیدرؑ کی کنیزی کو تو معراج سمجھنا

پھر رو کے کہا اے مرے مظلوم نواسو! — لو بیٹھ لو زانو پہ مرے کاندھے پہ چڑھ لو
مختار میں امت کا کئے جاتا ہوں تم کو — وہ کیجیو جس میں مری امت کا بھلا ہو
شبّرؑ سے کہا زہر دغا پی جیو پیارے
شبیرؑ سے فرمایا کہ سر دیجیو پیارے

فرمایا فرشتہ سے کہ لے قبض کر اب جاں — راہی ہوئے مولا طرفِ روضۂ رضواں
پہلے شہِ مرداں نے سر اپنا کیا عریاں — پھر پھاڑے نواسوں نے بھی ننھے سے گریباں
غش میں کہیں زینبؑ کہیں کلثومؑ پڑی تھی
خاتونِ قیامت پہ قیامت کی گھڑی تھی

چلّاتی تھی قربان گئی آنکھوں کو کھولو — پھر کلمہ کا شاہد کرو بیٹی سے بولو
جلتے ہوئے نواسوں کے بغلگیر تو ہو لو! — پھر پیار سے سر رکھ کے مرے زانو پہ سو لو
قربان گئی داغ نہ دیتے ہوئے جاؤ

Presented By: www.jafrililbrary.com

فردوس میں زہراؑ کو بھی لیتے ہوئے جاؤ

Presented By: www.jafrililbrary.com

مرثیہ نمبر ۲

شہادت حضرت علیؑ

زخمی ہوئے جو حیدر صفدر نماز میں | شمشیر ظلم چل گئی سر پر نماز میں
گلگوں ہوئی جبین منور نماز میں | سر تا قدم لہو سے ہوئے تر نماز میں
صدمہ ہوا یہ محسن کے صغیر و کبیر کو
زخمی کیا نماز میں کس نے امیر کو

تصویر تھی علیؑ کی جو بالائے آسماں | زخمی ہوئی سحر کو علیؑ ولی وہاں
تصویر کی جبیں سے لہو تھا وہاں رواں | یہ کہتے قدسیوں نے دم صبح کی فغاں
دانائے سر غیب یہ کیسا غضب ہوا
جبرئیلؑ بولے قتل امیر عرب ہوا

ڈوبے ہوئے تھے خون میں سلطان حق نیوش | آنکھیں تھیں بند خویش پیمبر کو تھا نہ ہوش
آیا سرہانے ایک ضعیف سفید پوش | تصویر نور اشک رواں دل میں غم کا جوش
آدم وہی تھے چاک گریباں کئے ہوئے
بیٹھے تھے گود میں سر زخمی لئے ہوئے

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مسجد میں آئے شبرؑ و شبیرؑ نوحہ گر
اس حال سے علیؑ ولی آئے ان نظر

سر تا قدم تھا جسم مبارک لہو میں تر
لپٹے گلے سے دوڑ کے کہہ کے پدر پدر

دامن سے دونوں خون جبیں پونچھتے رہے
گرد ان کے منھ کی خود شہ دیں پونچھتے رہے

بیت الشرف میں آئے شہ عرش بارگاہ
باہر سے آئے بانئیں کو تھا وہ نور ماہ

لپٹے کلیم کہہ نہ یہ افسوس آہ آہ
زینب نے لیں بلائیں کہا بیکسوں کے شاہ

اٹھے کلیم کہنہ سے کچھ اور رلاؤں میں
ارشاد ہو تو اپنی ردا کو بچھاؤں میں

تھمے دمبدم زیادہ نبی زادیوں کے بین
تھمتا نہیں تھا خون سر شاہ مشرقین

باشندگان یثرب و بطحا کو تھا نہ چین
چھپ چھپ کے روتے پھرتے تھے ہر سو حسنؑ حسینؑ

کی آہ دل کو تھام کے نزدیک جو گیا
رنگ جناب شیر خدا سبز ہو گیا

اکیسویں شب آئی کہ موت آئی ہے یہ تم
دھڑا ہوا علیؑ کو سوا کرب دمبدم

تکیے سے اٹھ سکا نہ سر الیسا بڑھا ورم
فرمایا آج شب کو چراغ سحر ہیں ہم

شہزادیوں نے ماتم شاہ عرب کیا
حضرت نے سب کو بہر وصیت طلب کیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لو مومنو امام کی رحلت قریب ہے — ہنگامِ حشر وقتِ قیامت قریب ہے
آقا کی تم غلاموں سے رخصت قریب ہے — باغِ جہاں بعید ہے جنت قریب ہے

صدمے سے انس و جن و ملک جان کھوئینگے
آقا ہمارے مر گئے یہ کہہ کے روئیں گے

لیتے تھے کروٹیں جو علیؑ کہہ کے آہ آہ — سب چپ کھڑے تھے رنج سے تھیں حالتیں تباہ
رومال زخمِ سر پہ بندھا تھا کوئی آہ! — لپٹا کے سینہ سے زینبؑ کو روئے شاہ

تھا غیر حال سرورِ عرش احتشام کا
چوما گلا حسین علیہ السلام کا

تھا بوسہ گاہِ حیدرِ کرار جو گلا! — اس پر ستم ہے خنجرِ شمر لعیں چلا
لپٹی تھی ریگِ دامنِ صحرائے کربلا — زینبؑ کے سر پہ آگئی رنجیں نئی بلا

دردا یہ حال دخترِ مشکلکشا ہوا!
رسّی بندھی تھی ہاتھ میں سر تھا کھلا ہوا!

اُم البنینؑ دوڑیں یہ عباسؑ سے کہا — بیٹا چلو سبھوں کو بلاتے ہیں مرتضیٰ
یوں آئیں لیکے ساتھ قیامت ہوئی بپا — اپنا بھی سر برہنہ تھا تھیں بھی برہنہ پا

منھ پر ملی تھی خاک پریشان جامہ تھا
بر میں سیہ لباس تھا کالا عمامہ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرما چکے جو سب کو وصیت امام دیں — عباسؑ کو گلے سے لگایا بلائیں لیں

بولے سوا ہیں عمر میں شبیرؑ شک نہیں — ان کا رہے خیال مگر میرے مہ جبیں

ان میں نہ ہو قصور وفا کے جو کام ہیں

ہشیار تم حسینؑ سے اب ہم تمام ہیں

عباسؑ سے یہ کہتے ہی چپ ہو گئے علیؑ — تکبیر غش میں حیدرِ کرار نے کہی

زینبؑ بچیں یتیم قضا مرتضیٰ نے کی — واحسرتا کہ جان بدن سے نکل گئی

دونوں جہاں کے مالک و مختار مر گئے

آئی ندا کہ حیدرِؑ کرار مر گئے!

زینبؑ پکاری بھائی حسنؑ کیا کریں بتاؤ — بابا خموش ہو گئے دیکھو تو نبض آؤ

بھائی پدر کی لاش پہ چادر ذرا اڑھاؤ — باہر جو لوگ جمع ہیں کہہ دو اُن سے جاؤ

عارض ہیں زرد عاشقِ ربِ قدیر کے

ہیں سرد ہاتھ پاؤں جنابِ امیرؑ کے

دیکھی جو بڑھ کے نبض شہنشاہ صف شکن — یہ کہہ کے گر پڑے حسنؑ سبز پیرہن

بھائی حسینؑ اٹھ گئے دنیا سے بوالحسنؑ — کافور جلد لاؤ منگاؤ ابھی کفن!

اپنا جہاں میں کوئی ٹھکانا نہیں رہا

Presented By: www.jafrilibrary.com

بابا نے کی قضا وہ زمانہ نہیں رہا

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳

شہادت حضرت علیؑ

اے روزہ دارو آہ و بکا کے یہ روز ہیں
سادات پر نزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سرتاجِ اوصیا کی عزا کے یہ روز ہیں
تم سے وداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوئے امام تمہارے نماز میں!
ظالم نے روزہ دار کو مارا نماز میں

ماہِ مبارکِ رمضاں اور خدا کا گھر
تڑکا وہ نور کا وہ شبِ قدر کی سحر
پیشِ خدا وہ سجدے میں شیرِ خدا کا سر
اور ہا تیغِ ظلم کی ضربت وہ فرق پر
فوارے خون کے زخمِ جبیں سے بہا کئے
سجدے میں آپ ربی الاعلیٰ کہا کئے

لکھا ہے جب دو نیم ہوا فرقِ مرتضیٰ
سدرہ سے جبرئیل کے رونے کا غل اٹھا
پھینکی سروں سے زینب و کلثوم نے ردا
بچوں کا کے بھائیوں کو پکاریں غضب ہوا
سُنئے سو جبرئیل نے اس وقت کیا کہا
وہ بولے پیٹ کر قُتِلَ المرتضیٰ کہا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوڑے یہ کہہ کے جانبِ سجدہ وہ نیک ذات ڈوبی ہوئی لہو میں ملی کشتئ نجات
ماتھے پہ خون باپ کا مل کر کہی یہ بات ہے ہے اٹھایا قبلہ و کعبہ پہ کس نے ہات
رُلوایا نانا جان کو دارالسّلام میں
بن باپ کا کیا ہمیں ماہِ صیام میں

ناگاہ نمازیوں کے گروہ آئے ننگے سر حیدرؑ نے مجتبیٰؑ سے کہا آنکھ کھول کر
پڑھواؤ تم نماز جماعت کی اے پسر ہم بیٹھے بیٹھے پڑھتے ہیں اپنے مقام پر
لیکن جبیں کے زخم پہ رومال باندھ دو
میرا سرِ شگافتہ اے لال باندھ دو

باندھا حسنؑ نے زخمِ سرِ شیرِ ذوالجلال بولے علیؑ کہ اور کسو درد ہے کمال
شبرؑ نے پھر کسا تو کیا پھر وہی مقال پھر حسینؑ باندھ کر یہ پکارا وہ خوش خصال
اب درد کیسا اے اسدِ ذوالجلال ہے
ہاتھوں سے سر پکڑ کے کہا وہ ہی حال ہے

پڑھوا کے پھر نماز جماعت کی مجتبیٰ بابا کے سر پہ پڑھنے لگے آیۂ شفا
ناگاہ آکے یہ کسی عورت نے دی صدا زہراؑ کے پیارو تم سے یہ زینبؑ نے ہے کہا
بابا کو میرے جلد جو گھر میں نہ لاؤ گے
تو سر برہنہ مجھ کو بھی مسجد میں پاؤ گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولے علیؑ جو اس ابھی سے بجا نہیں زینبؑ سے کہدو کوفہ ہے یہ کربلا نہیں
یہ لیجے دیار و مکیں بے آشنا نہیں شیعہ ہیں گرد زمرۂ اہلِ جفا نہیں
پردے سے ننگے سر تو ابھی کیوں نکلتی ہے
کیا خلق پر حسینؑ کے تلوار چلتی ہے

شیعوں میں اک بیان سے ہوا اور شور و شین لائے پسر گلیم پہ بیٹھے شاہ مشرقین
یوں لے چلے گلیم میں حیدرؑ کو نورِ عین کاندھا دیئے سرہانے حسنؑ پائینتی حسینؑ
آگے جلو میں روحِ امیں ننگے سر چلا
لاشہ کنندۂ درِ خیبر کا گھر چلا

پہونچا جو لاشہ شہرِ مرداں قریبِ در بے ساختہ نکل پڑی زینب برہنہ سر
بعد اس کے یونہی آئی تھیں کبریٰ کی لاش پر یہ واقعہ تھا باپ کا وہ ماتمِ پسر
رکھ رکھ کے ہاتھ آنکھوں پہ سب خلق ہٹ گئی
پھیلا کے ہاتھ لاش سے زینبؑ لپٹ گئی!

لاشے کی پیشوائی کو سب اہلبیتؑ آئے سر کو سنبھالا ہاتھوں پہ بیت الشرف میں لائے
امّ البنین زمیں پہ تڑپ کر پکاری ہائے عباسؑ ہے کہاں اسے جراح کو بلائے
جلد آئے زخمِ سینہ کو مرہم لگانے کو
بولا کوئی حسینؑ گئے ہیں بلانے کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باہر سے آئے آنگنے میں شبیرؑ ننگے سر — زینبؑ کو پایا باپ کی بالیں پہ نوحہ گر
بولے کہ جاؤ حجرے میں اے عاشقِ پدر — بابا کا زخم دیکھے گا جراح آن کر
وہ بولی ایسے وقت نہ جدا ہونا چاہیئے
مل مل کے اب پدر کے گلے رونا چاہیئے

زینبؑ کے آگئے لونڈیوں نے روک دی ردا — جراح کو حسینؑ پکارے کہ گھر میں آ
رونے لگے حسینؑ کی اُلفت پہ مرتضےٰ — پوچھا تو بولے تیری غریبی پہ میں فدا
جز خنجر و دم کوئی ہمدم نہ ہوئے گا
زخموں کا تیغ بخیہ و مرہم نہ ہوئے گا

کھولا حسنؑ نے زخم سرِ شیرِ کبریا — جراح نے مشاہدہ کرتے ہی رو دیا
جھک کر حسنؑ کے کان میں اظہار کچھ کیا — سنتے ہی مجتبیٰؑ نے کلیجہ پکڑ لیا
وہ آہ کی کہ ہل گئے دل سب کے سینہ میں
تھرا گئی ضریحِ پیمبرؐ مدینہ میں

زینبؑ نے روحِ فاطمہؑ کا واسطہ دیا — بولی کہ بھائی جان بیاں اس نے کیا کیا
پوچھو تو اس طرح کا ہے زخمی کوئی جیا — تجویز کیا ہے بہرِ سرِ شاہِ اوصیا
ٹانکوں کا یہ محل ہے کہ مرہم کا کام ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
بے جان کی تو خیر یہ نازک مقام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

بابا کی زندگی میں یہ آزار جائے گا　غسلِ شفا یہ زہر اکیس روز پائے گا
رو کر کہا علیؑ نے کہ یہ کیا بتائے گا　اکیسویں کو باپ تمہارا نہائے گا

دو دن کے بعد رنج و قلق سے فراغ ہے
کیسے مزے نئے گلے میں ہیں اور سبز باغ ہے

سمجھی یہ حجیم غم میں نہ وہ باپ کا سخن　پھر بھتیجی کو دی قسم ربِ ذوالمنن
منہ پر طمانچے مار کے کہنے لگے حسنؑ　بالکل جواب دیتا ہے جرّاح اے بہن

کہتا ہے یہ کہ زہر اثر اپنا کر چکا
کس کی دوا کروں مرا آقا تو مر چکا

اس زہر میں بجھائی ہے قاتل نے یہ حسام　جس کے نہ اک زخم سے جانبر ہو خاص و عام
بخیہ کی یہ جگہ ہے نہ مرہم کا ہے مقام　اب کوئی دن میں قبلہ حاجات ہیں تمام

اُمت کے دل میں بغض رسالت پناہ ہے
گھر فاطمہؑ کا روز بروز اب تباہ ہے

ناگاہ اہلبیت کی بستی اُجڑ گئی　اکیسویں کو دھوم قیامت کی پڑ گئی
دنیا کے انتظام کی صورت بگڑ گئی　غل پڑ گیا کہ باپ سے زینبؑ بچھڑ گئی

شیعو چلو کہ زادیوں کا دم نکلتا ہے
تابوت بادشاہِ دو عالم نکلتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴

شہادت حضرت علیؑ

روؤ کہ روزِ قتلِ امیرِ عربؑ ہے آج — بیٹھو کہ روزِ حشر ہے ضربت کی شب ہے آج
بزمِ عزا میں آ کے نہ رونا غضب ہے آج — غم سے حسنؑ حسینؑ کی حالت عجب ہے آج
پایا جو محوِ بندگیِ بے نیاز میں
تلوار روزہ دار کو ماری نماز میں

سجدے میں خیرِ حق کا دوبارہ ہوا جو سر — اک بار کانپنے لگے مسجد کے بام و در
ابلا لہو کہ ہو گئی محراب خوں سے تر — اک زلزلہ سا بس ہوا نازل زمین پر
گردوں پہ جبرئیل پکارا غضب ہوا
سجدے میں حق کے قتل امیرِ عربؑ ہوا

پہونچی بگوشِ حضرتِ زینبؑ جو یہ صدا — رو کر جنابِ شبرؑ و شبیرؑ سے کہا
جاؤ خدا کے واسطے مسجد میں تم ذرا — کہتا ہے کوئی قتل ہوئے شاہِ لافتا
کس نے کیا شہید امامِ حجاز کو
بابا ابھی تو گھر سے گئے تھے نماز کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سُن کے دوڑے جانبِ مسجد حسنؑ حسینؑ دیکھا کہ رو رہے ہیں نمازی بشور و شین
اور خوں میں اپنے لوٹتے ہیں شاہِ مشرقین سر اپنا پیٹنے لگے زہراؑ کے نورِ عین
غم سے کلیجے دونوں کے سینوں میں پھٹ گئے
چلّا کے ہائے بابا کہا اور لپٹ گئے

حضرت کے گرد جمع تھے اصحاب باوفا فرماتے تھے ہر ایک سے آنسو بہا بہا
تم سے وصی رسولؐ کا ہوتا ہے اب جُدا وہ پوچھ لیوے آج جسے جو ہو پوچھنا
غم میں ہمارے خاک سروں پر اُڑاؤ گے
کل خویشِ مصطفٰےؐ کو نہ دنیا میں پاؤ گے

کی اُٹھ کے صعصعہ بن حبان نے عرض تب خاطر میں چند مسئلے ہیں یا شہِ عرب
جب چاہا ان کو پوچھوں تو مانع ہوا ادب دیتے ہیں حکم آپ تو کرتا ہوں عرض اب
خادم امیدوار ہے اس کے جواب کا
آدم کا مرتبہ ہے سوا یا جناب کا

سر کو جھکا کے شیرِ خُدا نے دیا جواب آتا ہے مجھ کو اپنی ثنا کرنے سے حجاب
گندم کے کھانے سے وہ ہوئے موردِ عتاب میں نے بغیر منع کیا اس سے اجتناب
فاقوں میں شکرِ حق سے زباں آشنا رہی
نانِ جویں علیؑ کی ہمیشہ غذا رہی!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی عرض پھر کے اس نے کہ یا شاہِ لافتا — رتبہ زیادہ آپ کا ہے یا کہ نوحؑ کا
فرمایا جب کہ اُمّت سرکش نے کی جفا — کی حق میں ان کے نوحؑ نے صابر نہ بد دعا
باندھا ستمگروں نے گلا ریسمان سے
میں نے دُعا کے بد نہ کبھی کی زبان سے

اور دوسرے سعید نہ تھا نوحؑ کا پسر — کافر رہا سدا نہ ہوا دیں سے بہرہ ور
میرے پسر رسولؐ کے ہیں پارۂ جگر — یہ دونوں لعل عرشِ الٰہی کے ہیں گہر
سردارِ اہلِ خلد ہیں عالی مقام ہیں
نانا نبیؐ ہیں باپ امام آپ امام ہیں

پھر اس نے عرض کی کہ غلام آپ پر نثار — قدر آپکی سوا ہے کہ موسیٰ کا افتخار
فرمایا ان کو جب یہ ہوا حکمِ کردگار — فرعون پاس جا کے کرو حال آشکار
کی عرض خوف یہ ہے کہ جیتا نہ آؤں میں
گر حکم ہو تو بھائی کو بھی لیکے جاؤں میں

مجھ سے رسولِ پاکؐ نے جس دم کہی یہ بات — ہاں جا کے اہلِ کعبہ میں پڑھ سورہ براۃ
تھے جمع واں بہت سے صنادید بد صفات — لایا بجا میں حکم شہنشاہِ کائنات
سورہ پڑھا براۃ کا اس عزّ و شان سے
آتی تھی مرحبا کی صدا آسمان سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب طور پر عصا ہوا موسیٰ کا اژدھا   موسیٰ اسے پکڑیے ہوا حکمِ کبریا
وہ ڈر گئے یہ تھا بشریت کا مقتضا   غیر از خدا کسی سے کبھی میں نہیں ڈرا
حیدر لقب ملا تجھے طفلی کے عہد میں
دو انگلیوں سے چیر دیا اژدر کو مہد میں

عیسیٰ کو اس نے پوچھا تو مولا نے یہ کہا   مادر ہے انکی حضرت مریمؑ سی پارسا
جب درد وضع حمل انھیں کعبہ میں ہوا   آئی ندا کہ غیب سے باہر یہاں سے جا
یہاں کوئی امر غیر عبادت روا نہیں
طاعت کی یہ جگہ ہے ولادت کی جا نہیں

اور وقت آیا میری ولادت کا جس گھڑی   مادر مری دعا کے لئے کعبہ میں گئی
باہر سے فاطمہ کو صدا یہ کسی نے دی   اندر تو آ جا کعبہ کے اے مادرِ علیؑ
مریمؑ سے مرتبہ ترا اس دم زیادہ ہے
تو ہے کنیز خاص علیؑ خانہ زاد ہے

یہ کہتے کہتے شیر خدا کو غش آ گیا   پردے کے پاس آن کے زینبؑ نے یہ کہا
بھائی حسینؑ لوگوں سے اتنا کہو ذرا   گھر اپنے جاؤ وقت ملاقات ہو چکا
آتے ہیں غش پہ غش شہ کون و مکان کو
جی بھر کے دیکھنے دو ذرا بابا جان کو

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

روتے ہوئے وداع ہوئے شہ کے دوستدار　　زینبؑ بلائیں لینے لگی ہو کے زار زار
بیٹوں سے تب یہ کہنے لگے شاہِ ذوالفقار　　آؤ مرے قریب ہے وقتِ احتضار
یہ سن کے روتے روتے دم ان کے الٹ گئے
بارہ پسر علیؑ کے قدم سے لپٹ گئے

روئے علیؑ حسنؑ کو گلے سے لگا لگا　　اور ہاتھ ان کے ہاتھ میں تو بیٹوں کا دیا
عباسؑ نامدار کے حق میں نہ کچھ کہا　　چپکے کھڑے تھے سامنے اور رنگ زرد تھا
پاسِ ادب سے باپ سے کچھ کہہ نہ سکتے تھے
ماں ان کو دیکھتی تھی وہ منہ ماں کا تکتے تھے

امّ البنینؑ قدم پہ گری کھولے سر کے بال　　کی عرض یا علیؑ ولی شیرِ ذوالجلال
عباسؑ سے ہے خاطرِ اقدس پہ کچھ ملال　　لونڈی ہوں میں غلام ہے حضرت کا میرا لال
رہتا ہے خدمتِ حسنؑ خوش صفات میں
ہاتھ اس غلام کا نہ دیا ان کے ہات میں

امّ البنینؑ سے روکے علیؑ نے کہی یہ بات　　دیتا حسنؑ کے ہاتھ میں کیونکر میں اس کا ہات
شیدا ترا پسر ہے شبیرؑ خوش صفات　　اور عاشقِ حسینؑ ہے عباسؑ نیک ذات
شانِ بہادری ہے ترے نورِ عین میں
اس کا ازل سے ہاتھ ہے دستِ حسینؑ میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عباسؑ کو بلا کے گلے سے لگا لیا　　ہاتھ اس کا دے کے ہاتھ میں شبیرؑ کے کہا

اے لعل یہ غلام تمہارا ہے باوفا　　میری طرح سے پیار اسے کیجیو سدا

آفت کا دن جو تجھ کو مقدر دکھائے گا

اس روز یہ غلام بہت کام آئے گا

عباسؑ سے کہا کہ سن اے میرے نونہال　　تو ہے علیؑ کا لعل وہ ہے مصطفےٰؐ کا لعل

رکھیو ہمیشہ خاطرِ شبیرؑ کا خیال　　اس کا ملال احمدِ مرسلؐ کا ہے ملال

پیشِ خدا بزرگ ہے رتبہ حسینؑ کا

تجھ کو بھی پاس رکھنا ہے اس نورِ عین کا

بچوں سمیت جب یہ وطن سے کرے سفر　　پہلے حسینؑ سے تو مرے باندھیو کمر!

پہنچے جو کربلا میں یہ سلطانِ بحر و بر　　خیمے کی چوکی شام سے تو دیجیو تا سحر

روزِ نبرد معرکہ آرائی کیجیو!

پانی ہوا سے بند تو سقائی کیجیو!

یہ سن کے ساری بیبیاں روتی تھیں زار زار　　اور لوٹتے تھے خاک پہ زہراؑ کے گلعذار

دو دن تلک علیؑ رہے بستر پہ بے قرار　　فرزند کو گلے سے لگاتے تھے بار بار

آنسو کبھی رواں تھے کبھی لب پہ آہ تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

اکیسویں شب آئی تو حالت تباہ تھی!

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵

وفات جنابِ سیدہؑ

زہراؑ غمِ رسولؐ میں بے اختیار ہیں — غش میں بھی مصطفیٰؐ کے لئے اشکبار ہیں
آنکھوں سے نیند اڑ گئی ہے بے قرار ہیں — تبدیلی لباس کہاں سوگوار ہیں
اُٹھتی ہیں جو سیٹیاں آئیں کھڑی ہیں
میلی ردا میں ڈھانپے ہوئے منہ پڑی ہیں

ایسا مرض بڑھا کہ لہو تن کا گھٹ گیا — آنکھیں کبھی پھرائیں کبھی دم اُلٹ گیا
رات آتے ہی پہاڑ ہوئی دن جو کٹ گیا — دل زندگی سے جانِ پیمبرؐ کا ہٹ گیا
آہیں جو کیں اذیتِ بیمار بڑھ گئی
اس فاقہ کش کی زردیٔ رخسار بڑھ گئی

حالت کنیزوں کو نظر آئی یہ ایکبار — دم رُک گیا بتولؐ کا ہے وقتِ احتضار
دوڑیں وہ لونڈیاں سوئے مسجد بہ جانِ زار — چاہا علیؑ پہ حال ہو زہراؑ کا آشکار
فارغ نمازِ ظہر سے ہو کر اداس تھے
خادم مکان آپ شہِ حق شناس تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دیکھا کہ روتی بیٹھی سی آتی ہیں لونڈیاں — فرمایا خیریت تو ہے کیوں اشک ہیں رواں
کرنے لگیں وہ عرض کہ یا شاہِ انس و جاں — جاتی ہے سوگوارِ پیمبر سوئے جناں
جلدی چلیں امام یہ رخصت کا وقت ہے
صورت بتا رہی ہے کہ رحلت کا وقت ہے

مسجد سے گھر کی سمت بہ سرعت چلے علیؑ — داخل ہوا مکاں میں جو اللہ کا ولی
دیکھا بہت ہے فرقِ زہراؑ کو بے کلی — غش آ گیا ہے موت کے آثار ہیں جلی
زانو پہ سر کو رکھ کے صدا دی امام نے
کھولی نہ آنکھ دخترِ خیر الانام نے

رو کر کہا کہ میں ہوں علیؑ تم ہو کیوں خموش — ملنے کو آیا ہوں کہ ہے الفت کا دل میں جوش
پہنچی یہ شاہِ دیں کی صدا جب میانِ گوش — نامِ علیؑ سے آ گیا بنتِ نبیؐ کو ہوش
باتیں ادھر تھیں یاس کی آہ و بکا ادھر
رونے لگیں بتولؑ ادھر مرتضیٰؑ ادھر

جو جو وصیتیں تھیں مناسب دمِ قضا — فارغ ہر ایک سے ہوئیں جب اشرف النساء
آخر میں کی یہ عرض کہ یا شاہِ لافتیٰ — فرمائیے معاف جو کچھ مجھ سے ہو گلا
رو کر کہا علیؑ ولی نے بتولؑ سے
حافظ خدا ہے جائیے ملیے رسولؐ سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اللہ جانتا ہے رضا مند ہے علیؑ — افسوس آکے موت کسی کی نہیں ٹلی
اور یوں ہیں عذر خواہ کہ ہے دل میں بے کلی — مشہور ہے تمہاری غریبی گلی گلی
مخفی نہیں ہے زحمت و محنت جہاں میں
فاقے کئے ہیں تم نے علیؑ کے مکان میں

اسما سے بولی اُمتِ احمدؐ کی پردہ پوش — ہٹ جائیں سب چاہیئے اسمِ بُکا کا جوش
کرلوں دعا خدا سے ابھی ہیں حواس و ہوش — پھر تم کو اختیار ہے جب ہونگی میں خموش
کھل جائے گا گذر گئی مدت حیات کی
دینا خبر علیؑ ولی کو وفات کی

پھیلائے ہاتھ جانبِ قبلہ بتولؑ نے — چادر سے منہ چھپالیا اس دلِ ملول نے
خالق سے رازِ دل کہے بنتِ رسولؐ نے — آغوش اپنی کھول دی بابِ قبول نے
جب ہوگئیں خموش تو اسما نے آہ کی
آواز دے کے چہرے کی جانب نگاہ کی

دیکھا کہ جاں بحق ہوئی وہ آسماں جناب — شیدا پدر کی خلد میں ہے کون دے جواب
ناگاہ آئے فاطمہؑ کے ماہ و آفتاب — بنتِ عمیس سے کیا آتے ہی یہ خطاب
خاموش کیوں ہیں غش میں ہیں اماں کہ سو گئیں
اس نے کہا کہ داخلِ فردوس ہو گئیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عمامے پھینک کے دوڑے وہ نوحہ گر — آکر سرہانے ماں کے حسنؑ تھام کر جگر
قدموں میں گر کے رونے لگا دوسرا پسر — اسما پکاری اپنے پدر کو کرو خبر
روتے ہوئے وہ جانب مسجد رواں ہوئے
لائے علیؑ کو حشر کے ساماں عیاں ہوئے

فرمایا رو کے ساقیٔ کوثر نے کیا کہوں — دشمن کا ظلم دیکھ کے صدمہ ہوا فزوں
افسوس بعد مرگ بھی چہرہ ہے نیلگوں — ہے ایک آنکھ فاطمہؑ کی سرخ مثل خوں
معصومہ پر یہ شدتِ آزار ہے غضب!
سوجا ہوا ہے بازوئے خمدار ہے غضب

کفنایا بعد غسل کے حیدرؑ نے کی فغاں — سب نے کیا وداع جنازہ ہوا رواں
گزری تھی نصف شب کہ چلا ہادیٔ جہاں — مٹی تھی جس مقام کی تابوت لائے واں
کرتی تھیں جس کو یاد خدا نے وہ گھر دیا
روئے نماز پڑھ کے علیؑ نے دفن کر دیا

جو جو شریک دفن تھے محزوں ہوئے کمال — پلٹے مکاں کو روتے ہوئے شاہ ذوالجلال
ہر وقت سوگواروں کا بڑھتا گیا ملال! — ماتم نشین تھیں زینبؑ و کلثومؑ خستہ حال
صورت نظر نہ آئی کسی وقت چین کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

فریاد دن کی وہ آہیں حسینؑ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶

وفاتِ حضرت سیدہؑ

جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا — تب زینبؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بلایا
روئی بہت اور بیٹے کو چھاتی سے لگایا — زینبؑ کے دیا ہاتھ میں ہاتھ اور یہ سنایا
اے زینبؑ بیکس مری دولت سے خبردار
محبوبِ الٰہی کی امانت سے خبردار

بیٹی اسے زہرا نے بڑے دکھ سے ہے پالا — یہ دُرِّ یتیم کی ہے گیسوؤں والا
سمجھی اسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اجالا — حجرے سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا
سوئی ہوں تو پہلے اسے چھاتی پہ سلا کر
چکی بھی جو پیسی ہے تو گودی میں لٹا کر

اے لاڈلی اس لال کا دشمن ہے زمانا — شبیرؑ کو میری نظرِ بد سے بچانا
تکلیف کبھی نہ سیجو ایذا بھی اٹھانا — صدقے گئی مادر کی وصیت بھلانا
ہر رنج میں اس بھائی کے کام آئیو زینبؑ
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینبؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ خیر سے جس سال لگے گھٹنوں بچے چلنے | میں چھوٹے سے تلوؤں کو لگی آنکھوں سے ملنے
دی طاقتِ رفتار جو خلاقِ ازل نے | یہ نامِ خدا اب لگے اٹھ اٹھ کے سنبھلنے

ہر گام پہ سایہ کی طرح ساتھ پھری ہوں
ٹھوکر بھی جو کھائی ہے تو میں ساتھ گری ہوں

یوں سوچ کے پھر بولی کہ اے زینبِ ناچار | اِن باتوں کو میری نہ بھلانا تو خبردار
کہہ یہ تو کہ اولاد اگر دے تجھے غفّار | وہ ہو مرے شبیرؑ مصیبت میں گرفتار

احسان کسے کیا تو حسینؑ ابنِ علیؑ پر
وہ بولی میں صدقے کروں بچوں کو اخی پر

زہراؑ نے کہا بس یہی میری ہے تمنّا | لے بیٹی میں خوش تجھ سے چلی دودھ بخشا
پھر لیٹ کے یہ حیدرؑ سے کہنے لگی زہراؑ | اب آ چکا ہے یہ سخن آخری میرا

ہیں قبر میں پھاڑوں گی گریبان کفن کو
ایذا نہ ہو کچھ میرے حسینؑ اور حسنؑ کو

مشہور ہے سب خلق میں یا ستّار الٰہی | بچوں کی ہے بن ماں کے خرابی و تباہی
سو فاطمہ زہراؑ چلی ہے اب خلد کو راہی | تنہائی مرے بچوں کی تقدیر نے چاہی

لپٹائیو سو بار گلے شام و سحر میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہیں قبر میں تڑپوں گی جو یہ روئیں گے گھر میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا بچوں کا حق ماں پہ ہے کچھ آپ نے سمجھا نا — پیوند پھٹے کپڑوں کا نہلانا دُھلانا
خود خاک پہ سونا انھیں بستر پہ سُلانا — خود فاقہ کشی کرنا غذا ان کو کھلانا
ہر طرح سے آرام انھیں دیجیو صاحب
زہرا سے بھی پیار ان کو سوا کیجیو صاحب

اس بات کو کہیئے تو کہوں جوڑ کے میں ہاتھ — ہاتھ اُن پہ اُٹھانا نہ اے سیدِ سادات
مخصوص ہے شبیر مرا لاڈلا خوش ذات — رو دیتا تھا گر غصے سے میں کہتی تھی اک بات
سب کو دیا ہے مرتبہ قرآں کا سمجھ کر
گھڑکے نہ کوئی اب اسے بن ماں کا سمجھ کر

پھر روئی چمٹ کے گلے بیٹوں سے زہرا — فرمایا انھیں دولھن نے آہ نہ دیکھا
فضہ سے کہا قبر نبی پر انھیں لے جا — روئیں گے مرے سامنے یہ اُن کو تو بہلا
اے فضہ کبھی رنج انھیں ہونے نہ دینا
پیاؤں کو مرے مُردے یہ کبھی روٹھنے نہ دینا

یہ کہہ کے کیا بند درِ حجرۂ اطہر — سب خورد و کلاں رونے لگے آ کے باہر
آواز سُنی کلمۂ طیب کی مکرر — پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ رو کر
لو اٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبی کی
Presented By: www.jafrilibrary.com
رحلت ہوئی بس آج رسول مدنی کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

سر کھولے ہوئے لونڈیوں نے منہ پہ ملی خاک — یوں تڑپیں زمیں پر کہ لرزنے لگے افلاک
رونے لگی فردوس میں محبوبِ شہِ لولاک — کلثومؑ نے ننھا سا گریبان کیا چاک
میں کیا کہوں کیا زینبِؑ مضطر کی صدا تھی
ہے ہے مری مادر، مری مادر کی صدا تھی

بی بی ہمیں بعد آپ کے زیست اپنی ہے بھاری — ہم لونڈیوں کی قدر تھی دولت سے تمہاری
اماں کوئی پوچھے گا نہ اب بات ہماری — زینبؑ کو تو ہمراہ لو میں آپ کے واری
بابا کی ملاقات کو تنہا ہی چلو گی
اک لونڈی بھی خدمت کے لیے ساتھ نہ لو گی

اماں میں تری کونسی شفقت کو کروں یاد — پیار آپ کے یا آپ کی الفت کو کروں یاد
یا آسیائی کی مشقت کو کروں یاد — یا فاقہ کشی کی میں مصیبت کو کروں یاد
کہنہ ہے ہر اک رختِ بدن ہائے تمہارا
اب آئے تو جنت سے کفن ہائے تمہارا

القصہ یہ دن ماتمِ زہراؑ ہی میں گزرا — شب آئی کھلے گیسوؤں سے دینے کو پرسا
حیدرؑ نے کیا غسل کا سامان مہیا — معصومہ کے اک ہاتھ پہ دُرّہ جو لگا تھا
وہ دستِ بتولؑ آہ خمیدہ نظر آیا
Presented By: www.jafrilibrary.com
یہ دیکھتے ہی منہ کو علیؑ کا جگر آیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

نہلا کے جو کفنانے لگے میّتِ زہراؑ — زینبؑ نے یہ کی عرض حضورِ شہِ والا
اماں کا مری ہاتھ تو سیدھا کرو بابا — وہ رو کے پکارے یہ خمیدہ ہی رہیگا
تابوت میں پھر میّتِ زہراؑ کو لٹا کر
سب سے کہا لو بیبیو رخصت کرو آکر

سب لونڈیاں تابوت پہ ہونے لگیں قرباں — مُردے کی بلائیں لیں پکڑ کر بی بی نے اس آں
زینبؑ نے کہا بی بی وطن کر چلیں ویراں — بابا کیلئے جان دی پورے ہوئے ارماں
بے جُرم کے منہ ہم کو نہ دکھلاؤ گی بی بی
کل سے کو اب اس گھر میں کبھی آؤ گی بی بی

تابوت پہ زینبؑ کا یہ تھا نالۂ جانکاہ — رخصت کو حسینؑ اور حسنؑ آئے جو ناگاہ
تابوت میں زہراؑ کو ہوئی تب حرکت آہ — اور بندِ کفن فاطمہؑ کے کھل گئے واللہ
سر خم کئے تابوت پہ فرزند کھڑے تھے
اور گردنوں میں فاطمہؑ کے ہاتھ پڑے تھے

کہتے تھے علیؑ فاطمہؑ کے مُردے سے یہ بات — بس فاطمہؑ بس ہو چکی بیٹوں سے ملاقات
فرزندوں کی گردن سے جدا کیجیئے اب ہات — رخصت بھی ہوا اب تو زنوں کا اور مردوں کا کیا ساتھ
ملنے میں مسافر کے یہ دیری نہیں ہوتی
بیٹی سے جدا آ کے کبھی پھر نہیں ہوتی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۷

انہدام جنت البقیع

جانِ نبیؐ و خاصۂ داور ہے فاطمہؑ
کچھ شک نہیں شفیعِ محشر ہے فاطمہؑ

سبطینِ ذی وقار کی مادر ہے فاطمہؑ
افسوس آج بیکسی قبر ہے فاطمہؑ

جنت میں چین ہوگا کیونکر رسولؐ کو
توڑا ہے نجدیوں نے مزارِ بتولؑ کو

دن آج ہی کا تھا یہ قیامت ہوئی بپا
تاریخ آٹھویں تھی مہینہ یہی تو تھا

اعدا نے ڈھا دیا لحدِ بنتِ مصطفؐیٰ
حیرت ہے کیوں جہاں میں نہ محشر ہوا بپا

نازل عذاب اُن پہ الٰہی شتاب ہو
بے دینِ قومِ نجد کا خانہ خراب ہو

زندہ رہیں تو باپ کو رونے نہیں دیا
محروم جائدادِ محمدؐ سے کر دیا

دروازہ گر گیا تو محسنؑ کی قضا
پہلو شکستہ ہو گیا ظلم ایسا کچھ کیا

راحت نہ دی حیات میں بنتِ رسولؐ کو
مسمار آج کر دیا قبرِ بتولؑ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اللہ کوئی پوچھنے والا ذرا نہیں — قبروں میں بھی تو چین سے آلِ عبا نہیں
اس ظلم کی خدا کی قسم انتہا نہیں — غیرت سے ہے آسمان کیوں پھٹ پڑا نہیں

جس کی نہیں نظیر ہے ایسا ستم کیا
ان نجدیوں نے کعبۂ ایماں کو ڈھا دیا

اے قبرِ سیدہؑ تری حرمت کے میں نثار — اے قبرِ سیدہؑ تری عزت کے میں نثار
اے قبرِ سیدہؑ تری عظمت کے میں نثار — اے قبرِ سیدہؑ تری غربت کے میں نثار

اعدا نے مرتبہ ترا جانا نہ حیف ہے
اقوالِ مصطفٰےؐ کو بھی نہ مانا حیف ہے

عباسؑ نامدار مدینے کو جلد آؤ! — مولا خدا کے واسطے دیری نہ اب لگاؤ!
اعدا کو ذوالفقار کا جلدی مزہ چکھاؤ — ان نجدیوں کو زورِ یداللہ کا دکھاؤ

توہین کی ہے آپ کی ماں کے مزار کی
لعنت ہو اہلِ نجد پہ پروردگار کی

مولا ظہور کیجئے ترحم کا ہے مقام — واللہ انتظار تمہارا ہے صبح و شام
افسوس ہے کہ آئیں نہ جانیں ہمارے کام — پرسہ کو یا امامِ زماں آ گئے ہیں غلام

توہین کی لعینوں نے احمدؐ کی آل کی
ڈھایا لحد کو فاطمہؑ خستہ حال کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸

انہدام جنت البقیع

اے چرخ تیرے ظلم کی کچھ انتہا نہیں — یہ سچ ہے کہ کسی سے کبھی تو نے وفا نہیں
لیکن بتا دے کیا تجھے خوفِ خدا نہیں — یا فاطمہؑ سے بھی تجھے شرم و حیا نہیں

زہراؑ کی قبر نجدیوں نے حیف ڈھا دیا
سچ تو یہ ہے کہ کعبۂ ایماں گرا دیا

کعبہ کو ڈھایا مرقدِ زہراؑ جو ڈھا دیا — کعبہ نہیں تھا عرشِ خدا تھا گرا دیا
یہ ظلم وہ ہے جس کی نہیں کوئی انتہا — پروردگار عصمتِ زہراؑ کا واسطہ

نازل بلا ہو ان پہ کوئی آسماں سے
جلدی مٹا دے نجدیوں کو تو جہان سے

جانِ رسولؐ خامسۂ داورہ فاطمہؑ — شوہر ہے جس کا ساقیٔ کوثر وہ فاطمہؑ
شبیرؑ و مجتبیٰؑ کی جو مادر، وہ فاطمہؑ — پہلو پہ جس کے ہائے گرا در وہ فاطمہ

تلوار اور پہلوئے زہراؑ ہزار حیف
یہ غضب قبرِ مبارک آپ کی ڈھائے ہزار حیف

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھیں پانچ سال کی کہ خدیجہؑ نے کی قضا — مادر کا سایہ سر سے اٹھا وا محمدا
اٹھارہویں برس میں پدر سے ہوئی جدا — جھیلیں مصیبتیں وہ نہیں جس کی انتہا

زندہ رہیں تو باپ کو رونا نہیں ملا
بعدِ رسولؐ چین سے سونا نہیں ملا

بیت الحزن کو جاتی تھیں زہراؑ پئے بکا — افسوس اس جگہ کو بھی امت نے ڈھا دیا
سایہ میں بیٹھنا بھی گوارہ نہیں ہوا — یہ قدر فاطمہؑ کی ہوئی وا محمدا

کیا کیا کروں بیان جو ظلم و ستم ہوئے
باہر شمار سے ہیں وہ رنج و الم ہوئے

کیوں مومنو کلیجہ تمہارا نہ منہ کو آئے — دروازہ فاطمہؑ کے شکم پر گرایا ہائے
صدمے سے جس کے حضرت محسنؑ نے قضا پائے — یہ سیدہؑ نے باپ کی امت سے دکھ اٹھائے

عالم میں اس طرح سے کسی پہ جفا نہ ہو
مظلومہ فاطمہؑ سی کوئی یا خدا نہ ہو

سنتے ہیں مومنین تو کرتا ہوں میں بیاں — بربادیٔ قبور آئمہؑ کی داستاں
قبر حسنؑ پہ باندھی ہیں اعدا نے بکریاں — اونٹوں کو لیکے جاتے ہیں ہر وقت ساربان

کی شرم کچھ خدا سے نہ اس کے رسولؐ سے
اللہ سمجھے بد یہ قوم جہول سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رنج والم کی دل پہ گریں کیوں نہ بجلیاں مسجد علیؑ کی گوشت کی دکاں الاماں
قبرِ خدیجہؑ پر تو برستی ہیں گولیاں اس واسطے کہ فاطمہؑ زہراؑ کی تھی یہ ماں

اُمت نے خوب قدر رسالت مآبؐ کی
قبریں بھی اہلبیتؑ کی ہے ہے خراب کی

جی چاہتا ہے کاٹ کے مر جائیں خنجر گلا مولد نبیؐ کا ہو گیا افسوس مزبلا
کس منہ سے ہم کہیں جو ہوئے ظلم اور کیا قبرِ بتولؑ پاک کو کچرے سے بھر دیا

کچرے میں روز آگ لگاتے ہیں حیف ہے
بنتِ نبیؐ کی قبر جلاتے ہیں حیف ہے

یارو بتاؤ ظلم کی کچھ انتہا بھی ہے اُمت کو آہ پاسِ رسولِ خداؐ بھی ہے
بڑھ کر کوئی جہان میں اس سے جفا بھی ہے قبروں میں حیف آگ لگانا روا بھی ہے

حق کی قسم رحم سے یا شاہ کام لو
یا مصطفیٰؐ لحد سے اٹھو انتقام لو

ہم دیکھیں قبرِ فاطمہؑ مٹ جائے حیف ہے زہراؑ کی قبر آگ سے جل جائے حیف ہے
شیعوں کو سن کے بات چین آئے حیف ہے مومن گلا نہ کاٹ کے مر جائے حیف ہے

دیو لعین ہا: نجدیوں سے ان کا یہ کام ہے
سادات کو تو وطن میں رہنا حرام ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۹

شہادت حضرت امام حسنؑ

جسمِ حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا ۔۔۔ سیپارہ دل کا آہ ورق سے زیر و زبر ہوا
سمّ کا جو روئے پاک پہ ظاہر اثر ہوا ۔۔۔ حالِ رسولؐ ماہ پاک اس دم دگر ہوا
راحت میں فرق اور شکم میں خلل ہوا!
کٹ کٹ کے کلیجہ طشت کے اندر نکل پڑا!

دوڑیں جنابِ زینبؑ بیکس برہنہ پا ۔۔۔ دیکھا کہ لوٹتے ہیں بچھونے پہ مجتبیٰؑ
بولی یہ سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا ۔۔۔ بھیّا بہن نثار ہو بھائی یہ کیا ہوا
کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا!
کس نے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا!

تکیہ لگائے بیٹھے تھے حرم عجز و دہر ۔۔۔ بازو کو تھامے ہوئے تھی کوئی لوٹتی تھی سر
فرمایا الامان ہوا زہر کا اثر ۔۔۔ زہرا کے لال کا کٹتا ہے تیغ سے جگر
پڑھتا تھا جملہ درد جگر میں امام کے
ہچکی تھی بار بار کلیجہ کو تھام کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے جلا کے رکھا سامنے لگن ہاتھوں سے دل پکڑ کے جھکے سرورِ زمن
آئی جو قے تو کانپ اٹھا ہر بنا دہن الماس کھا کے لعل اگلنے لگے حسنؑ
رنگِ زمردی کا اثر اب عیاں ہوا
معراج کی حدیث کا مطلب عیاں ہوا

فرماتے تھے حسنؑ کہ بلاؤ حسینؑ کو تھا دم بدم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سناؤ حسینؑ کو ٹکڑے مرے جگر کے دکھاؤ حسینؑ کو
کہہ دو کہ جلد آئیے رحلت کا وقت ہے
سن جائیے کچھ آ کے وصیت کا وقت ہے

آئے حسینؑ اتنے میں باچشمِ اشکبار چلائے تھے کہ آپ کی غربت کے ہیں نثار
شبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار ہیں تم پہ صدقے اے مرے نانا کے یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

بھیا تمہاری گود میں نکلے گا میرا دم تم دو گے ہم کو غسل و کفن جب مریں گے ہم
ہوگا تمہارے پاس نہ کوئی بجز الم قاتل سرہانے ہوئیگا یا خنجرِ ستم
شبرؑ کا تو بعد مرگ بھی راحت سے سوئیگا
لاشہ تمہارا گھوڑوں سے پامال ہوئے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولے کٹورہ لے کے حسینؑ فلک جناب   دیکھوں تو پی کے میں بھی کس طرح کا ہے آب
بھائی سے لپٹی دوڑ کے زینبؑ جگر کباب   پکڑا حسنؑ نے دست برادر بصد شتاب
جلدی سے پی لیں نہ یہ قلق تھا امام پر
اک ہاتھ تھا کلیجہ پہ اک ہاتھ جام پر

برپا تھا اہلبیتؑ پیمبرؐ میں شور و شین   بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھیں کر کے بین
چھاتی پہ ہاتھ مار کے چلاتے تھے حسینؑ   اب اٹھ گیا زمانے سے ہم بیکسوں کا چین
دل اب ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

غسل و کفن امام کو جب دے چکے امام   اور جمع ہو چکے در دولت پہ خاص و عام
جسم اٹھا جنازۂ شہزادۂ امام   کرتے تھے انبیاء اولو العزم اہتمام
تھے شیثؑ و نوحؑ چاک گریباں کئے ہوئے
الیاسؑ و خضرؑ حال پریشاں کئے ہوئے

تابوت پر جو تیر لگے آ کے ناگہاں   آمادۂ نبرد ہوئے شاہ انس و جاں
آئی ندا یہ غیب سے یا شاہ دو جہاں   سنتی ہے فاطمہؑ زہرا بصد فغاں
جنبش میں اس الم سے پیمبرؐ کی قبر ہے
اے شیر حق کے شیر یہ ہنگام صبر ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

واں دی کسی نے زینبؑ بیکس کو یہ خبر — جلتے ہیں تیر ظلم حسنؑ کے جنازے پر
تیغیں کھینچی ہیں غیظ میں ہیں شاہ بحر و بر — یہ سن کے پیٹنے لگی ہاتھوں سے اپنا سر

چلائی گھر سے مضطرب الحال جاتی ہوں
قبر نبیؐ پہ کھولے ہوئے بال جاتی ہوں

زخمی نہ ہو کہیں پسر ضیغم اللہ — ہم بیکسوں کا اب ہی وارث رہے ہی شاہ
اک بھائی کو تو قتل کیا دشمنوں نے آہ! — کچھ ان پہ بن گئی تو یہ گھر ہو گیا تباہ

اب تو حسینؑ سے تا بہ قیامت جدائی ہے
ہے ہے یہی جہاں میں مرا ایک بھائی ہے

رو کر بیاں کرتی تھی یاں زینبؑ حزیں — واں لے گئے بقیع میں تابوت شاہ دیں
مہرِ سپہر دیں ہوا پنہاں تہ زمیں — رویا لپٹ کے قبر سے زہراؑ کا نازنیں

محشر بپا تھا نالہ و فریاد و آہ سے
بھالا و تیر نکلے تھے تابوت شاہ سے

maablib.org
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۰

شہادت حضرت امام حسنؑ

مسجد میں قتل جب کہ خیبر شکن ہوئے ۔ زینت دہ سریر امامت حسنؑ ہوئے
سبطِ نبیؐ شریک جب کہ امامِ زمن ہوئے ۔ ممنونِ فیضِ عام سے سب مرد و زن ہوئے
چرچا تھا خوبیوں کا فلک سے زمیں تلک
خُلقِ حسنؑ کا شور تھا عرشِ بریں تلک

اخبارِ صادقین سے ہوتا ہے یہ عیاں ۔ اسما تھی ایک زوجہ شہزادۂ زماں
اُس کے حواس بس رہتے تھے مولا جو بدگماں ۔ کہتے تھے لوگ اس کا پتا دیجئے نشاں
فرماتے تھے گریز نہیں ہے حماقت سے
قطعِ حیات ہے شدنی اس کے ہاتھ سے

آخر ہوا وہ کہتے تھے جو شاہِ نامدار ۔ شہد و رطب میں زہر دیا اُس نے تین بار
دردِ شکم سے رہتے تھے نالاں و بے قرار ۔ سو سو طرح کے رنج تھے ولیکن جاں نزار
کیا بیکسی تھی راحتِ جانِ بتولؑ پر
جا جا کے لوٹتے تھے مزارِ رسولؐ پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مصروف تھے خدا کی عبادت میں صبح و شام — گھر سے کہیں نہ جاتا تھا شہزادۂ انام
یثرب میں اک مکان تھا بنا کردہ امام — منظور ہو گیا شبِ رحلت وہیں مقام

رشکِ بہشت و غیرتِ باغِ جناں ہوا
اُس شب کو وہ مکان تو بس لامکاں ہوا

وہ سبطِ مصطفیٰ کی شہادت کی رات تھی — آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی — زہراؑ و مرتضیٰ پہ قیامت کی رات تھی

گزری قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

پڑھ کر نمازِ شب کو جو سوئے شہِ اُمم — اسماء نے پھر ملا دیا پانی میں آ کے سم
زینبؑ کو چونک کر یہ پکارے بصد الم — بھینا ابھی گلے سے نبیؐ کے لگے تھے ہم

رقت یہ تھی کہ اشکوں سے تر روئے پاک تھا
محبوبِ کبریا کا گریبان چاک تھا

نانا گلے لگا کے یہ کہتے تھے بار بار — اے بیکس و غریب حسن میں ترے نثار
بیچین تھے میرے گرد علیؑ کو نہ تھا قرار — اماں بلائیں لیکے کرتی تھیں مجھکو پیار

پوچھا جو میں نے آپکا کیوں رنگ زرد ہے
رو کر کہا کہ آج کلیجے میں درد ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا یہ حسنؑ نے اُٹھایا زمیں سے جام   پایا درست اُس کو تھا جو مُہر کا مقام
تھوڑا سا پانی پی کے پکارا وہ تلخ کام   دوڑو بہن کہ کام ہمارا ہوا تمام
یہ کہتے تھے کہ زرد رُخِ پاک ہو گیا
چلاتے تھے کہ ہائے جگر چاک ہو گیا

دوڑیں جنابِ زینبؑ بیکس برہنہ پا   دیکھا کہ لوٹتے ہیں بچھونے پہ مجتبیٰؑ
بولی یہ سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا   ہے ہے بہن نثار ہو بھیا یہ کیا ہوا
کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا
کس نے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا

بولے امام آہ نہیں طاقتِ سخن   جس کی کوئی دوا نہیں وہ درد ہے بہن
لپٹی گلے سے بھائی کے رو کر وہ خستہ تن   بیقرار تھے کہ سنبھلتے نہ تھے حسنؑ
دَر آیا تھا جو زہر جگر میں امام کے
جھکتے تھے بار بار کلیجے کو تھام کے

تکیے لگا دیئے تھے حرم نے اِدھر اُدھر   بازو کو کوئی تھامتی تھی اور کوئی سر
فرمایا طشت لاؤ ہوا زہر کارگر   رہ رہ کے کاٹتا ہے کوئی تیغ سے جگر
سینے سے منہ میں ٹکڑے کلیجے کے آتے ہیں
نانا بلاتے تھے سو دُنیا سے جاتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے جلد لا کے رکھا سامنے لگن | اُٹھے دل پکڑ کے جھکے سرورِ زمن
آئی جو قے تو کانپ گیا ہر بنا دہن | اِلماس کھا کے لعل اُگلنے لگے حسنؑ

رنگِ زمردی کا سبب سب عیاں ہوا
معراج کی حدیث کا مطلب بیاں ہوا

فرماتے تھے حسنؑ کہ بلاؤ حسینؑ کو | تھا دم بدم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سناؤ حسینؑ کو | ٹکڑے مرے جگر کے دکھاؤ حسینؑ کو

کہہ دو کہ جلد آئیے یہ رحلت کا وقت ہے
سن جائیے کچھ آ کے وصیت کا وقت ہے

فضہؑ نے جا کے دی شہِ ذیجاہ کو خبر | زاری کناں کہ آپ کے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں برہنہ سر | دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِ بحر و بر

گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

دکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال | قربان جاؤں دیکھتے ہیں مجتبیٰؑ کا حال
اُمید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال | فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفیٰؐ کی آل

اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں
قے میں اب کلیجے کے ٹکڑے نکلتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد — لوٹے زمیں پر کے بھری گیسوؤں میں گرد
تر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سرد — اُن کا تو رنگ سبز تھا اور اِن کا رنگ زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جھک جھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

ہر دم لپٹ کے بھائی سے باچشم اشکبار — چلّاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبّرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار — میں تجھ پہ صدقے اے مرے نانا کی یادگار
تجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت میں روئیں گے

یہ کہتے تھے کہ غش ہوئے شاہِ فلک جناب — غمگین تو تھے حسینؑ ہوا اور اضطراب
حاضر تھی رُوحِ احمدؐ و زہراؑ و بوترابؑ — وا تھے برنگِ دیدۂ نرگس جناں کے باب
تشریف خلد کو شہِ ذی جاہ لے گئے
جدّ و پدر جو آئے تھے ہمراہ لے گئے

برپا تھا اہلِ بیت محمدؐ میں شور و شین — بہنیں پچھاڑیں کھاتی تھیں کرتی تھیں بین
بھائی پہ ہاتھ مار کے چلاتے تھے حسینؑ — اب اُٹھ گیا زمانے سے ہم بیکسوں کا چین
بازو ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۱

مدینے سے قافلۂ امام حسینؑ کا سفر

فرزند پیمبر کا مدینے سے سفر ہے | سادات کی بستی کے اجڑنے کی خبر ہے
درپیش ہے وہ غم کہ جہاں زیر و زبر ہے | گل چاک گریباں ہیں صبا خاک بسر ہے
گل رو صفت غنچہ کمر بستہ کھڑے ہیں
سب ایک جگہ صورت گلدستہ کھڑے ہیں

آراستہ ہیں بہر سفر سرو قبا پوش | عمامے سروں پر ہیں عبائیں سر دوش
یاران وطن ہوتے ہیں آپس میں ہم آغوش | حیراں کوئی تصویر کی صورت کوئی خاموش
منہ ملتا ہے رو رو کر کوئی سرور کے قدم پر
گر پڑتا ہے کوئی علی اکبر کے قدم پر

عباسؑ کا منہ دیکھ کے کہتا ہے کوئی آہ | اب آنکھوں سے چھپ جائے گی تصویر ید اللہ
کہتے ہیں گلے مل کے یہ قاسم کے ہوا خواہ | واللہ دلوں پر ہے عجب صدمۂ جانکاہ
ہم لوگوں سے شیریں سخنی کون کرے گا
یہ انس یہ خلق حسنی کون کرے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

روتے ہیں وہ جو عون و محمد کے ہیں محسن
کہتے ہیں کہ مکتب میں نہ جی بہلے گا تم بن
اس داغ سے چین آئے ہمیں یہ نہیں ممکن
گرمی کا مہینہ ہے سفر کے یہ نہیں دن

تم حضرت شبیر کے سایہ میں پلے ہو
کیوں دھوپ کی تکلیف اٹھانے کو چلے ہو

ہمجولیوں سے کہتے تھے وہ دونوں برادر
ہاں بھائیو تم بھی ہمیں یاد آؤ گے اکثر
پالا ہمیں ہے شاہ نے ہم جائیں کیونکر
ماموں رہیں جنگل میں تو اپنا ہے وہی گھر

وہ دن ہو کہ ہم حق غلامی سے ادا ہوں ۔
تم بھی یہ دعا مانگو کہ ہم شہ پہ فدا ہوں

رخصت کیلئے لوگ چلے آتے ہیں باہم
ہر قلب حزیں ہے تو ہر اک چشم ہے پرنم
ایسا نہیں گھر کوئی کہ جس میں نہیں ماتم
غل ہے کہ چلا دلبر مخدومۂ عالم

خدام کھڑے پیٹتے ہیں قبر نبی کے
روضہ پہ اداسی ہے رسول عربی کے

حاضر در دولت پہ ہیں سب یاور و انصار
کوئی تو کمر باندھتا ہے اور کوئی ہتھیار
ہودج بھی کسے جاتے ہیں محمل بھی ہیں تیار
چلاتے ہیں دربان کوئی آئے نہ خبردار

ہر محمل و ہودج پہ گھٹا ٹوٹ پڑے ہیں
گہوارے کی قناتیں لئے فراش کھڑے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عورات محلہ چلی آتی ہیں بصد غم — کہتی ہیں یہ دن رحلت زہراؑ سے نہیں کم
مجرے کی طرح رونے کا غل ہوتا ہے ہر دم — فرش اُٹھتا ہے کیا بچھتی ہے گویا صف ماتم

غل ہوتا ہے ہر سمت جُدا ہوتی ہے زینبؑ
ہر اک کے گلے ملتی ہے اور روتی ہے زینبؑ

لے لے کے بلائیں یہی سب کرتی ہیں تقریر — اس گرمی کے موسم میں کہاں جاتے ہیں شبیر
سمجھاتی نہیں بھائی کو کیوں شاہ کی ہمشیر — مُسلم کا خط آلے تو کریں کوچ کی تدبیر

للہ ابھی قبر پیمبرؐ کو نہ چھوڑیں
گھر فاطمہ زہراؑ کا ہے اس گھر کو نہ چھوڑیں

وہ گھر ہے کہ ملک رہتے تھے جس گھر کے نگہباں — کیوں آپ پیمبر کا مکاں کرتے ہیں ویراں
کوفہ کی بھی خلقت تو نہیں صاحب ایماں — بی بی یہ مدینہ کی تباہی کا ہے ساماں

اک ایک شقی دشمن اولاد علیؑ ہے
شمشیر ستم واں سر حیدرؑ پہ چلی ہے

ان بیبیوں سے کہتی تھی شاہ کی ہمشیر — بہنوں ہمیں یثرب سے لئے جاتی ہے تقدیر
اس شہر میں رہنا نہیں ملتا کسی تدبیر — یہ خط پہ خط آئے ہیں کہ مجبور ہیں شبیرؑ

مجھکو بھی ہے رنج ایسا کہ کچھ کہہ نہیں سکتی
Presented By: www.jafrilibrary.com
بھائی سے جُدا ہو کے مگر رہ نہیں سکتی

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہتی تھی زینبؑ کہ پکارے شہِ عادل | تیار ہیں دروازہ پہ سب ہودج و محمل
طے شام تلک ہوگی کہیں آج کی منزل | رخصت کرو لوگو کہ بس اب رونے سے حاصل

چلتی ہے ہوا سرد ابھی وقتِ سحر ہے
بچے کئی ہمراہ ہیں گرمی کا سفر ہے

رخصت کو ابھی قبرِ پیمبرؐ پہ ہے جانا | کیا جانئے پھر ہو کہ نہ ہووے مرا آنا
اماں کی لحد پر ہے ابھی اشک بہانا | اس مرقدِ انور کو ہے آنکھوں سے لگانا

آخر تو چھٹے جاتی ہے تقدیر وطن سے
چلتے ہوئے ملنا ہے ابھی قبرِ حسنؑ سے

سن کر یہ سخن بانوئے ناشاد پکاری | میں لٹتی ہوں کیسا سفر اور کیسی سواری
غش ہوگئی ہے فاطمہ صغرا مری پیاری | بے کس کے لئے کرتے ہیں سب گریہ و زاری

اب کس پہ میں اس صاحبِ آزار کو چھوڑوں
اس حال میں کس طرح سے بیمار کو چھوڑوں

سن کر یہ سخن شاہ کے آنسو نکل آئے | بیمار کے نزدیک گئے سر کو جھکائے
منہ دیکھ کے بانو کا سخن لب پہ یہ لائے | کیا ضعف و نقاہت ہے خدا اس کو بچائے

جس صاحبِ آزار کا یہ حال ہو گھر میں
دانستہ میں کیونکر اسے لیجاؤں سفر میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہکر یہ سخن بیٹھ گئے سید خوشخو ‖ اور سورۂ الحمد پڑھا تھام کے بازو
بیمار نے پائی گل زہرا کی جو خوشبو ‖ آنکھوں کو تو کھولا پہ ٹپکنے لگے آنسو
ماں سے کہا مجھ میں حواس آئے ہیں اماں
کیا میرے مسیحا مرے پاس آئے ہیں اماں

ماں نے کہا ہاں ہاں وہی آئے ہیں مری جاں ‖ جو کہنا ہو وہ کہہ لو یہاں کوچ ہے ساماں
دیکھو تو ادھر رونے میں بی بی شہ ذیشاں ‖ صغرا نے کہا اتنی محبت پہ میں قرباں
وہ کونسا ساماں ہے جو لوگ کرتے ہیں بابا
کھل کر کہو کیا مجھ سے جدا ہوتے ہیں بابا

شبیر کا منہ تکنے لگی بانوئے مغموم ‖ صغرا کے لئے رونے لگیں زینب و کلثوم
بیٹی سے یہ فرمانے لگے سید مظلوم ‖ پردہ رہا اب کیا تمہیں خود ہو گیا معلوم
تم چھٹتی ہو اس واسطے سب روتے ہیں صغرا
ہم آج سے آوارہ وطن ہوتے ہیں صغرا

لو چلتی ہے خاک اڑتی ہے گرمی کے ہیں ایام ‖ جنگل میں نہ راحت نہ کہیں راہ میں آرام
بستی میں کہیں صبح تو جنگل میں کہیں شام ‖ دریا کہیں حائل کہیں پانی کا نہیں نام
صحت میں گوارا ہے جو تکلیف گذر جائے
اس طرح کا بیمار نہ مرتا ہو تو مر جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

صغرا نے کہا یوں کسی کا نہیں زنہار | سب کی یہی مرضی ہے کہ مر جائے یہ بیمار
اللہ نہ وہ آنکھ کسی کی ہے نہ وہ پیار | اک ہم ہیں کہ ہیں سب پہ فدا سب کے ہیں غمخوار

بیزار ہیں سب ایک بھی شفقت نہیں کرتا
سچ ہے کوئی مردے سے محبت نہیں کرتا

ہمشیر کے عاشق ہیں سلامت رہیں اکبر | اتنا نہ کہا مر گئی یا جیتی ہے خواہر
میں گھر میں تڑپتی ہوں وہ ہیں صبح سے باہر | وہ کیا کریں برگشتہ ہے اپنا ہی مقدر

پوچھا نہ کسی نے کہ وہ بیمار کدھر ہے
نہ بھائیوں کو دھیان نہ بہنوں کو خبر ہے

پاس آ کے اکبر نے یہ کی پیار کی تقریر | کیا مجھ سے خفا ہو گئیں صغرا مری تقصیر
چلانے لگی چھاتی پہ منہ رکھ کے وہ دلگیر | محبوب برادر ترے قربان یہ ہمشیر

صدقے ترے سرپر سے اتارے مجھے کوئی
بل کھائی ہوئی زلفوں پہ وارے مجھے کوئی

رخسار و خط سبز کے نکلنے کے میں صدقے | تلوار لئے شان سے چلنے کے میں صدقے
کیوں روتے ہو اشک آنکھوں سے ڈھلنے کے میں صدقے | افسوس سے ان ہاتھوں کے ملنے کے میں صدقے

جلد آن کے بھینا کی خبر لیجیو بھائی
بے میرے کہیں بیاہ نہ کر لیجیو بھائی

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۲

مدینہ سے قافلۂ امام حسینؑ کا سفر

جب کوچ کی شب قبرِ نبی پر گئے شبیرؑ | رخصت کو مع آلِ پیمبر گئے شبیرؑ
قندیل جو روشن کی تو غش کر گئے شبیرؑ | زینبؑ نے یہ جانا کہ بس اب مر گئے شبیرؑ
تھی غش میں ندا ہم اسی حسرت میں مرینگے
اب روئینگی اس قبر پہ کل سے کو کرینگے

اے نانا کے روضے مرا گھر ہوتا ہے ویراں | اے قبرِ حسینؑ آج کی شب ہے ترا مہماں
کل صبح مری آخری منزل کا ہے ساماں | کل روح مرے نانا کی ہوویگی پریشاں
اے قبر میں دلہا باؤں گا پردیس میں جا کر
تو شق ہو تو نانا سے لپٹ جاؤں میں آ کر

اے قبر میں کیسا ترے صاحب کا ہوں پیارا | سجدے میں مجھے پُشت سے اپنے نہ اُتارا
اب زانوئے جلاد ہے اور سینہ ہمارا | سُنیو کہ مجاور ترا پیاسا گیا مارا
تیری تو ملاقات کی یہ رات ہے باقی
پھر گردن و خنجر کی ملاقات ہے باقی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پھر ہاتھ اٹھا کر یہ سوئے قبلہ سنایا | اس قبر کے صاحب کی قسم تجھکو خدایا
وہ صبر مجھے دے جو کسی سے نہ ہو پایا | نانا کہیں اس نے مری اُمّت کو بچایا
وہ حلم عطا کر تو حسینؑ ابن علیؑ کو
سب مجھکو ستائیں ستاؤں میں کسی کو

دُنیا سے اٹھوں پاک میں اے خالقِ سبحان | محشر میں مرا ہاتھ ہو اور شمر کا داماں
کوئی ترے شبیر کا پکڑے نہ گریباں | ہوں داد طلب حشر میں بیکس مری اماں
گردن پہ مری مظلمہ ہوے نہ کسی کا
باقی رہے اُمّت پہ قصاص آلِ نبیؐ کا

اصغر کو لئے رن میں میں روتا ہوا جاؤں | لیکن ترے دربار میں ہنستا ہوا آؤں
اُمّت جو ستائے مجھے میں رنج نہ کھاؤں | نفرین کروں بد نہ کہوں لب نہ ہلاؤں
اصغر کو جو پانی نہ دیں میں کچھ نہ سناؤں
اکبر کو جو بسمل کریں میں ان کو دعا دوں

چھوٹے کئی سیّد ہیں مرے ساتھ چلے آہ | مر جائیں اگر رستہ میں یہ دھوپ سے ناگاہ
بے دفن انھیں چھوڑ کے مقتل کی ہے یہ راہ | آئی یہ ندا عرش سے کیا حوصلہ ہے واہ
شبیر تجھے کام ہے خوشنودیٔ رب سے
رتبہ تجھے ہم دینگے سوا تیری طلب سے

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شبیرؑ نے سرِ شکر کے سجدے پہ جھکایا ‖ اور پہلوئے مرقد میں مصلّے کو بچھایا
سوئے جو عبادت میں تو نانا نظر آیا ‖ نانا نے انھیں قبر سے نکلا ہوا پایا

دیکھا کہ گلے ملنے کے ارمان بڑے ہیں
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو مرقد میں کھڑے ہیں

شبیرؑ نے سر نانا کی چھاتی سے لگایا ‖ رو کر کہا جس دن سے اُٹھا آپ کا سایا
بابا کی قسم چین نہ ہم نے کہیں پایا ‖ اب لے چلو ساتھ اپنے کہ اُمت نے ستایا

جانے دو سفر میں نہ مجھے چھوڑو وطن میں
ہم تم رہیں اِک قبر میں اور ایک کفن میں

وہ بولے کہ کیا وعدہ وفا کر چکے شبیرؑ ‖ سر کو مری اُمت پہ فدا کر چکے شبیرؑ
کیا لاشۂ اکبرؑ پہ بُکا کر چکے شبیرؑ ‖ نعمت کے لئے شکرِ خدا کر چکے شبیرؑ

کیا اُونٹ سے لاشے پہ ترے گر چکی زینبؑ
کیا کوفہ میں سر کھولے ہوئے پھر چکی زینبؑ

کیا ہاتھوں پہ تیرے علی اصغرؑ گئے مارے ‖ کیا لُٹ گیا گھر اور جلے خیمے بھی سارے
شبیرؑ یہ سب ظلم ہیں آنے ہیں تمہارے ‖ کیا یہ کلمہ گو نہیں تم کو مرے پیارے

گر خلق کو کٹوا چکے ہو آؤ مری جاں

Presented By: www.jafrilibrary.com

اُمت کو جو بخشا چکے ہو آؤ مری جاں

Presented By: www.jafrilibrary.com

رو کر ہوئے بیدار شہِ کرب و بلائی | زینب نے حضور آن کے یہ بات سنائی
نانا سے جو تم کہتے تھے میں سنتی تھی بھائی | سر پیٹتی اماں بھی مرے خواب میں آئی

بابا کو بہت آنسو بہاتے ہوئے دیکھا
شبر کو بھی ہاں خاک اڑاتے ہوئے دیکھا

روضہ میں نبی زادیوں نے شور مچایا | جب نوحہ کیا قبرِ پیمبر کو ہلایا
تب گردِ لحد بانو نے اصغر کو پھرایا | اور قبر سے معصوم کے ماتھے کو لگایا

کہتی تھی کہ اب موت کے گھر چلتے ہو گھر سے
اب گھٹنیوں پھر لو کہ پھرو گے نہ سفر سے

روضہ میں جو سب کے تو یہ حشر تھا برپا | باہر سے بھی رونے کی صدا کچھ ہوئی پیدا
سیدانیاں چلائیں کہ یہ نوحہ ہے کس کا | بانو نے کہا کوئی نہیں ہو تو ہو صغرا

روتی ہے وہی فضہ مرے دل کو خبر ہے
وہ تپ میں ہے اور اس کے مسیحا کا سفر ہے

شہ بولے یہاں کیوں نہیں آتی ہے وہ کیا ہے | فضہ نے کہا روضہ کا در بند کیا ہے
بیٹھی ہوئی دروازہ پہ مشغول بکا ہے | اور قبرِ پیمبر کی طرف رو کے یہ صدا ہے

اے نانا اٹھو قبر سے امداد کی خاطر
[illegible] کو آئے ہیں فریاد کی خاطر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بیمار مجھے چھوڑے ہوئے جاتے ہیں بابا | کل سے مرے حجرے میں نہیں آتے ہیں بابا
میں سامنے آتی ہوں تو شرماتے ہیں بابا | زینب کے لئے سواریاں منگواتے ہیں بابا

صغرا کو حوالے کئے جاتے ہیں اجل کے
انصاف کرو قبر منور سے نکل کے

یہ کہتی تھی صغرا کہ ہوئے صبح کے آثار | عباس سے شہ بولے کہ اسواری ہے تیار
اونٹوں پہ قرینے سے چڑھے عترت اطہار | زینب سے محمل میں سکینہ سے خبردار

چھوڑ کے نگہبان رہیں حجرۂ حسن میں نکلے ہیں
دروازے سے صغرا نے کہا ہم بھی کھڑے ہیں

عباس نے کی عرض کہ اے دلبر زہرا | جاؤں کہاں در بند کئے روتی ہے صغرا
آ کر عقب در یہ پکارے شہ والا | اے عاشق بابا ترے قربان یہ بابا

منزل کا حرج ہوئے گا کھول دو در کو
قربان کرو نانا کی امت پہ پدر کو

وہ بولی نہیں ہم تو نہیں کھولیں گے در کو | بے میرے بھلا جائیے تو آپ سفر کو
ماں نے کہا بی بی نہ کرو تنگ پدر کو | صغرا نے کہا آہ نکل جاؤں کدھر کو

کیا میرے لئے اٹھ گیا انصاف جہاں سے
کیوں روٹھے ہیں بچی کی تمنا ہے زباں سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

غش ہو گئے صغرا کے بیان سن کے شہ ذیشاں   روضہ میں ہوا شور قیامت وہ چندان
صغرا نے بھی در کھولدیا ہو کے پریشاں   بابا کی بلائیں لیں کہا رو کے میں قرباں
صدمہ تمھیں ہوتا ہے میں اب کچھ نہ کہونگی
لو ہوش میں آؤ میں مدینہ میں رہوں گی

سوز

تمھارے جدوں کو کعبہ سلام کہتا ہے   ادب سے گنبدِ خضرا سلام کہتا ہے
لہو میں ڈوب کے صحرا سلام کہتا ہے   تمہاری پیاس کو دریا سلام کہتا ہے
حسینؑ تم کو زمانہ سلام کہتا ہے
حقیقتوں کی تجلّی ابھارنے والے   دلوں میں جلوۂ وحدت اتارنے والے
لہو سے دینِ خدا کو سنوارنے والے   گلا کٹا کے خدا کو پکارنے والے
وہ دیکھو عرش کا پردہ سلام کہتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۳

مدینہ سے امام حسینؑ کے قافلہ کی روانگی

گھر سے جب بہرِ سفر سیدِ عالم نکلے
تو لپٹیں وہ فرزندِ پیامبر کے باہم نکلے
سر جھکائے ہوئے با دیدۂ پرنم نکلے
رو کے فرمایا کہ اس شہر سے اب ہم نکلے

لحد سے گریۂ زہرا کی صدا آتی ہے
دیکھیں قسمت ہمیں کس دشت میں لے جاتی ہے

رخ کیا شہ نے سوئے قبرِ شہنشاہِ انام
آ کے حجرے کے متصل بابِ سلام
اذن پا کر جو گئے قبر کے نزدیک امام
عرض کی آیا ہے آج آخری رخصت کو غلام

یہ مکاں مجھ سے لے شاہِ زمن چھٹتا ہے
آج حضرت کے نواسے سے وطن چھٹتا ہے

چین سب کا گیا گھر میں نہیں ملتا ہے چین
الحذر یا آفت ہیں صغرا آپ کا یہ نور العین
گھر سے دل ہوتا ہے رخصت کے حرم کرتے ہیں بین
ننھے بچوں کو بھلا لے کے کدھر جائے حسین

شہر میں چین نہ جنگل میں اماں ملتی ہے
دیکھئے قبر فقیروں کو کہاں ملتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ وہ دن ہیں کہ پرندے بھی نہیں چھوڑتے گھر | مجھ کو درپیش ہے ان روزوں میں آفت کا سفر
ساتھ بچوں کا ہے اے بادشہِ جن و بشر | ہے کہیں قتل کا ساماں کہیں لُٹ جانے کا ڈر
تنگ جینے سے ہوں پاس اپنے بلا لو نانا!
اپنی تربت میں نواسے کو چھپا لو نانا

یہ بیاں کرکے جو تعویذ سے لپٹے سرور | یوں ہلی قبر کہ تھرّائی ضریحِ انور
آئی تربت سے یہ آوازِ حبیبِ داور | تیری غربت کے میں صدقے ترے مظلوم پسر
کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھ کو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھ کو

کئی دن سے تری مادر کو نہیں قبر میں چین | آئی تھی شب کو مرے پاس یہ کرتی ہوئی بین
گھر اُلٹتا ہے فریاد رسول الثقلین | صبح کو اپنا وطن چھوڑ کے جاتا ہے حسین
کہنے آئی ہوں کہ منھ قبر سے موڑوں گی میں
اپنے بچے کو اکیلا تو نہ چھوڑوں گی میں

سن کے یہ شہ نے کیا آخری رخصت کا سلام | نکلے روتے ہوئے اُس روضۂ انور سے امام
شہ سے زینبؑ نے یہ اُس دم کیا رو رو کے کلام | قبر پہ ماں کی مجھے لے چلو یا شاہِ انام
جی میں ارماں ہے کہ دل کھول کے دم بھر رو لوں
ماں کی تربت پہ بھی اک بار لپٹ کر رو لوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ماں کی تربت پہ گئے شاہ بچشمِ خونبار | اُتری محمل سے بصد آہ و فغاں زینبِ زار
دوڑ کر قبر سے لپٹے جو امامِ اَبرار | ہاتھ زہرا کے نکل آئے لحد سے اک بار
آئی آواز نہ رو دل پہ قلق ہوتا ہے
قبر ہلتی ہے کلیجہ مرا شق ہوتا ہے

شہ پکارے کہ خدا حافظ و ناصر اماں | آج ہوتا ہے رخصت یہ مسافر اماں
مدتِ زیست کوئی دم میں ہے آخر اماں | اب نہیں آپ کی آنا ہو یہاں پھر اماں
سمجھے تھے ہم کہ لحد ایک ہی جا ہووے گی
کیا قیامت ہے کہ قبریں بھی جدا ہوویں گی

تھی عجب طرح کی اُس وقت قیامت برپا | گردنِ شاہ میں تھے دستِ جنابِ زہرا
اور بصد درد یہی قبر سے آتی تھی صدا | اے مرے بیکس و مظلوم یہ ماں تجھ پہ فدا
تڑپے صدمے سے نہ کیوں روح ہماری بیٹا
چھوٹتے ہو مری تربت کو پیارے بیٹا

جب تم آتے تھے زیارت کو غریبِ وطن | میرے کانوں کو خوش آتی تھی تمہاری صوتِ حسن
ہاتھ تعویذ پہ رکھتے تھے جو اے غنچہ دہن | میں سمجھتی تھی کہ ہے قبر میں شمع روشن
ہائے وہ فاتحہ با دیدۂ گریاں پڑھنا
یاد آئے گا لحد میں ترا قرآں پڑھنا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولی زینبؑ کہ اس آواز کے بیٹی قرباں | میرے بھائی یہ عجب وقت پڑا ہے اس آں
یہ سفر خوف کا اور ساتھ نہیں کچھ ساماں | کئی لڑکے تو عزیزوں کے ہیں کچھ نوجواں
جس کے خط آئے ہیں وہ قوم دغا پیشہ ہے
مارے جائیں نہ مسافر یہی اندیشہ ہے

آئی زہراؑ کی صدا اے مری پیاری زینبؑ | کیا کہوں تجھ سے مری روح پہ ہے سخت تعب
تیرے بدلے مرے شبیرؑ کا تھا ساتھ ہے اب | کام آنا یہ مصیبت میں گرفتار ہو جب
وارثی ماں کی نہ کسی دکھ میں کنارا کرنا
اپنے پیاروں کو نہ اس پیارے سے پیارا کرنا

یہ وہ ہے جس پہ محمدؐ نے پسر کو وارا | کوئی بابا کو نہ تھا اس سے زیادہ پیارا
یہی دنیا میں ہے اب عرش خدا کا تارا | اس کے مہ چاند سے روشن ہے زمانہ سارا
اس سے لڑنے کے لئے لشکر ستم آئے گا
وہی پیارا ہے مجھے اس کے جو کام آئے گا

یاں بلاؤ اسے عباسؑ دلاور ہے کدھر | وہ فدا ہے مرے پیارے پہ میں صدقے اس پر
شکم غیر سے ہے کوئی وہ میرا ہے پسر | یہ صدا سنکے برادر کو پکارے سرورؑ
اپنے رہوار کو آگے نہ بڑھاؤ بھائیؑ
یاد فرماتی ہیں اماں ادھر آؤ بھائیؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آکے عباسؑ نے سر رکھ دیا پائینِ مزار | آئی آواز کہ زہراؑ ترے ہاتھوں کے نثار
اپنے پیارے کے برابر ہیں تجھے کرتی ہوں پیار | دھیان بھائی کی حفاظت کا رہے اے دلدار

کوئی غربت میں اُسے مار نہ ڈالے بیٹا
میرا شبیر ہے اب تیرے حوالے بیٹا

رو کے عباسؑ نے کی عرض کہ ہوں میں تو غلام | میرے آقا کے یہ مالک ہیں شہِ عرش مقام
مجھ سے لونڈی پہ یہ الطاف و شفقت یہ کلام | شہ کی خدمت مرا شیوہ ہے غلامی مرا کام

زن و فرزند بھی قربان ہیں گھر صدقے ہے
شاہ کے نقشِ قدم پر مرا سر صدقے ہے

بولے شبیرؑ کہ یہ اہلِ وفا ہے اماں | میں فدا اس پہ ہوں یہ مجھ پہ فدا ہے اماں
اس کے دم سے مرے جینے کا مزہ ہے اماں | یہ برادر مجھے بیٹوں سے سوا ہے اماں

خلق میں حیدرِ کرار کا ثانی ہے یہ
پاس شبیرؑ کے بابا کی نشانی ہے یہ

یہ بیاں کرکے چلے واں سے شہِ کون و مکاں | بیکسی چہرے پہ چھائی تھی آنسو تھے رواں
لوگ سر پیٹ کے اُس دم ہوئے یوں گریہ کناں | پیچھے تابوت کے جس طرح سے ہو شور و فغاں

غل تھا اے سیدِ سجاد خدا کو سونپا
Presented By: www.jafrilibrary.com
اے مدینہ کے شہنشاہ خدا کو سونپا

Presented By: www.jafrilibrary.com

ذاتِ شبیرؑ کی تھی رحمتِ ربِّ باری | کون اب گھر میں غریبوں کی کرے گا یاری
فیض کس گھر سے مدینہ میں ہے گا جاری | پائیں گے کس کی دعاؤں سے شفا آزاری

شہر سے سایۂ الطافِ خدا جاتا ہے
مشکلیں باقی ہیں در عقدہ کشا جاتا ہے

غول رانڈوں کے یہ چلاتے تھے کھولے ہوئے سر | اے غریبوں کے مددگار یتیموں کے پدر
آپ لیے جاتے ہیں شہر سے مہینوں کا سفر | کون ہم رانڈوں کی لیوے گا مصیبت میں خبر

کون بن باپ کے بچوں پہ ترس کھائے گا
کون چھپ چھپ کے طعام اب ہمیں پہنچائے گا

سوز

حق کی شکست فتنۂ باطل مٹا گئی | خیموں کی آگ قصرِ حکومت جلا گئی
ہستی وفا کی موت کے نعرے پہ چھا گئی | پیاسوں کی نیند دین کی دنیا جگا گئی

ناکامیوں کے بھیس میں ہر کام ہو گیا
اسلام کربلا میں پھر اسلام ہو گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۴

شہادت حضرت مسلمؑ

کوفہ میں جو پابندِ بلا ہو گئے مسلم — اور موردِ بیدادِ جفا ہو گئے مسلم
بچوں سے بھی غربت میں جدا ہو گئے مسلم — اِن صدموں سے مشتاقِ قضا ہو گئے مسلم
ہر روز مسافر کے لئے دربدری ہے
ہر شام کو گھر اُن کی چراغِ سحری ہے

وارد ہوئے ناگاہ درِ طوعہ پہ ششدر — تسبیح بکف ذکرِ خدا میں تھے وہ در پر
حضرت نے کہا خشک ہے بالکل ہی گلا کر — نذرِ پسرِ فاطمہؑ اِک پانی کا ساغر
احسان کر اللہ و پیمبر کا تصدق
پانی دے تجھے ساقیٔ کوثر کا تصدق

طوعہ گئی اور جامِ لبالب دیا لا کر — حضرت نے پیا بیٹھ کے دروازہ کے اوپر
پھر کوزہ کو وہ رکھ کے جو یاں آئی مکرر — دیکھا کہ وہیں بیٹھے ہوئے زانو پہ ہے سر
طوعہ نے کہا شہر میں کیا گھر نہیں رکھتا
یا گھر ہی نہیں رکھتا کوئی یاور نہیں رکھتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سنتے ہی طوعہ سے یہ کہنے لگے رو کر — گھر ہوتا تو ہم کاہے کو یوں بیٹھتے در پر
یہاں میرے لئے فکر کسے ہوئی نخواہر — زینب ہے نہ بانو ہے نہ زوجہ ہے نہ دختر
شبیر جدا مجھ سے ہیں عباس جدا ہیں
اک ہم تن تنہا یہاں محبوس بلا ہیں

حیرت ہوئی طوعہ کو یہ بولی وہ حق آگاہ — شبیر ترا کون ہے اے بندۂ اللہ
رو کر کہا سرور میں آقا ہیں شہنشاہ — وہ بولی کہ کیا آیا تھا مسلم کے تو ہمراہ
شرما کے کہا وہ وطن آوارہ میں ہی ہوں
مسلم جسے کہتے ہیں وہ بیچارہ میں ہی ہوں

ناگہ پسر طوعہ نے یہ تذکرے سن پائے — کی فکر شقی نے کہیں گھر بار نہ لٹ جائے
کچھ شب تھی کہ حاکم کو خبر اس نے یہ دی ہائے — مسلم مرے گھر میں ہیں کوئی جا کے پکڑ لائے
حاکم نے کہا اب تو کمر باندھ کے جائے
ہاں صبح نہ پیدا ہو کہ مسلم کا سر آئے

لشکر کی ہوئی خانۂ طوعہ پہ چڑھائی — مسلم نے یہاں جا نماز ابھی اٹھائی
ہمسائیوں کو طوعہ نے یہ آواز سنائی — مہمان مرا مرنے کو جاتا ہے دہائی
گھر طوعہ کا گھیرا گیا مہمان کی خاطر
یہ گرد انبوہ ہے اک جان کی خاطر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے شیعو مسافر کی مدد کرنے کو آؤ　　اے مومنو حیدرؑ کے بھتیجے کو بچاؤ
قرآن کو دو بیچ میں سوگند بھی کھاؤ　　یہ کعبہ کو پھر جائے گا لشکر کو ہٹاؤ
یہ حیدرؑ کرار کے بھائی کا خلف ہے
شہر اس کا بھی مکہ ہے مدینہ ہے نجف ہے

کب سنتے تھے طوعہ کی دہائی وہ جفاکار　　مظلوم پہ یکبیک برسنے لگی تلوار
پر دیر سے یہ تھا کہ نہ پاس آتے تھے کفار　　آخر کو دغا سے یہ پکارے وہ ستمگار
پھر لڑنا ذرا پوچھ لو بھائی کی خبر کو
وہ ناقہ سوار آیا ہے یثرب سے ادھر کو

مدت سے سنا تھا جو نہ حال شہ والا　　یہ سنتے ہی بیساختہ تلوار کو روکا
پر منہ کے پھراتے ہی اجل نے کیا حملہ　　برچھی تو کلیجے میں تھی برچھی میں کلیجہ
منہ سوئے نجف کر کے کہا اپنے چچا سے
مظلوم بھتیجے کو ترے مارا دغا سے

القصہ کہ حاکم نے حضور اپنے بلایا　　وہ کلمۂ سخت ان کو ستمگر نے سنایا
جس نے لحد احمدؐ مرسل کو ہلایا　　مسلم نے ملا ہاتھوں کو رونا بہت آیا
حاکم نے کہا قبر میں بھی ہاتھ ملے گا
اب خنجر بیداد برا تجھ پہ چلے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عمران کے فرزند سے حاکم ہوا گویا — اب دیر نہ کر بام پہ مسلمؑ کو تو لے جا
لٹکا دے ذرا کوفہ میں سر کاٹ کے اس کا — اور بام سے بالائے زمیں پھینک دے لاشہ
ہاں باندھ کے پھر لاش کے پاؤں میں رسن کو
تشہیر کرو مسلمؑ آوارہ وطن کو!

جلاد نے تب بازوئے مسلمؑ کو لیا تھام — ساتھ اس کے غریبی سے چلے مسلمؑ ناکام
اس زینے پہ معراج شہادت ملی ہر گام — اور بام پہ آ کر ہوئے خورشید لب بام
جب بیٹھے تھے مسلمؑ وہاں صمصام کے نیچے
تھی خلق تماشے کو کھڑی بام کے نیچے

اس طرح سے شبیرؑ کو مسلمؑ یہ پکارے — کعبے میں ہو یا راہ میں صدقے ہیں تمہارے
اب کٹتا ہے سر لوگ تماشائی ہیں سارے — دیکھو مرے آقا مرے حسرت کے نظارے
اعجاز سے پردے مری آنکھوں سے اٹھاؤ
یا سبطِ نبیؐ آخری دیدار دکھاؤ

کعبہ سے اسی روز روانہ ہوئے شاہ — مسلمؑ تو لب گور تھے شبیرؑ سرِ راہ
جبرئیل نے کوفہ کی زمیں سے کہا ناگاہ — ہاں حکم خدا ہے تو بلند اتنی ہو واللہ
مسلمؑ شہ مظلوم کی تصویر کو دیکھے
شبیرؑ بھی دیکھے تو بھیا کو دیکھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

کوفہ کی زمیں سر رفعت کیا پیدا   پر ساری زمینوں میں ہوا زلزلہ پیدا
چلنے سے رکا راہ میں سب شہ والا   اور تھم گئے سب معہ شتر ثانیٔ زہرا

ہاتف نے ندا دی پیغمبر کے خلف کو
یا سبط نبیؐ دیکھئے کوفہ کی طرف کو

کوفہ کی طرف شاہ نے چہرے کو پھرایا   بیبیوں نے محملوں سے پردہ اٹھایا
اللہ نے مسلمؑ کا جمال اُن کو دکھایا   بیٹھا ہوا تلوار کے نیچے انھیں پایا

پیہم تھی نظاروں میں صدا ہائے اسی کی
ہاں فاطمہؑ روتی ہے یہاں روح علیؑ کی

چہروں پہ طمانچے حرم شہ نے لگائے   ملنے کیلئے ہاتھ رقیہ نے بڑھائے
چلائی کہ لو اماں وہ بابا نظر آئے   سب کہتے تھے بابا نے وہاں شہر بسائے

سے غش پہ نے سایۂ دیوار کے نیچے
بابا تو مرے بیٹھے ہیں تلوار کے نیچے

کیا دیتے ہو لوگو مرے بابا کو پکار دو   لیجا کے رقیہ کو پدر پہ کوئی وار دو
زینب بھی پھوپھی اشتر سے مجھے جلد اتارو   یا حضرت عباسؑ حمایت کو سدھارو

بھیا علی اکبرؑ یہ بہن تیری بلا لے
لو تم ہی رسولِ یہ تیری میرے بابا کو بچا لے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شبیرؑ پکارے سے ترا بابا ہے بہت دور   پر خالقِ مختار کو اب یہ ہوا منظور
قاتل سے وہاں کہنے لگے مسلمؑ رنجور   حسرت مری پوری ہوئی اے ظالم مقہور

اب کاٹ لے سر کو یہی مرنے کا مزا ہے
آقا مرا اس وقت مجھے دیکھ رہا ہے

قاتل نے لگائی سرِ مسلمؑ پہ جو شمشیر   سر کٹ کے پکارا میں فدا ہوئے سرِ شبیرؑ
کوٹھے سے گرایا جو تنِ مسلمؑ دلگیر   یا حیدرِ کرار کہا اور رہی تکبیر

قطرے تو گرے خون کے دامانِ علیؑ میں
سر گودِ میں زہراؑ کے تن آغوشِ علیؑ میں

سر بیٹے کی جا ہے گرا جبکہ وہ لاش   موجود تھے حاکم کی طرف سے وہاں اعدا
میں کیا کہوں ایک نے دی لاش کو ایذا   پھر لاش کے پاؤں میں غرض رسی کو باندھا

پہلے اُسے دربارِ ستمگار میں لائے
پھر کھینچتے ہر کوچہ و بازار میں لائے

اس لاش کو کوچوں میں پھراتے تھے وہ بدخواہ   رونے کی فرشتوں کی صدا آتی تھی واللہ
اک بی بی بھی پوشیدہ تھی اس لاش کے ہمراہ   چلاتی تھی یا ولدی یا ولدی آہ!

جب پوچھتا تھا کوئی کہ یہ کیسی صدا ہے
کہتی تھی زہراؑ میں فاطمہؑ مشغول بکا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۵

شہادت حضرت مسلمؑ

انساں کے لئے موت ہے غم بیوطنی کا — جانکاہ ہے اندوہ و الم بیوطنی کا
صدمہ نہیں کچھ موت سے کم بے وطنی کا — آفت ہے، قیامت ہے، ستم بے وطنی کا
کانوں کے الم سیّد سجادؑ سے پوچھو
ایذائے سفر مسلمؑ ناشاد سے پوچھو

کی سخت دغا کوفیوں نے گھر میں بلا کے — سب پھر گئے جن لوگوں کے دعوے تھے وفا کے
لاکھوں ہیں عدو جائیں کدھر جان بچا کے — آفت میں گرفتار ہوئے کوفے میں آ کے
یاور نہیں ہمدم نہیں غم خوار نہیں ہے
نرغے میں ہیں اور کوئی مددگار نہیں ہے

ہیں سنگدل ایسے وہ جفاکار و ستمگر — کوٹھوں سے لگے پھینکنے مظلوم پہ پتھر
نورانی بدن ہوگیا مجروح سراسر — اور سامنے سے منہ پہ لگا ظلم کا خنجر
کیوں گر نہ پڑا ہائے فلک کٹ کے زمیں پر
لعل لب جاں بخش گرے کٹ کے زمیں پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

منہ کر کے سوئے چرخ کہا شکر خدایا — راحت ہے یہ بندے نے جو کچھ ظلم اٹھایا
غم یہ ہے کہ ہے دور یداللہ کا جایا! — شبیرؑ کے ہاتھوں سے کفن ہم نے نہ پایا
دنیا سے سوئے خلد کوئی دم میں سفر ہے
یاں ہم پہ جو کچھ بن گئی کیا ان کو خبر ہے

یہ کہتے تھے مسلمؑ کہ لعینوں نے قضارا — اک سنگ ستم اس لب مجروح پہ مارا
ریش اور گریباں میں لہو بھر گیا سارا — جب حال یہ پہنچا تو کہاں جنگ کا یارا
اعدا سے کہا لعیں ذرا رحم کو جا دو
غش آتا ہے پانی مجھے تھوڑا سا پلا دو

کب سنتے تھے بیکس کا سخن ظلم کے بانی — تھے قتل کی تدبیر میں وہ دشمنِ جانی
لے آئی ضعیفہ کوئی اک جام میں پانی — قسمت نے مگر تجھ سے نہ کی تشنہ دہانی
سوکھی ہوئی تھی گل سی زباں خشک گلو تھا
اس پانی کو منہ سے جو لگایا تو لہو تھا

پھینکا اسے جب خاک پہ با دیدۂ گریاں — اک جام ضعیفہ نے دیا پھر انھیں اس آن
پینے بھی نہ پایا تھا کوئی گھونٹ وہ ذیشاں — پانی میں جدا ہو کے گرے گوہر دنداں
فرمایا کہ ثابت ہوا پیاسے ہی مرینگے
اب ساقیِ کوثر ہمیں سیراب کرینگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

دشمن تو کئی سو تھے یہ بے یار و مددگار برچھی کبھی پڑتی تھی کبھی پڑتی تھی تلوار
اندوہ پہ اندوہ تھے آزار پہ آزار بس یاس سے اِک ایک کا مُنہ تکتے تھے سرکار
بازو کو ستمگار جو باندھے تھے رسن سے
فوارہ خوں چھٹتا تھا ہر زخم بدن سے

القصہ لبِ بام جو لایا انھیں سفاک تر ہو گیا آنسوؤں سے مسلمؑ کا رخِ پاک
فریاد سوئے کعبہ کی با دلِ غمناک روحی لفداک اے سبب سید لولاک
کرتا ہے سفر خلق سے غمخوار تمہارا
موقوف ہے تا حشر یہ دیدار تمہارا

فرما کے یہ گردن طرفِ قبلہ جھکائی شمشیر جفا کار نے چمکا کے اُٹھائی
آواز یہ مخدومۂ کونین کی آئی! مرتا ہے مرا لال مرے بچہ کی دُہائی
اس ظلم سے باز آ جو خدا کا تجھے ڈر ہے
ظالم سرِ مسلمؑ پہ مرا ہاتھ سپر ہے

میرے لئے محشر کے دن سے یہ نہیں کم تربت سے میں نکلی ہوں لئے لاشۂ محسنؑ
مظلوم کو تو قتل تو کرتا ہے ولیکن بن باپ کے ہو جائیں گے بچے کئی کمسن
خوں سر پہ نہ لے چھوڑ دے آوارہ وطن کو
کر رانڈ نہ تو بانوئے دلاور کی بہن کو!!!

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زہراؑ نے کئی بار تڑپ کر یہ پکارا — کیا دل تھا کہ مطلق نہ ڈرا وہ ستم آرا
ظالم نے کئی ضرب میں سر تن سے اتارا — پھٹتا ہے جگر اب نہیں گویائی کا یارا

لکھا ہے چلا سے کے جو قاتل سر مسلمؑ
کوٹھے کے تلے پھینکدیا پیکر مسلمؑ

سب زخم بدن پھٹ گئے مقتول جفا کے — اک چوٹ لگی دل پہ رسول دوسرا کے
گونج میں حیدرؑ نے لیا لاش کو آکے — یہ بین کئے فاطمہؑ نے اشک بہا کے

اے بے وطن راہ صابر و شاکر ترے صدقے
بیکس بے مرے مظلوم مسافر ترے صدقے

مسلمؑ تری تربت پہ سدا رحمت اللہ ہوئی زہراؑ — مسلمؑ تری [illegible] اس بن پہ قربان ہوئی زہراؑ
مسلمؑ ترے مرجانے سے نالاں ہوئی زہراؑ — ماتم میں ترے بال کھلے گریاں ہوئی زہراؑ

[illegible]
تو بے کفن و گور رہے [illegible]

جس دل کی وصیت بھی بجا لا نہ سکا [illegible] — فرزند گئے تیرے وطن سے مجھے سچ اللہ
مولا تمہارے بعد [illegible] — [illegible] پھر سکے [illegible]

[illegible]

Presented By: www.jafrilibrary.com

[illegible]

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۶

شہادت پسران حضرت مسلمؑ

پردیس میں مسلمؑ کے یتیموں پہ جفا ہے — دریا پہ لئے قتل عدو لیکے چلا ہے
چھوٹا تو بڑے بھائی کا منہ دیکھ رہا ہے — زور اُس کو مدد کا نہیں مشغول بکا ہے
بے رحم کے قابو میں ہیں دو نازوں کے پالے
ہر سو نگراں ہیں کہ کوئی آکے بچا لے

چھوٹے کو بڑا بھائی ہے بڑھ بڑھ کے بچاتا — ہر بار ہے مشفق کی طرح بیچ میں آتا
رو دیتا ہے کچھ کہنے کا موقع نہیں پاتا — بے ساختہ اک بات زباں پر ہے یہ لاتا
سن حال غریبوں کا خدا کے لئے دم لے
اب ہم ترے گھر میں کبھی آئیں تو قسم لے

کچھ گھر میں ترے چین نہیں پایا ہے ایسا — توڑا ہے فقط پانی سے فاقہ کئی دن کا
خود آئے نہیں کی تری زوجہ نے تمنا — حجرے میں نمازیں ہیں پڑھیں اور کیا کیا
ہم بچے ہیں تو اپنی بزرگی پہ عمل کر
تقصیر جو کچھ ہم سے ہوئی ہو وہ بحل کر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ جرم ہے بس جو چھپے آگئے ہیں ترے گھر — تجھ سے ملے ہیں شب کو بھی بیدار برابر
کرتے تھے بچھونا گیسو کھینچے تیلی لگی ہم پر — تکلیف بہت دے چکا اب چھوڑ ستمگر
جنگل میں کہیں بیٹھ کے ہم روئیں گے ظالم
منھ کر کے ترے گھر کو نہ اب بیٹھیں گے ظالم

سنتا نہ تھا مظلوموں کی اک بات ستمگر — دیتے تھے صدا زوجہ حارث کو یہ بڑھ کر
یہ جانتے تو ہم کبھی آتے نہ ترے گھر — مہمانوں کو اپنے تو بچاتی نہیں مادر
چھڑوا دے ہمیں پکڑے ہوئے زلفوں کو عدو ہے
اماں نہیں بابا نہیں جو کچھ ہے سو تو ہے

بالوں کو بکھیرے ہوئے وہ مومنہ تھی ساتھ — مظلوموں کو ظالم سے چھڑاتی تھی وہ خوش ذات
کہتی تھی خدا کے لئے کیا کرتا ہے بدذات — گہ پاؤں پہ سر رکھتی تھی گہ باندھتی تھی ہاتھ
بس بس کہ زمیں اب تو الٹی جاتی ہے ظالم
زہرا مجھے سر ننگے نظر آتی ہے ظالم

وہ بولا اسیران دونوں کے لے جائیں گے جب ہم — دیگا دو ہزار ابن زیاد اس گھڑی درہم
وہ بولی اگر طالب دولت ہے تو اظلم — لے فاطمہؑ کے نام پہ میں بیچتی ہوں اس دم
اس دولت کم کیلئے پھرتا ہے خدا سے
درہم دو ہزار اور یہ عیوض کے لے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ظالم نے تہہ تیغ کیا زوجہ کو اُس آن — یا فاطمہؑ کہہ کر ہوئی زہراؑ پہ وہ قرباں
دریا پہ عدو لایا انھیں پکڑ کے گریباں — دی تیغ غلام حبشی کو وہاں عریاں
غصّے سے کہا دونوں کو انگلی سے اٹھا کر
ہاں کاٹ گلے سر اُن کے کنارے پہ تو جا کر

تلوار کو چمکا کے بڑھا وہ حبشی آہ! — یہ تیغ تلے سر کو جھکا کے ہوئے ہمراہ
لکھا ہے کہ تھا وہ حبشی مردِ حق آگاہ — رستے میں خطاب اُس سے کیا دونوں نے ناگاہ
ہمشکل بلالِ شہِ لولاک کا تو ہے
سچ کہہ کہ پیمبرؐ کا محب ہے کہ عدو ہے

وہ بولا نبیؐ پر سے فدا ہوں بدل و جاں — جھک کے کہا دونوں نے ارے ہم ہوئے حیراں
عترت کا تو قاتل ہے نبیؐ پر سے ہے قرباں — وہ بولا پیمبرؐ کے عزیز اب ہو تم ہاں
تقصیر ہوئی توبہ! یہ پہلے نہ سُنا تھا
حارث کا بُرا ہو مجھے واقف نہ کیا تھا

پھر غصّے سے حارث کی طرف پھینک دی تلوار — بے وار لگائے ہی وہ دریا ہوا پار
حارث نے کہا ہو گیا آقا سے تو بیزار — وہ بولا خدا سے تو نہیں پھر گیا تنہا
کیا حکم خدا سے بھی ترا حکم سوا ہے
میں تجھ سے پھرا ہوں کہ خدا تجھ سے پھرا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرزند کو دی حارثِ ملعون نے تلوار اور بولا کہ سر کاٹ لے ان دونوں کے اکبار
وہ بولا کہ مجھ سے یہ نہیں ہوئیگا زنہار یہ تو ہی ہے بدبخت سیہ رو و جفا کار
حارث تو پدر کس کا؟ شقیؔ ازلی ہے
ماں فاطمہؑ ہے مومنوں کی باپ علیؑ ہے

تو کور ہے ظالم نظر آئے تجھے کیونکر لے دیکھ نبیؐ روتے ہیں دریا پہ کھلے سر
یہ سنکے اٹھا حارثِ ملعون و ستمگر ظالم نے کہا مجھکو نہیں خوفِ پیمبرؐ
اک تیغ تلے دونوں برادر کو بٹھا کر
سر کاٹا بڑے بھائیؑ کا چھوٹے کو دکھا کر

سر پاس رکھا لاش کو دریا میں بہایا بھائیؑ کے گلے کا جو لہو خاک پہ پایا
الفت سے برادر کا لہو جوش میں آیا تب جوڑ کے ہاتھ اپنے یہ قاتل کو سنایا
لو پونچھوں یہ لہو کرتے سے تلوار جھکا دے
لوٹوں بڑے بھائیؑ کے لہو میں جو رضا دے

وہ بولا کہ ہو شوق سے غلطاں تجھے کیا ڈر بھائیؑ کے لہو میں وہ لگا لوٹنے گر کر
کہتا تھا بڑے بھائیؑ کہاں ڈھونڈے برادر ہم تو ابھی بیٹھے ہوئے تھے تیرے برابر
کس نے ہی نصیب ایسے الٹتے ہوئے دیکھا
بھائیؑ نے گلا بھائیؑ کا کٹتے ہوئے دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگاہ غضب و طیش سے حارث یہ پکارا
بس لوٹ چکے اٹھو کہ سر کاٹوں تمہارا
اٹھ بیٹھا کہا جلد گلا کاٹ ہمارا
سر کاٹ کے دریا میں جو تن ڈالا قضارا
مردے نے کہا اوئے ہوئے دل کے الم دے
اے بحر مجھے بھائی کے لاشے سے ملا دے

وہ لاشہ بھی تھا منتظر لاشِ برادر
نے غرق ہوا تھا نہ بہا تھا تن بے سر
اللہ کی قدرت سے وہ تھا پانی کے اوپر
اور ہائے اخی کہتا تھا ہر بار تڑپ کر
بہہ کر جو کنارے سے یہ خونیں کفن آیا
پھیلائے ہوئے ہاتھوں کو اُس کا بدن آیا

سینہ پہ رکھا سینہ جگر رکھا جگر پر
دو ہاتھ مدینے کی طرف اٹھے برابر
حق سے یہ دعا کی کہ بچے اکبرؑ و اصغرؑ
شبیرؑ کی اب خیر ہو ہم تو ہوئے بے سر
مادر کو بھلا دیجیو اب یاد ہماری
لے لیجیو جلاد سے تو داد ہماری

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۰

شہادت پسرانِ حضرت مسلمؑ

دربار میں جب کٹ کے یتیموں کے سر آئے ۔۔۔ ڈوبے ہوئے دو چاند لہو میں نظر آئے
غل پڑ گیا مسلمؑ کے یہ لختِ جگر آئے ۔۔۔ غربت زدہ و بے وطن و بے پدر آئے
شمشیرِ ستم چل گئی ان نوحہ گروں پر
کیا بیکسی دنیا میں برستی ہے سروں پر

حاکم سے یہ تب کہنے لگا حارث بدکام ۔۔۔ سر بچوں کے لایا ہوں ملے خلعت و انعام
پہچان لے مسلمؑ کے پسر ہیں یہی گلفام ۔۔۔ یہ وہ ہیں جو زنداں سے بھاگے تھے سرِ شام
میں ڈھونڈھتا پھرتا تھا نہ ہاتھ آتے تھے دونوں
پلٹے تھے جدھر راہ نکل جاتے تھے دونوں

حاکم نے کہا تو نے کہاں پھر انھیں پایا ۔۔۔ تاریکیٔ شب میں نظر آتا نہیں سایا
وہ جوڑ کے ہاتھوں کو سخن لب پہ یہ لایا ۔۔۔ زوجہ نے مری تھا انھیں حجرے میں چھپایا
میں کہتا تھا دل میں کہ کہاں جا کے چھپے ہیں
اس کو نہ خبر تھی مرے گھر آکے چھپے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

از بسکہ تھکا تھا مجھے نیند آگئی اس دم   کیا دیکھتا ہوں عالم رویا میں بصد غم
اک حجرے میں دو طفل نظر آتے ہیں باہم   سر پیٹ کے کہتے ہیں وہ بادیدۂ پُرنم
آفت میں پھنسے ہم در زنداں سے نکل کے
معلوم ہوا پڑ گئے پھندے میں اجل کے

چلائے جو وہ ہائے پدر کہہ کے دل افگار   تھا نیند میں یا آنکھ مری کھل گئی اک بار
خوش ہو گیا میں طالع خفتہ ہوئے بیدار   بستر سے اٹھا ہاتھ میں کھینچے ہوئے تلوار
اک حجرے میں مسلم کے وہ پیارے نظر آئے
بالائے زمیں عرش کے تارے نظر آئے

جکڑا ہوا جب انھیں رسی میں تو کرتے تھے یہ فریاد   مہماں ترے گھر آئے ہیں ہم بیکس و ناشاد
بن باپ کے ہیں ہم یہ ترس کھا ستم ایجاد   لے منتیں کرتے ہیں کی چھوڑ دے جلاد
کر رحم کہ معصوم ہیں دکھ پائے ہیں ظالم
ہم چھپ کے تو دامن میں ترے آئے ہیں ظالم

میں نے کہا تم دونوں کے بابا کا ہے کیا نام   رو کر کہا کہتے ہیں انھیں مسلم ناکام!
بے جرم و خطا ان کے گلے پر چلی صمصام   ہم جب سے چھٹے باپ سے ہم کو نہیں آرام
دہشت سے تری سینہ میں دل ہلتے ہیں ظالم
اب ڈھیلی رسن کر کہ گلے چھلتے ہیں ظالم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سنتے ہی معصوموں پہ غصّہ مجھے آیا　　حجرے سے انھیں کھینچتا دالان میں لایا
ان دونوں نے جو ظلم نہ دیکھا تھا دکھایا　　مجرم کی طرح باندھ دیا رحم نہ کھایا
باہر انھیں لے آیا جو زلفوں کو پکڑ کر
استادہ کیا چوب سے رسّی میں جکڑ کر

جب لے کے چلا گھر سے انھیں قتل کی خاطر　　زوجہ نے یہ کہہ کر مرے پاؤں پہ رکھا سر
مہماں مرے گھر آئے ہیں یہ دونوں مسافر　　لے ان کے عوض کاٹ لے سر میرا جابر
تقصیر جو کچھ ان سے ہوئی ہو وہ بحل کر
ہے ہے مجھے مہمانوں کے منہ سے نہ خجل کر

یہ کہتے جو بچوں کو چھڑانے لگی اک بار　　جھنجھلا کے یہیں بولا تجھے کیا اس سے سروکار
جا دور ہو کہنا ترا مانوں گا نہ زنہار　　میں قتل کروں گا یہ ہیں حاکم کے گنہگار
اب حلق سے معصوموں کے شمشیر ملے گی!
سر ان کے دکھاؤں گا تو جاگیر ملے گی

سمجھا نا وہ ہرگز نہ مرا دھیان میں لائی　　جھنجھلا کے اسے تیغ ستم اس نے لگائی
اک وار میں ساعد سے گری کٹ کے کلائی　　چلّا کے لگی دینے پیمبرؐ کی دہائی
ہے ہے مرے آقا مری امداد کو پہنچو
اے شاہ غریباں مری فریاد کو پہنچو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جب مار چکا اس کو تو معصوموں کو کھینچا — پکڑے ہوئے زلفیں انھیں لایا لبِ دریا

رو کر کہا بچوں نے ہمیں قتل نہ کرنا — مارے گا جو ہم کو ترے کیا ہاتھ لگے گا

بیکس ہیں مسافر ہیں اور آوارہ وطن ہیں

یہ کیا ہے سزا ہم کہ گرفتار محن ہیں

کر رحم ستمگار غریبی پہ ہماری — دے دے گا صلہ اس کا تجھے خالق باری

لے آنکھ نہ دکھلا ہمیں اب کیجے زاری — چلکر سر بازار ہمیں بیچ لے ناری

بچ جائیں گے ہم خلعت و زر پائیگا ظالم

گر قتل کیا ہم کو تو پچھتائے گا ظالم

یہ سُن کے بڑھا جونہی وہ کھینچے ہوئے تلوار — پہلو میں برادر کے برادر گرا اک بار

میں چھاتی پہ اک طفل کے آخر ہوا اسوار — جب حلق پہ بچے کے رکھا خنجر خونخوار

اک حشر بپا ہو گیا خنجر کے چلے پر

بھائی نے گلا رکھ دیا بھائی کے گلے پر

کچھ نہ سُنا جس نے پھیر دیا خنجر خونخوار — سر کاٹ لیا رہ گئے روتے وہ دلِ افگار

اور دونوں کے تن پھینکدیئے نہر میں اک بار — دریا کی ترائی سے ہوئے ہاتھ نمودار

سر پیٹتے ہاتھوں سے پیمبر نظر آئے!

آغوش میں مسلم کے وہ دلبر نظر آئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

آمدِ محرّم!

کیا آمدِ ہلالِ محرّم کا شور ہے ارض و سما میں شیون و ماتم کا شور ہے
فوجِ ملائکہ میں اسی غم کا شور ہے برپا ہے حشر دیدۂ پُرنم کا شور ہے
ہونی ہے قبر فاتحِ بدر و حنین کی
آتی ہے ہر طرف سے صدا شور و شین کی

ہر جا بپا ہے ماتمِ سلطانِ بحر و بر کعبہ سیاہ پوش ہے حجاج نوحہ گر
ہے چاہ میں حسینؑ کے زمزم کی چشم تر خم بارِ رنج و غم سے ہے محراب کی کمر
ساماں ہے ماتمِ شہِ عالم پناہ کا
اُٹھتا ہے غُل زمیں سے فریاد و آہ کا

ماتم کہیں یہ ماتمِ یحییٰ سے ہے فزوں جو اہلِ دیں ہیں ان کا جگر ہو گیا ہے خوں
بارِ الم سے کاہکشاں بھی ہے سرنگوں پہنا ہے چرخِ پیر نے ملبوسِ نیلگوں!
ہر دل حزیں ہے چشم ہر اک گریہ ناک ہے
محبوبِ کبریا کا گریبان چاک ہے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

غم سُن شش جہت میں خاص آلِ عبا کا ہے / غُربیاں سر جناب رسولِ خدا کا ہے
تیغِ الم سے چاک جگر مجتبیٰ کا ہے / غم وادیٔ السلام میں وا غربا کا ہے
وہ چشم کونسی ہے جو اس غم میں نم نہیں
یہ ماہ کربلا میں قیامت سے کم نہیں

رو لو عزائے شہ میں کہ درپیش ہے اجل / معلوم کیا ہے آج کہ جیتے رہیں گے کل
اس عمرِ بے ثبات پہ تکیہ ہے بے محل / جائے گا کچھ نہ ساتھ لحد میں بجز عمل
یاں مجلسِ عزا میں جو آنسو بہائیں گے
ان آنسوؤں کی قبر میں لذت اٹھائیں گے

نعمت ہے مومنوں کے لئے مجلسِ عزا / نوحہ کہیں ہے اور کہیں ہوتا ہے مرثیا
سُن سُن کے حالِ قتلِ شہِ مشرقین کا / ہوتا ہے شور وا حسنا و حسین کا!
دل ٹکڑے ہوتے ہیں شہِ بیکس کے نام سے
روتے ہیں سب لپٹ کے ضریحِ امام سے

اس بزم میں شریک رسولِ خدا بھی ہیں / ساتھ اُن کے اولیا بھی ہیں اور انبیا بھی ہیں
نالاں پسر کے حال پہ مشکلکشا بھی ہیں / تھامے ہوئے جگر حسنِ مجتبیٰ بھی ہیں
سُن سُن کے مرثیہ کو یہ رقت جو ہوتی ہے
تم سب کے ساتھ روحِ ائمہ بھی روتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ دن وہ ہیں کہ کانپتا ہے عرشِ ذوالمنن — ماتم سرا ہے فاطمہؑ کو خلد کا چمن
سوتے ہوئے گھروں سے نکلتے ہیں مرد و زن — آوارہ دشت و کوہ میں ہیں سرورِ زمن
سیّد پہ یہ وطن پہ عجب ظلم و جور ہے
ابنِ معاویہ کا تہِ چرخ دَور ہے

یثرب میں خاک اُڑتی ہے بطحا اُداس ہے — محبوبِ ذوالجلال کا روضہ اُداس ہے
شبیرؑ ہیں سفر میں مدینہ اُداس ہے — گھر سائیں سائیں کرتا ہے صغرا اُداس ہے
اُمت پہ شاہ جاتے ہیں قربان ہونے کو
شیرِ الٰہ نکلے ہیں تربت سے رونے کو

وہ دھوپ ہے کہ جس میں ہرن ہوتے ہیں سیاہ — تپتی ہے یوں زمین کہ اللہ کی پناہ
کھیتوں میں خاک اُڑتی ہے اور خشک ہے گیاہ — بے سایہ ایسی دھوپ میں ہے فاطمہؑ کا ماہ
صحرائے پُر خطر ہے نہ دریا نہ بستی ہے
گرمی ہے یا کہ آگ فلک سے برستی ہے

گرمی کی وہ فصل اور مہینوں کا وہ سفر — بچوں کا ساتھ رنجِ وطن دھوپ کا ضرر
ڈر قتل کا کہیں کہیں لٹنے کا ہے خطر — سب جاگتے ہی جاگتے ہو جاتی ہے سحر
اک اک قدم پہ لاکھ طرح کے ہراس ہیں
چہرے بہادرانِ عرب کے اداس ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سہتے ہوئے سفر کی اسی طرح سختیاں — جاتے تھے کربلا کو شہنشاہ انس و جاں

جو چرخ پر ہلال محرم ہوا عیاں — حسرت سے دیکھنے لگے شہ سوئے آسماں

معلوم سرِ حق تھے جو زہرا کے لال کو

روئے امام پڑھ کے دعائے ھلال کو

عمامہ رکھ کے ہاتھوں پہ کرنے لگے دعا — فرمایا اے رحیم ترے نام کے فدا

امیدوار لطف و عنایت رہا سدا — اب آرزو ہے تیغ سے کٹ جائے یہ گلا

پھر گھر میں اس سفر سے نہ جانا نصیب ہو

مولا تری جناب میں آنا نصیب ہو

مجرے کو آئے شہ کے رفیقانِ ماہ رو — دیکھا نگاہ مہر سے حضرت نے چار سو

اکبر پہ جب پڑی نظر شاہ نیک خو — برچھی جگر پہ چل گئی دل ہو گیا لہو

موتی سے اشک چاند سے چہرے پہ ڈھل گئے

زہرا کے آفتاب کے آنسو نکل پڑے

رونے پہ شہ کے رونے لگے خویش و اقربا — اتنے میں آکے شاہ سے فضہ نے یہ کہا

ہے منتظر حضور کی واں بنت مرتضیٰ — یہ سن کے آیا خیمہ میں زہرا کا مہ لقا

قدموں سے بنت شاہ مدینہ لپٹ گئی

تسلیم کر کے شہ سے کلیجہ پلٹ گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ بلائیں لے کے ہوئی بھائی پر فدا دی تہنیت ہلال کی اور ہنس کے یہ کہا
قائم رہے جہان میں اقبال آپ کا حسرت ہمارے دل کی بھی بر لائے کبریا
خالق کرے کہ ایسا مبارک یہ ماہ ہو
جو اس مہینے میں ترے اکبرؑ کا بیاہ ہو

اک آہ سرد زینبؑ نے بھری سن کے یہ سخن گھبرا کے بولی تب وہ اسیرِ غم و محن
کیوں بھائی خیریت تو ہے قربان ہو بہن یہ ماہ کس طرح کا ہے یا سرورِ زمن
جو آپ میری بات پہ مغموم ہوتے ہیں
دیکھا ہے جب سے چاند اسی دم سے روتے ہیں

بولے بہن سے رو کے یہ سلطانِ کربلا آنکھوں کے آگے پھرتا ہے سامانِ کربلا
ہم ہوں گے اس مہینے میں مہمانِ کربلا سادات سے بھرے گا بیابانِ کربلا
جنگل چمن بنے گا مرے گلعذاروں سے
چمکے گی ارضِ ماریہ زہراؑ کے تاروں سے

روئیں گے انبیائے سلف اس مہینے میں بیٹھیں گے سر کو شاہِ نجف اس مہینے میں
دلِ چاک ہوں گے مثلِ صدف اس مہینے میں بچوں کی جانیں ہوں گی تلف اس مہینے میں
گھر بے چراغ ہوگا جنابِ بتولؑ کا
ڈوبے گا بحرِ خوں میں سفینہ رسولؑ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

آمد ماہ محرّم

لو اہل عزا پھر الم و غم کے دن آئے | سر پیٹو کہ مظلوم کے ماتم کے دن آئے
پھر آئی قیامت کہ محرم کے دن آئے | پھر فصل عزا شہ عالم کے دن آئے
پھر غم سے بھڑکنے لگی آتش جگروں میں
پھر تعزیئے رکھے گئے شیعوں کے گھروں میں

لاکھوں سے بہتر کے لڑائی کے یہ دن ہیں | سادات پہ آفت کے تباہی کے یہ دن ہیں
زینب سے برادر کی جدائی کے یہ دن ہیں | زہرا کے بھرے گھر کے صفائی کے یہ دن ہیں
بیوارثوں سے وارثوں کا ساتھ چھٹتا ہے
زہرا کا بھرا گھر انھیں روزوں میں لٹتا ہے

اس طرح سے ابلاودئی صادق نے لکھا ہے | داخل ہوئے جب کرب و بلا میں شہ والا
اسلام ہوئے شبیر رفیقوں سے یہ گویا | اس جا پہ کرو خیمۂ سادات کو برپا
ہر حلق سے یاں خون کا فوارہ چھٹے گا
یہ وہ ہے زمیں جس میں مرا باغ لٹے گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اُترے فرسِ خاص سے صفدر ملکِ یہ ثر در ۔ اِستادہ ہوئے خیمۂ ناموسِ پیمبرؐ !
صحرا کی طرف دیکھ کے خوش ہوگئے اکبرؑ ۔ دریا پہ ٹہلنے لگے عباسؑ دلاور

شہ بولے ہوا نہر کی بھائی تمہیں بھائی
ہاں شیر ہو دریا کی ترائی تمہیں بھائی

داخل ہوئے جب خیموں میں ناموسِ پیمبرؐ ۔ کرسی پہ ہوئے جلوہ فگن سرورِ شہ صفدر
فرمانے لگے شاہ رفیقوں سے یہ رو کر ۔ اے بھائیو اب کہتا ہے یہ دلبرِ حیدرؑ

برکریں یہاں ظلم ستم ایجاد کریں گے
اب حشر تلک ہم اسی صحرا میں رہیں گے

پھر رو کے یہ فرمانے لگے بادلِ مضطر ۔ لٹ جائے گا یاں فاطمہؑ زہرا کا بھرا گھر
ترسے گی یہاں پانی کو اولادِ پیمبرؐ ۔ پیاسوں کے گلے کاٹیں گے میداں میں ستمگر

گھر کیں گے ستمگار جو روئے گی سکینہؑ
اس دشت میں بن باپ کی ہوگی سکینہؑ

لاشے بھی غریبوں کے یہاں ہوں گے پامال ۔ تیروں سے کسی ماں کا جگر ہوئیگا غربال
اور خون سے ساداکے ہوگی یہ زمیں لال ۔ نکلے گی کوئی کہتی ہوئی ہائے مرا لال

عاشور کو سر برہنہ سیدانیاں ہوں گی
پیاسوں کی اسی نہر پہ قربانیاں ہوں گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

آفت کہے مصیبت کہے قیامت کہے یہ ہیں دن　　ان روزوں میں خوشی ہو یہ کسی کو نہیں ممکن

رکھیں گے ہم تعزیہ ہر شہر کے ساکن!　　اکبر کو جواں ڈھونڈیں گے معصوم کو کمسن

بھولیں نہ ہمیں ایسے نہیں غمخوار ہمارے

ہوئیں گے سیاہ پوش عزادار ہمارے

منظور ہمیں شیعوں کی ہے عقدہ کشائی　　عباس کو روئیں گے جو مر جائے گا بھائی

ہو گی جو کسی باپ سے بیٹے کی جدائی　　دھیان آئے گا اکبر نے سناں سینہ پہ کھائی

جب اپنے لئے آپ فریاد کریں گے

وہ داغ کلیجے کا مرے یاد کریں گے

بھائی سے یہ فرمانے لگے پھر شہ صفدر　　اے میرے اخی اے پسر ساقیٔ کوثر

عباس یہ اولاد سے کہو جا کر　　کرتا ہے طلب تم کو جگر بند پیمبر

بھیجا ہے یہاں مجھ کو وصی ابن ولی نے

تم سب کو بلایا ہے حسین ابن علی نے

یہ سن کے روانہ ہوئے عباس علمدار　　اس سمت کے لوگوں کو بلا لائے پھر اک بار

ہمراہ تھیں عورتیں با دیدۂ خونبار　　اور ساتھ تھے ماں باپ کے اطفال وفادار

غم میں شہ مظلوم کے جاں کھوتے تھے بچے

سر پیٹتے تھے ہاتھوں سے اور روتے تھے بچے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نزدِ دشت مظلوم جو وہ قافلہ آیا — سب عورتوں کو شہ نے پس پشت بٹھایا
اور دہنی طرف شاہ نے بچوں کو بلایا — پھر سامنے مردوں کو بلا کر یہ سنایا
تقریر سنو دل سے یہ فرزند علیؑ کی
کچھ تم سے وصیت ہے حسینؑ ابن علیؑ کی

کہتا ہے یہ تم سے خلفِ ساقیٔ کوثر — جس روز کہ پھر جائے مرے حلق پہ خنجر
اس روز خبر لیجیو تم سب مری آکر — اور کھودنا تربت مری از بہر پیمبرؐ
مظلوم سے سید سے نہ منہ موڑیو یارو
بے گور مری لاش نہ تم چھوڑیو یارو

ایک اور وصیت یہ تمہیں کرتا ہے شبیرؑ — سن لیں اسے سب طفل و زن و مرد و جوان پیر
آئیں جو زیارت کو مری زائرِ دلگیر — تکلیف نہ دینا اسے ہو کیسی ہی تقصیر
محسن ہو جو دلداریٔ مہمان کرو گے
مجھ پر بھی پیمبرؐ پہ بھی احسان کرو گے

رونے لگے وہ سنتے ہی یہ شاہ سے روداد — کی عرض بجا لائیں گے آنکھوں سے یہ ارشاد
ہم جانتے تھے ہو گی زمیں آپ سے آباد — افسوس کہ گھر فاطمہؑ کا ہوگا برباد
یہ امر ہمارے لئے کیونکر نہ زبوں ہو
افسوس کہ بستی میں سادات کا خوں ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رونے لگا یہ سُن کے اسد اللہ کا جایا — عورات کو پھر سامنے حضرت نے بلایا

جب سامنے وہ آئیں تو رو کر یہ سُنایا — اے بی بیو! کہتا ہے یہ اب غم کا ستایا

بیکس ہوں مسافر ہوں دلبند نبی ہوں

زہرا کا جگر بند ہوں فرزند علیؑ ہوں

مردوں کو تمہارے جو نہ منظور نظر ہو — یعنی کہ انھیں حاکم بے رحم کا ڈر ہو

جس وقت تمہیں میری شہادت کی خبر ہو — لازم ہے کہ اس آن ہر اک خاک بسر ہو

تم فاطمہؑ کی روح کو مغموم نہ رکھنا

ہم کو کفن و گور سے محروم نہ رکھنا

مظلوم کی بیکس کی وصیت نہ بھلانا — سب مل کے مرے گور غریباں کو بسانا

اے بی بیو! خود ہاتھوں سے لاشوں کو اُٹھانا — مظلوم سمجھ کر مجھے تربت میں لٹانا

عریاں نہ رہیں گی وطن آواروں کی لاشیں

چھپ جائیں گی مٹی میں دل افگاروں کی لاشیں

عورات کو جس وقت یہ حضرت نے سُنایا — بیتاب ہُوئیں رونے کا اک شور مچایا

چلّاتی تھیں سر پیٹ کے کہ فریاد خدایا — مرقد میں لعینوں نے محمدؐ کو ستایا

دیکھی گئی حالت نہ شہ عرش نشیں کی

بس اُٹھ کے کھڑے ہو گئے بالیں پہ شہ دیں کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتی تھیں کہ یارب شہِ والا کو بچانا | شبیرؑ کے لاشے پہ نہ زینبؑ کو رُلانا
ناموسِ شہنشاہ کو بیوہ نہ بنانا | شہزادئ ایراں کو کھلے سر نہ پھرانا
ہوں شادیاں شاہنشہ خوش ذات کے گھر میں
بچھیں صفیں ماتم کی نہ سادات کے گھر میں

بچوں سے یہ پھر کہنے لگے سیدِ ابرار | اے بچو! شہِ نور سے ہے درد کی گفتار
کہتا ہے یہ تم سے یہ حیدرؑ کرار! | بے جرم و خطا قتل کریں گے یہاں کفار
سر تن سے اُتاریں گے جگر بندِ نبیؐ کا
گھر لوٹیں گے جنگل میں حسینؑ ابنِ علیؑ کا

ڈر جائیں جو بے دیں تو ماں باپ تمہارے | اور گھر میں وہ پوشیدہ رہیں خوف کے مارے
بے خوف چلے آئیو لاشے پہ ہمارے | بچو یہاں پہنچیو تم گور کنارے
تم حاکمِ بے رحم کا کچھ پاس نہ کرنا
اور دفن میں سادات کے وسواس کرنا

بچو یہ وصیت نہ مری دل سے بھلانا | ایک ایک کفِ دست میں تم خاک اُٹھانا
اس خاک کو لاشوں پہ غریبوں کی گرانا | مٹی میں شہیدوں کے تنِ زار چھپانا
کام آئیو جان اسد اللہ سمجھ کر
تم کنبہ بیٹی کا ہیں اللہ سمجھ کر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

مرثیہ نمبر ۲

قافلۂ امام حسینؑ کی کربلا میں آمد

طے کر چکے حسینؑ جو راہِ ثواب کو | مقتل نظر پڑا شہِ گردوں رکاب کو
الفت جو تھی وہاں کی خاک سے تھی اُس جناب کو | اِک عیش ہو گئی خلفِ بوتراب کو!
دل مثلِ غنچہ وا تھی ہوا کھل کے کھل گیا
رستہ ریاضِ خلد میں جانے کا مل گیا

کی سرو بوستانِ حسنؑ نے یہ گفتگو | آتی ہے اس زمیں کے گلوں سے دلہن کی بو
اکبرؑ یہ بولے تھی ہمیں صحرا کی آرزو | عباسؑ سے یہ کہنے لگے شاہِ نیک خو
ہاں کونسی جگہ تمہیں بھائی پسند ہے
اُس شیر نے کہا کہ ترائی پسند ہے

دریا کو دیکھ دیکھ کے لہرا رہا ہے دل | پانی بھی خوشگوار ہوا بھی ہے معتدل
مولا قدم پکڑتے ہیں کچھ یہاں آب و گِل | بہتر ہے گر خیام ہوں ساحل کے متصل
پانی سے ہاتھ منہ کو سبزہ نہار دھونے لگے
بچے بہت تھے پیاسے بہ عباسؑ کو دینے لگے

Presented By: www.jafrililibrary.com

فرمایا شہ نے خیر جو اللہ کی رضا — موقع ہو جس جگہ وہیں خیمہ کرو بپا
آرام سے غریب مسافر کو کام کیا — رہتے ہیں دھوپ میں بھی بہت بندۂ خدا
دو چار دن میں عمر کی مدت تمام ہے
میداں سے پھر غرض ہے نہ دریا سے کام ہے

زینبؑ نے جب سرورِ دیں سے سنے کلام — محمل سے لو لکاری کلیجہ کو تھام تھام
کیوں چلتے چلتے آپ نے یاں روکی لگام — بھیّا ادھر تو آؤ یہ ہے کونسا مقام
بستی بھی ہے کوئی کہ یہی ایک نہر ہے
اس دشت پُر خطر میں اُترنا تو قہر ہے

پوچھو کسی سے مسلمِ مظلوم کی خبر — تربت بنی غریب مسافر کی ہے کدھر
بچوں کے اُس کے کیا یہیں کاٹے گئے ہیں سر — لاشے بہا دیے اسی دریا میں کھینچ کر
رنج و غم و الم کی گھٹا دل پہ چھائی ہے
اماں کے بیٹے کی صدا مجھکو آئی ہے

یوں نہر کی ترائی میں جیسے کوئی لوٹ کر — مرتا ہے جس طرح سے کوئی نوجواں پسر
صاف آتی ہے صدا کہ فدا تجھ پہ ہو پدر — یاں تجھ سا ہوگا تو اے عباسؑ نامور!
وسواس کا مقام ہے جا یہ قلق کی ہے
پہچانی ہوئی یہ صدا شیرِ حق کی ہے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولے رشتہ زمن | اُترو یہیں کہ خوف کی جاگہ نہیں بہن!
یہ نہرِ علقمہ ہے یہ ہے کربلا کا بَن! | آئے اسی کے شوق میں ہم چھوڑ کر وطن
رہنے میں اس جگہ کے ضرر کیا فقیر کا
خیمہ یہاں لگا تھا جنابِ امیرؑ کا

یہ سُن کے بنتِ فاطمہؑ نے کی جگر سے آہ | بولیں یہ کربلا ہے تو لو ہم ہوئے تباہ
ہے ہے حسینؑ کو نہ ملے گی کہیں پناہ | ڈوبے گا بحرِ خوں میں دو عالم کا بادشاہ
سر پر اُڑائی بیبیو اس سرزمیں کی خاک
شیشے میں رکھ گئے ہیں محمدؐ یہیں کی خاک

اُترے سفر سے حضرتِ عباسؑ نیکنام | بٹھلائے اونٹ خیمے کے تب کھینچ کر زمام
فرزند چاہتے تھے کہ برپا کریں خیام | تلواریں کھینچے کھٹ سے یہ آ پہنچی فوجِ شام
زینبؑ کے دل پہ ظلم کی شمشیر پھر گئی
شہ کی نظر میں موت کی تصویر پھر گئی

گھوڑے بڑھا بڑھا کے لعینوں نے یہ کہا | بتلاؤ کس نے حکم اترنے کا یاں دیا
ہٹ جاؤ ابنِ سعد کے خیمہ کی ہے یہ جا | ڈھونڈو کنویں کہیں تمہیں دریا سے کام کیا
گرمی میں بند ہووے گا پانی امام پر

Presented By: www.jafrililibrary.com

ہوگا نہ قُل ہوا کا گذر اس مقام پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

برہم ہوئے یہ سنتے ہی عباسؑ خوش خصال | غازی کو شیرِ حق کی طرح آ گیا جلال
قبضہ پہ ہاتھ رکھ کے یہ بولا علیؑ کا لال | اب یاں سے ہم کو کوئی ہٹا دے یہ کیا مجال

حملہ کریں چڑھا کے اگر آستین کو
ہم آسماں کی سمت اُلٹ دیں زمین کو

گو فوج کم امام دلاور کے ساتھ ہے | روحِ رسولؐ نائبِ حیدرؑ کے ساتھ ہے
عباسؑ سا غلام برادر کے ساتھ ہے | لاکھوں سے لڑ سکے یہ ہنر کس کے ساتھ ہے

غصے کے وقت جاں کو نہیں جاں سمجھتے ہیں
ہم ایک اور لاکھ کو یکساں سمجھتے ہیں

یاں سے کہیں رسولؐ کا پیارا نہ جائے گا | ہم وہ نہیں کہ جان کو وارا نہ جائے گا
لاشہ بھی اُٹھ کے یاں سے ہمارا نہ جائے گا | مر کر بھی ہاتھ سے یہ کنارا نہ جائے گا

رکھتے ہیں اس زمیں کے لئے سر کو ہاتھ پر
قبضہ ہے تا بہ حشر ہمارا فرات پر

یہ سن کے کھینچنے لگے تیغوں کو اہلِ شر | عباسؑ نے بھی رکھ دیا قبضہ پہ ہاتھ ادھر
زینبؑ پکاری پیٹ کے محمل سے اپنا سر | بھائی خدا کے واسطے بھائی کی لو خبر

للہ شیرِ بیشۂ حیدرؑ کو روک لے
تلواریں کھنچ گئی ہیں برادر کو روک لے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عباسؑ کو یہ بڑھ کے پکارے شہِ اُمم | کھینچو نہ تیغ رُوحِ علیؑ کی تمہیں قسم
اچھا کنارِ نہر رہیں بانیٔ ستم | خیمہ کریں گے اور کہیں پاس سے جل کے ہم
پہلے کرو وہ کام کہ جو فرضِ عین ہو
بے چین ہوں تو ہم ہوں نہ اُمت کو چین ہو

کیوں کانپتے ہو غیظ سے بر رو یہ کیوں ہے بل | مالک ہو تم تمہارا ہی دریا پہ ہے عمل
ہمت میں فرق کچھ نہ شجاعت میں ہے خلل | غصہ کو تھام لو یہ نہیں جنگ کا محل
مانو مرا کہا میں تمہارا امام ہوں
غازی نے سر جھکا کے کہا میں غلام ہوں

سمعاً و طاعتاً نہیں طاقت کہ دوں جواب | فدوی کو تاب کیا ہے بھلا پیش آفتاب
بخشی ہے عزت آپ نے اے آسماں جناب | ہٹتا نہ اس زمیں سے کبھی ابن بوتراب
ارشاد ہو جو کچھ مرے حق میں قبول ہے
حکمِ حضور حکمِ خدا و رسولؐ ہے!

بندہ ہوں جاں نثار ہوں یا شاہِ بحر و بر | مولا عدول حکمی کی کیا تاب کیا جگر
دیدیں اگر ان کو آپ مرے ہاتھ باندھ کر | ہمراہ ہوں غلام کی صورت جھکا کے سر
گر یہ بدی کریں شہِ کائنات سے
سر ان کا کاٹ دوں ابھی اپنے ہات سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا شہؑ نے میں ترے ہاتھوں کے ہوں نثار سر میرا تیرے سر پہ تصدق ہزار بار
ہے ابن فاطمہؑ کی کمر تجھ سے استوار بولا وہ باوفا کہ غلامی ہے افتخار
ہاں یہ ملال ہے کہ سر اُن کے کٹے نہیں!
تیغوں کے سامنے سے کبھی ہم ہٹے نہیں

جب قبر پہ سُنے شہ ذیجاہ سے کلام لے کیا ہوئی سمجھ کے غنیمت سیاہ تمام
بھائی کو ساتھ لے کے پھرے شیدا امام سر کو جھکا کے رہ گئے عباس نیکنام
کہتے تھے راہ میں کہ نہ وار اپنا چل گیا
افسوس ہے کہ ہاتھ سے دریا نکل گیا

سوز

اے صبا گلشن احمدؐ پہ خزاں کیوں آئی گلشن تو شاداب تھے خشکی پہ بہار کیوں آئی
بلبل نغمہ سرا نعرہ کناں کیوں آئی بادِ صرصر پہ چمن خاک فشاں کیوں آئی
باغیوں نے جو چمن لوٹ لیا زہرا کا
کیا ادھر حق کوئی ثابت نہ ہوا زہرا کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۱

امام حسینؑ کا کربلا میں ورود

جب نہر پر خیامِ حسینی بپا ہوئے ذرّے ترائی کے گہرِ بے بہا ہوئے
رونق فروز خیموں میں آلِ عبا ہوئے کرسی پہ جلوہ گر شہِ ارض و سما ہوئے
حرفِ طوافِ عرش زمیندار ہو گئے
آکر نثار سیّدِ ابرار ہو گئے

بٹھلا کے پہلوؤں میں اُنھیں یوں کیا بیاں اے کربلا میں تمھارا ہوں میہماں
ظالم مجھے ستاتے ہیں جاتا ہوں میں جہاں بہتر جو یہ زمین تو چندے رہوں یہاں
اب خاک تم عزیز کرو اس غریب کی
شیدگی بے وطن کی مصیبت نصیب کی

سودا رضا کے ساتھ ہے جور و جفا نہیں بے زر درست شرع میں بیع و شرا نہیں
پھر اب جو یہاں کے ٹھکانا مرا نہیں بہتر تو خیر ورنہ مجھے کچھ گلا نہیں
رہنے سے یہاں ہمارے سب آرام پائیں گے
خاکِ شفا تمھاری زمیں کو بنائیں گے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سب نے کہا کہ عذر نہیں کیا ہے اے امام حاضر غریب خانے ہیں وہاں کیجیے قیام
پر کربلا کی ربع میں ہے خوف لاکلام! آزار پا کے آئے ہیں یہاں انبیاءؑ تمام
ابن ابوترابؑ یہ پیاری زمیں نہیں
پر یہ زمین لائقِ سلطانِ دیں نہیں

پتھر یہ گر کے یہاں سے خلیلِ خدا گرا یاں فرق صدمۂ سنگ کا آدمؑ اٹھا گیا
کشتی پہ نوحؑ کی یہاں طوفان آ گیا پر سنتے ہیں کہ آپ کا بابا بچا گیا
شہ بولے سرنوشت میں کیا فرق ہوئے گا
اب یہاں جہازِ آلِ نبیؐ غرق ہوئے گا

افضل زمین کعبہ سے ہے میری کربلا میں جانتا ہوں اس کا شرف یا امرِ خدا
بنّے تو دو مزارِ حسینؑ غریب کا پھر دیکھنا یہ خاک ہے یا نورِ کبریا
یوسفؑ نہ ہوگا پر یہاں بازار آئے گا
زوّار آئیں گے مرا دربار ہوئیگا

دیکھو مرے محبوں کو تم چین دیجیو مہمان تین دن سے ہر زائر کو کیجیو
گر ان سے کچھ قصور ہو بدلا نہ لیجیو پیاسوں کو میرے روئیو جب پانی پیجیو
پانی ابھی تو ملتا ہے دہر کے جانی کو
پر ساتویں سے ترسیں گے سادات پانی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دینار دے کے ساٹھ ہزار اُن سے یہ کہا — یہ میں نے تمھیں بخشی زمیں تم کرو ہبا
شبیرؑ کے معاملے میں سب نے رو دیا — لکھنے لگے قبالۂ زمین دارِ کربلا
غل پڑ گیا حسینؑ وطن کو نہ جائیں گے
لو مول لی زمیں یہیں بستی بسائیں گے

مرقوم ہو رہا تھا قبالہ کہ ناگہاں — خیمے سے اک زنِ عربیہ ہوئی عیاں
سر تا قدم نقاب میں سارا بدن نہاں — پر اس پہ بھی حیا سے تڑپتے تھے استخواں
بیتاب ہو کے الفتِ اکبرؑ میں آئی تھی
راوی نے یہ لکھا ہے کہ زہراؑ کی جائی تھی

آہستہ اپنے بھائی سے کچھ کان میں کہا — اور جلدی یوں پھری کہ نہ سایہ نظر پڑا
کرسی سے یہاں تڑپ کے گرے شاہِ کربلا — عباسؑ نے اٹھا کے کہا ہائے کیا ہوا
کیا کہہ گئی نواسی جنابِ رسولؐ کی
مولا کہو قسم تمھیں روحِ بتولؑ کی

بولے حسینؑ کہتی تھی مجھ سے وہ خوش کلام — بھیّا قبالے میں مرے اکبرؑ کا ہووے نام
یعنی کہ اس کی ملک میں ہو یہ زمیں تمام — عباسؑ جاؤ کہہ دو کہ ناچار ہے امام
اٹھارہ سال کے یہ زمانے سے چلیں گے
اک قبر کی جگہ علی اکبرؑ بھی پائیں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عباسؑ آئے خیمے میں کہنے کو یہ پیام — زینبؑ نے دیکھتے ہی انھیں یہ کیا کلام
کیوں بھائی بات پر مری راضی ہوئے امام — لکھا گیا قبالے میں اکبرؑ کا میرے نام
دولہا بناؤنگی میں دولہن بیاہ کے لاؤنگی
اکبرؑ کے نام کی یہاں بستی بساؤں گی

عباسؑ رو دیے حضرت زینبؑ یہ زار زار — وہ صابرہ بھی رونے لگی ہو کے بے قرار
اور لیں بلائیں بھائی کی گھبرا کے کتنی بار — پوچھا میں صدقے جاؤں کہو کیا ہے دربکار
میں جانتی تھی خوشخبری لے کے آئے ہو
تم ہاتھ دل پہ رکھے ہو گردن جھکائے ہو

شاید مرا سخن ہوا بھائی کو ناگوار — جیتے رہیں حسینؑ کے جتنے ہیں رشتہ دار
عابدؑ کے بھی میں صدقے ہوں اصغر پہ بھی نثار — اکبرؑ کے پالنے سے زیادہ ہے زار و بیمار
عابدؑ کے نام پر یہ سند سب کو شاق ہے
فضل خدا سے بھائیوں میں اتفاق ہے

عباسؑ بولے اس کا تو واں ذکر بھی نہیں — ہر عرض ہے حضور کی مقبول شاہ دیں
شہ نے ہبہ کی زائروں کو اپنے یہ زمیں — پھر کچھ بجز سفارشِ اکبرؑ نہ تم کہیں
بھائی مرے کریم ہیں شرما کے رو دیئے
اکبرؑ اسی زمین کے پیوند ہوئیں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۲

نہر سے خیام حسینؑ کا ہٹانا

جس گھڑی نہر پہ خیمے شہِ والا کے ہوئے | اور ستمگار مزاحم لبِ دریا کے ہوئے
شاہ بیکس پہ جفاکار وہیں سے فرما کے ہوئے | دشمنِ جاں کے گروہ سے سب مجتمع بلوا کے ہوئے
تم ہو پانی محمدؐ کا نواسا مر جائے
تمہیں منصف ہو جو مہماں بھی پیاسا مر جائے

خیمے اس جا سے اکھڑوانے کو حاضر ہوئے ہیں | یہ نبی زادہ ہیں [illegible] مسافر ہوئے ہیں
ذریتِ احمدؐ و زہراؑ کا نجا در سو ہیں | ظلم جو چاہو کرو صابر و شاکر ہوئے ہیں
دو گے جو رنج مجھے سب ہے گوارا مجھ کو
آب منظور ہے دریا سے کنارا مجھ کو

میں نہ آتا تھا مدینے سے بلایا تم نے | روضۂ احمدِ مرسل کو چھڑایا تم نے
کوہ و صحرا کبھی یہ دریا بھی دکھایا تم نے | حیف ہے تارکِ دنیا کو ستایا تم نے
رُخ اِدھر کو جو کیا میں تو منھ موڑتے ہو
اک دعا [illegible] سے مجھ جو [illegible]

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نہر سے خیامِ حسینی کا ہٹانا !!

لوگ تھوڑے سے ہیں جو فوج مرے ساتھ نہیں | رنج کی میرے تمہارے تو کوئی بات نہیں
کوئی تقصیر و خطا بھی مری اثبات نہیں | جس سے ایذا ہو تجھے وہ جا مباحات نہیں

خیمۂ اہلِ حرم کو جو جلایا تو کیا
ایک سیّد کو مسافر کو ستایا تو کیا

طالبِ دولتِ دنیا تو میں زنہار نہ تھا | حشمت و جاہ سے کچھ مجھ کو سروکار نہ تھا
میں کسی سے کبھی در پئے آزار نہ تھا | بن بلائے یہاں آنے کا طلبگار نہ تھا

خط لکھے لکھ کے جو بھجوائے تو تب آیا ہوں
دیکھ لو بے سر و سامان چلا آیا ہوں !

تم کو اپنا نہ سمجھتا تو ادھر کیوں آتا! | اپنے ناموس کو ہمراہ بھلا کب لاتا
اب تلک کچھ نہیں بگڑا جو اجازت پاتا! | اہلِ عصمت کو لئے سوئے وطن پھر جاتا

وعدۂ الطاف و مدارات کم ہونے لگے
ابھی آیا ہوں ابھی ظلم و ستم ہونے لگے

رات کا وقت ہے گرمی کے ہیں دن چلتی ہے لو | حال ناموس کا ابتر ہے سفر سے ہے یوں
ماؤں کی گودیوں میں سوتے ہیں بچے محرم میں | مہلت اک شب کی جو دو تو نہیں تمہارا منو

نہر سے پانی بھی پینے کو نہ منگواؤں گا
نہر کے کنارے سے اٹھا کر خیمہ لیے جاؤں گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شاہ سے تب بدبختی یہ لعینوں نے کہا | مہلت اک شب کی بھلا دینے میں نقصان کیا
پر ہمیں حکم ہے دریا سے اٹھا دینے کا | جو کہ فرمائیگا حاکم اسے لائیں گے بجا
جلد سامان کرو خیمے کے اٹھوانے کا
آپ کا عذر کوئی پیش نہیں جانے کا

یاں سے اٹھنے میں تامل نہیں بہتر زنہار | جنگ کو فوج کھڑی چاروں طرف سے تیار
والئی کوفہ نے چن چن کے بہت بھیجے جرار | آن کر خیمہ پہ سب ٹوٹ پڑیں گے اکبار
تم یہ سمجھنا کہ یہ لشکر نہ لڑے گا تم سے
جب بگڑ جائیگی کچھ بن نہ پڑے گا تم سے

آبدیدہ ہو لعینوں سے یہ بولے شبیر | آ چکے اب تو دکھائے ہمیں جو کچھ تقدیر
کھائیں گے شوق سے تیغ و تبر و خنجر و تیر | پر خدا اس کا ہے عالم کہ میں ہوں بے تقصیر
نہر سے گرمی کے موسم میں اٹھاتے ہو مجھے
کیا ملیگا تمھیں ناحق جو ستاتے ہو مجھے

بڑھ کے عباس علی بولے یہ با غیظ و عتاب | کس لئے کرتے ہو تم خانۂ ایماں کو خراب
گیسوئے حور ہے اس خیمۂ اقدس کی طناب | صاحب خانہ ہے واللہ شہ عرش جناب
لب دریا سے اٹھانے پہ نہ تکرار کرو
خانۂ [illegible] کو برباد کرو

Presented By: www.jafrilibrary.com

نہر سے خیام حسینؑ کا ہٹانا

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے یہ دلبندِ علیؑ، دوشِ محمدؐ کا مکیں | ہمسر اس خُرد کو نین کا عالم میں نہیں
دیکھ سکتے تھے پیمبرؐ نہ اسے چیں بہ جبیں | مالکِ کوثر و تسنیم ہے یہ سرورِ دیں
فخر کی جا ہے جہاں لبِ زہرا ہو تجھے
نہ کہ جو جانِ نبیؐ ہو اُسے ایذا ہو تجھے

تم کو سُن نائبِ حیدرؑ سے ہدایت ہو گی | بیعت اس شاہ کی منشائے شفاعت ہو گی
جنگ اس سے جو کرو گے تو ضلالت ہو گی! | منحرف ہو گئے تو واللہ قیامت ہو گی
کثرتِ فوج سے یاں کوئی ہراساں نہیں
قتل کچھ ابنِ یداللہ کا آساں نہیں

تم کو مقدور ہے اتنا کہ اُٹھا دو گے ہمیں | رات کی رات بھی رہنے کو نہ جا دو گے ہمیں
نہر سے پانی نہ پینے کو ذرا دو گے ہمیں | کون سا جرم ہے جس کی یہ سزا دو گے ہمیں
برہمی پر جو مزاجِ شہِ والا آ جائے
جوششِ قہرِ خدا کا ابھی دریا بہہ جائے

شاہ، عباسؑ کی ان باتوں سے گھبرانے لگے | لاکھ تشویش و تردد کے خیال آنے لگے
دل جو بیتاب ہے بھائی کو سمجھانے لگے | کس طرف دھیان ہے، کیوں غیظ میں تھرّانے لگے
بھائی آؤ ادھر اب کچھ نہ کہو اعدا کو
حق قریب آیا ہے بس [illegible]

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

برچھیاں تانے ہیں مجمع پہ اگر یہ بدذات | زیست سے سیر ہیں ان کی کٹے رگِ حیات
اُٹھو چلو یاں سے مبارک ہو انھیں نہرِ فرات | تم مرے سر کی قسم قبضہ پہ مت رکھیو ہات
جام کوثر ہمیں حیدرؑ سے ہے لینا بھائی
سلسلہ صبر کا ہاتھوں سے نہ دینا بھائی

عرض عباسؑ نے کی آپ یہ کرتے ہیں کیا | بچے مر جائیں گے پھر پانی نہیں ملنے کا
مار کر ان کو ابھی نہر سے دیتا ہوں ہٹا | چھین سکنے کا نہیں نہر کوئی ہم سے دریا
بولے شہ تیغ ہمیں تشنہ دہانی میں نہیں
پیاسے رہنے میں جو لذت ہے وہ پانی میں نہیں

ہاں یہ مذکور تھا واں خیمہ میں تھا یہ چرچا | بر سرِ جنگ ہیں عباسؑ علیؑ سے اعدا
بانو کہتی تھی کہ یہ اکبرؑ سے کہ جاؤ بیٹا | پاس عمّوؑ کے رہو دیکھو تو ہوتا ہے کیا
ہے کمربندی رفیقانِ شہِ والا میں
بحث کچھ ہوتی ہے عباسؑ میں اعدا میں

کہتی تھی بیٹوں سے اپنے یہ علیؑ کی جائی | کہو بھائی سے بڑی نہر پہ حسرت پائی
تھی اسی واسطے تقدیر ہمیں یاں لائی | اب میں دریا کے کنارے نہ رہوں گی بھائی
گفتگو کیا ہے گھڑی ہاتھوں کو ملتی ہے بہن
[illegible] ہیں غم سے [illegible] ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سُن کے اُس وقت یہ پُر درد بہن کی تقریر | بولے ہمشکل پیمبرؐ سے جنابِ شبیرؑ
پھیر لانے کی کرو اپنے چچا کے تدبیر | کہو ماہِ بنی ہاشمؑ سے کہ اے ماہِ منیر

شاق ہے ہم پہ تو اتنی بھی جدائی بھائی
نہر پر تم نے بڑی دیر لگائی بھائی

خیمے سے سنتے ہی جلدی علی اکبرؑ پہنچے | اور قاسمؑ بھی برادر کے برابر پہنچے
نہر پر شیر کی صورت وہ دلاور پہنچے | متصل جبکہ پیامِ شہِ مضطر پہنچے

بولے عباسؑ جو سرور سے رضا پائیں گے
پھر اسی نہر پہ بامشک و علم آئیں گے

سوز

تھا حکم یہ یزید کا پانی بشر پئیں | گھوڑے پئیں سوار پئیں اور شتر پئیں
جو تشنہ لب جہاں کے ہیں وہ بے خطر پئیں | یہاں تک کہ سب چرند و پرند آن کر پئیں

کافر اگر پئیں تو نہ تم منع کیجیو!
پر فاطمہؑ کے لال کو پانی نہ دیجیو!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۳

شبِ عاشورہ

کربوبلا میں سجدہ گذاروں کی رات ہے — یثرب کے ڈوبتے ہوئے تاروں کی رات ہے
عشرت کدوں میں بادہ گساروں کی رات ہے — دنیائے رنگ و بو میں نگاروں کی رات ہے
مہلت ملی ہے شب کی امامِ حجاز کو
خیموں میں جاگتے ہیں نمازی نماز کو

بیٹھے تھے اپنے خیمے میں عباسؑ نامدار — بیٹھے ہوئے تھے سامنے آلاتِ کارزار
تھی سان پر چڑھی ہوئی شمشیرِ آبدار — تلواریں تول تول کے رکھتے تھے بار بار
آنکھیں چمک رہی تھیں سنانوں کی تاب میں
منہ دیکھتے تھے فتح کا تیغوں کی آب میں

جو بی بیاں کہ خیمۂ اقدس میں تھیں وہاں — کہتی تھیں اُن سے دخترِ سردارِ انس و جاں!
ہوتی ہے صبح رات کا یہ دم ہے درمیاں — کل ہوگا عورتوں کی بھی ہمت کا امتحاں
حیف اُن پہ امتحاں میں جو سرخرو نہ ہوں
میداں میں بن کے دودھ کی دھاریں بہا نہ ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

ناگہ اندھیری رات میں چمکا خدا کا نور — پردہ اُٹھا کے خیمے کا داخل ہوئے حضور
کہنے لگے بہن سے کہ اے خواہرِ غیور — تم سے اِک امرِ خاص میں ہے مشورہ ضرور
سُنتی تو ہوگی جو کہ دلوں کی پکار ہے
جادو ادائے فرض کا خنجر کی دھار ہے

یہ راہ راہِ طوق و رسن بھی ہے لاکلام — ممکن یہ ہے کہ تم ہو اسیرِ سپاہِ شام
لیکن اب ابنِ سعد نے بھیجا ہے یہ پیام — بیعت جو کیجئے تو یہ جھگڑا ہے سب تمام
ٹھکرائیے صلاح نہ اہلِ نیاز کی
حاضر ہے پیشکش کو حکومت حجاز کی

رد کر دوں اُس کی بات تو ہے قصہ مختصر — کنبہ تباہ ہوگا اُجڑ جائیگا یہ گھر
کٹ جائیں گے کل عصر سے پہلے ہمارے سر — میں جانتا ہوں صلح میں ہے عافیت مگر
احساس فرض کا ہے اشارہ کہ جنگ ہو
ہے مجھ سے میرے خون کا تقاضہ کہ جنگ ہو

زینبؑ ہر اک ضمیر دوراہے پہ ہے کھڑا — منزل اُدھر سکوں کی اِدھر راہ ابتلا
اس کشمکش میں اب ہے تمھاری صلاح کیا — سر کو اُٹھا کے دخترِ زہراؑ نے یہ کہا
زینبؑ کے دل کی تھاہ امامِ زماںؑ لیں
میں آپ کی بہن ہوں مرا امتحاں نہ لیں

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عورت ہوں مجھکو گود کی دولت عزیز ہے — بھائی کی جان ماں کی امانت عزیز ہے
لیکن میں کیا کروں کہ فدا وقت عزیز ہے — کنبے کی لاج دین کی عزت عزیز ہے
جھکنے دے میری راہ میں حق کے نشان کو
روندیگا فرض عون و محمدؑ کی جان کو

میں خوش ہوں بھیا لال جو گردن کٹا کے آئیں — ذکر ان کا کیا ہے خون میں قاسمؑ نہا کے آئیں
رن سے جو آپ آئیں تو گھر کو لٹا کے آئیں — اٹھارہ سال کی مری محنت گنوا کے آئیں
سب ہو پہ حریت کا یہ پرچم اٹھا رہے
عباسؑ کے لہو سے پھریرا رنگا رہے

پھر میرا کیا جب آپ کی گردن پہ سر نہیں — قربان جاؤں مجھکو اسیری کا ڈر نہیں
وہ ملک کیا بہشت ہے، زنداں اگر نہیں — آزادیٔ ضمیر کا جس میں گذر نہیں
بہتر رسن گلے میں قیودِ عمل سے ہے
زنجیر اہلِ فرض کا فرض ازل سے ہے

آئیگا جب وہ وقت تو ہمت کرونگی میں — ہو کر اسیر آپ کی نصرت کرونگی میں
حق کی قدم قدم پہ اشاعت کرونگی میں — اعلانِ عام سرِّ شہادت کرونگی میں
ہوگا یہ غل کہ ہے یہ اشاعت اصول کی
سر ننگے پھر رہی ہے نواسی رسولؐ کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۴

شب عاشورہ

عزیزو آج شہادت کی رات آئی ہے — حسینؑ امام کی رحلت کی رات آئی ہے
یہ رات روز قیامت کی رات آئی ہے — حرم سے شاہ کی رخصت کی رات آئی ہے
نہیں ہے یہ شب قتل حسینؑ سونے کو
بتولؑ آئی ہیں ہر گھر میں آج رونے کو

کل آسمان و زمین لاکلام رو دیں گے — کل انبیائے ذوی الاحترام رو دیں گے
بزیر عرش ملائک تمام رو دیں گے — غرض حسینؑ کا لے لے کے نام رو دیں گے
ہماری آج ہوئی ختم آہ و زاری ہے
تو کل جناب رسولِ خدا کی باری ہے

حسنؑ بھی کل سر زانو پہ ہاتھ ماریں گے — عمامہ سر سے رسولِ خداؐ اتاریں گے
پسر کے نام کو لے لے علیؑ پکاریں گے — بسوئے کرب و بلا صبح کو سدھاریں گے
ہر ایک نبیؑ کو زبس غم حسینؑ کا ہوگا
سحر کو قبر پہ ماتم حسینؑ کا ہوگا!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گلے میں فاطمہ زہراؑ کے ہے سیہ پوشاک — جنابِ حضرتِ زینبؑ کا ہے گریباں چاک
لگی ہے بانوؑ کے چہرے پہ کربلا کی خاک — خطاب کرتی ہیں کلثومؑ با دلِ غمناک

ہمارے بھائی کو از بس یہ لوگ روتے ہیں
قسم خدا کی ہم احسان مند ہوتے ہیں

نہیں ہے کیا تمہیں معلوم صبح کیا ہوگا — شہید احمدؐ مرسل کا لاڈلا ہوگا
تمام اہلِ حرم کا بھی سر کھلا ہوگا — حسینؑ خاک پہ کل بے کفن پڑا ہوگا

سحر کو حالتِ زینبؑ سقیم ہووے گی
سکینہؑ چار برس کی یتیم ہووے گی

برہنہ پا ہوا سی شب یہ نالہ و فریاد — کہ صبح جائیں گے کانٹوں پہ ننگے پا سجادؑ
سر اپنا کھول کے پیٹو یہ بات کر کے یاد — کہ سر برہنہ سحر ہوگی زینبؑ ناشاد

خوشا وہ لوگ کہ جاگیں گے اور روئیں گے
کہ پھر تو حشر تلک زیرِ خاک سوئیں گے

بدن پہ شاہ کے جو زخم تھے لگے کاری — کہ آج ہوئیں گے تازہ وہ زخم یکباری
لہو کفن سے شہیدوں کے ہوئے گا جاری — ہمیں بھی آج مقرر ہے گریہ زاری

کہ جتنے بھی گھرا شرف ختم پہ حرم ہیں
جو اب تن شبیرؑ کے یہ محرم ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ شب وہ ہے کہ ہر اک دل پہ آمدِ غم ہے غمِ حسینؑ میں خونبار چشمِ پُر نم ہے
الم ہے رنج ہے سینہ زنی ہے ماتم ہے سحر وداعِ شبِ عشرۂ محرم ہے
جو حق پرست ہیں ان کو یہ غم برستی ہے
ابھی سے تعزیوں پر بیکسی برستی ہے

یہ شب وہ ہے کہ شہِ دیں پہ غم کا طوفاں ہے عطش کے صدمے سے غش میں ہر ایک انساں ہے
حسینؑ ابنِ علیؑ ایک شب کا مہماں ہے سحر کو لاکھ عدو ہوں گے اور اک جاں ہے
دریدہ کر کے گریباں ہم جو رو دیں گے
سحر کو چاک گریباں رسولؐ ہو دیں گے

کیا ہے راوی نے اس شب کا حال یوں مرقوم یہ شب جو آئی گئے خیمہ میں شہِ مظلومؑ
بلایا اپنے رفیقوں کو با دلِ مغموم اور ان سے کہنے لگا یوں وہ خاصۂ قیوم
وفورِ شوقِ ملاقات کبریا ہے مجھے
میں جس کا بندہ ہوں اس نے طلب کیا ہے مجھے

حرم سرا میں گئے کہہ کے یہ امامِ زمنؑ کہا یہ زینبؑ بیکس سے شاہِ دیں نے سخن
کٹے گی صبح یہاں تیغ سے مری گردن جو تم کو کہنا ہو اس وقت مجھ سے کہہ لو بہن
تو لاش پر مری مقتل میں آ کے روئے گی
سوائے حشر ملاقات اب نہ ہوئے گی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۵

شبِ عاشورہ

اختر جو ہوا بعد عشاء دفترِ ایماں — سجادۂ طاعت سے اُٹھے مظہرِ ایماں
راہی ہوئے سوئے ناموس ہوا رہبرِ ایماں — آیا طرفِ برجِ خیام اخترِ ایماں
پہلے کششِ قلب سے خواہر کی طرف آئے
کچھ سوچ کے منزل گہِ اکبر کی طرف آئے

دیکھا جو شگافِ درِ خیمہ سے بصد غم — دل چاک ہوا شہ کا نظر آیا وہ عالم
مسند پہ ہیں لیٹے ہوئے اکبر خوش و خرم — بالیں پہ ہے ماں سونگھتی ہے گیسوئے پُر خم
نہر آنسوؤں کی دیدۂ پُر غم سے بہی ہے
اک شمع لئے ہاتھ میں مُنہ دیکھ رہی ہے

کہتی ہے بصد یاس کہ اے وائے مقدّر — کل خاک میں مل جائے گی یہ شکلِ منوّر
اس چاند کے ٹکڑے کو کہاں پائے گی مادر — آلودۂ خوں ہوں گے یہ گیسوئے معنبر
کیا عید ہو گر جانِ حزیں تن سے نکل جائے
مجھ کو قضا پر تیری آئی ہوئی ٹل جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

برچھی سی لگی سُن کے یہ حسرت بھری تقریر — تھّرائے ہوئے آئے سوئے خیمہ ہمشیر
کیا دیکھتے ہیں آہ وہاں حضرتِ شبیرؑ — ہیں دونوں پسر روبروئے مادرِ دلگیر
لے لے کے بلائیں انھیں سمجھاتی ہے زینبؑ
یوں اپنے جگر گوشوں سے فرماتی ہے زینبؑ

ماں صدقے ہو ماموں پہ فدا کیجیو جانیں — تر ساغرِ کوثر سے ہوں خشک زبانیں
ہاں روکیو اِن جھول سے تیغوں کی سنانیں — یوں پہلے پہل لڑتے ہیں دشمن بھی تو جانیں
کیا لطف کہ ہو تم کہ ہیں دلبند نبیؐ کے
خود بول اُٹھے رن کہ نواسے ہو علیؑ کے

خشکی ہی میں آبِ دمِ شمشیر بہانا — تشنہ دہنِ اصغرؑ ہے ترائی میں نہ جانا
اِن چھوٹے سے ہاتھوں سے وہ جوہر دکھانا — گو تم نہ رہو خلق میں رہ جائے فسانا
کہنے کو ہو یہ بات کہ سات آٹھ برس کے
زینبؑ کے پسر مر گئے پانی کو ترس کے

آئی ہے بلا بھائی پہ گھبرائی ہے زینبؑ — آفت کے شکنجے میں یہ دکھیائی ہے زینبؑ
غربت میں فدا ہونے کو ساتھ آئی ہے زینبؑ — گھر سے تمہیں صدقے کیلئے لائی ہے زینبؑ
نصرت کے سوا اور کوئی کام نہ کرنا
للہ مرے دودھ کو بدنام نہ کرنا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گو دودھ بچپن میں نہ پیا تم کو ابھی سے ۔ دی پیاس میں مرنے کی رضا تم کو ابھی سے
کی رخصتِ جنگاہ عطا تم کو ابھی سے ۔ لو برچھیوں کو سونپ دیا تم کو ابھی سے
ماں صدقے ہو زندہ نہ کبھی آئیو رن سے
محجوب نہ کرنا مجھے تم روحِ حسنؑ سے

یہ سن کے اٹھے خیمۂ قاسمؑ کی طرف شاہ ۔ یہاں بھی نظر آئی وہی کیفیت جنگاہ
بیٹھے ہوئے تھے ماں کے قریں قاسمؑ نوشاہ ۔ ہے زوجۂ شبرؑ کا یہ ارشاد بصد آہ
کیوں واری ہوئی صلح نہ افواج دغا سے
کل جنگ و جدل ہوئے گی پیاسے کے چچا سے

آگے بڑھے پکڑے ہوئے دل سرورِ امکاں ۔ آئے طرفِ خیمۂ ابنِ شہِ مرداں
جنت شرف ماہِ بنی ہاشم ذی شاں ۔ دیکھا تو نظر آیا یہ احوالِ پریشاں
اک گوشے میں سر کھولے ہوئے روتی ہے کلثوم
اترا ہوا منہ آنسوؤں سے دھوتی ہے کلثوم

اُن کا تو یہ عالم ہے کہ دل غم سے ہے بے کل ۔ اور تیغ پہ عباسؑ علی کرتے ہیں صیقل
گر دیکھتے ہیں انگلی سے باڑھ کو کبھی بل ۔ تابیں رخِ روشن سے چمکتی ہیں جھلا جھل
پٹکا شہِ مرداں کا لپیٹا ہے کمر میں
ہیں صاف کئے رکھے ہوئے ہتھیار کسی میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

غازی نے یکایک سرِ انور جو اٹھایا ۔ کلثومؑ دل افگار کو روتا ہوا پایا
پوچھا سبب گریہ تو خواہر نے سنایا ۔ ہے آپ کے مقدر یہ رونا مجھے آیا
کل صبح کو یہاں معرکۂ مہر و وفا ہے
قربانی کا ہنگام ہے بازارِ قضا ہے

ہیں عون و محمد پسرِ زینبؑ مضطر ۔ اور بانوئے ناشاد کے فرزند ہیں اکبرؑ
فروا کے جگر گوشے ہیں قاسمؑ بن شبرؑ ۔ ماں میں نہیں کل صدقے کروں گی شہِ دیں پر
اس غم سے ہے مضطر دلِ ناشاد برادر
رکھتی نہیں میں دولت اولاد برادر

یارا نہ رہا ضبط کا اس کلمہ کو سن کر ۔ کلثومؑ کے قدموں پہ گرا دوڑ کے صفدر
کی عرض کہ بیٹے کی جگہ ہے یہ برادر ۔ رشتے میں نہیں ہو یہ پہ تم ماں کے برابر
اس سوچ میں اب کیوں دلِ بیتاب حزیں ہے
عباسؑ تو ہے گر کوئی فرزند نہیں ہے

حضرت ہی کے باعث تو حاصل ہوئی عزت ۔ بچپن سے ہو تم موردِ الطاف و عنایت
بیٹوں کی طرح آپ نے پالا ہے بہ شفقت ۔ آفت سے چھٹوں میں جو ملے مرنے کی رخصت
کل صبح فراغت ہو جو نہی طاعتِ رب سے
آقا یہ فدا کیجیے پہلے مجھے سب سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۶

صبح عاشورہ

جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے	جلوہ کیا سحر کے رُخِ بے حجاب نے
دیکھا سوئے فلک شہِ گردوں رکاب نے	مُڑ کر صدا رفیقوں کو دی اُس جناب نے
آخر ہے رات حمد و ثنائے خدا کرو
اُٹھو فریضۂ سحری کو ادا کرو

یہ سنتے ہی بستروں سے اُٹھے وہ خدا شناس	اک اک نے زیبِ جسم کیا فاخرہ لباس
شانے محاسنوں میں کئے سب نے بے ہراس	باندھے عمامے آئے امامِ زماں کے پاس
رنگیں عبائیں دوش پہ کمریں کسے ہوئے
مشک و زباد و عطر میں کپڑے بسے ہوئے

ناگاہ چرخ پر خطِ ابیض ہوا عیاں	تشریف جانماز پہ لائے شہِ زماں
سجادے بچھ گئے عقبِ شاہِ انس و جاں	صوت حسن سے اکبرِ مہرو نے دی اذاں
ہر اک کی چشمِ آنسوؤں سے ڈبڈبا گئی
گویا صدا رسول کی کانوں میں آ گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناموس شاہ روتے تھے خیمہ میں زار زار ۔ چپکی کھڑی تھی صحن میں بانوئے نامدار
زینب بلائیں لیکے یہ کہتی تھی بار بار ۔ صدقے نمازیوں کے موذن کے میں نثار
کرتے ہیں سب ثنا و صفت ذوالجلال کی
لوگو اذاں سنو مرے یوسف جمال کی

فارغ ہوئے نماز سے جب قبلۂ انام ۔ آئے مصافحہ کو جوانان تشنہ کام
چومے کسی نے دست شہنشاہ خاص و عام ۔ آنکھیں ملیں کسی نے قدم پر باحترام
کیا دل تھے کیا سپاہ رشید و سعید تھی
باہم معانقے تھے کہ مرنے کی عید تھی

بیٹھے تھے جا نماز پہ شاہ فلک سریر ۔ ناگہ قریب آکے گرے تین چار تیر
دیکھا ہر اک نے مڑ کے سوئے لشکر شریر ۔ عباس اٹھے تول کے شمشیر بے نظیر
پروانے تھے سراج امامت کے نور پر
روکی سپر حضور کرامت ظہور پر

اکبر سے مڑ کے کہنے لگے سرور زماں ۔ باندھے ہے سرکشی پہ کمر لشکر گراں
تم جاکے کہدو خیمہ میں اے پدر کی جاں ۔ بچوں کو لیکے صحن سے ہٹ جائیں بیبیاں
غفلت میں تیر سے کوئی بچہ تلف نہ ہو
ڈر ہے یہ مجھ کو کہ گردن اصغر ہدف نہ ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتے تھے یہ لپٹ کے پسر شہ آسماں سریر　　فضہ پکاری ڈیوڑھی سے اے خلق کے امیر
ہے ہے علیؑ کی بیٹیاں کس جا ہوں گوشہ گیر　　اصغر کے گاہوارے تک آ آ کر گرے ہیں تیر
گرمی میں ساری رات تو گھٹ گھٹ کے روئے ہیں
بچے ابھی تو سرد ہوا پا کے سوئے ہیں

اٹھے یہ سن کے امام فلک وقار　　ڈیوڑھی تک آئے ڈھالوں کو روکے رفیق یار
فرمایا مرتضیٰ کے چلتے ہیں بہر کارزار　　گھر میں کسو جہاد پہ منگوا دو راہوار
دیکھیں فضا بہشت کی دل باغ باغ ہو
امت کے کام سے کہیں جلدی فراغ ہو

فرما کے یہ حرم میں گئے شاہ بحر و بر　　ہونے لگیں صفوں میں کمر بندیاں ادھر
جوشن پہن کے حضرت عباسؑ نامور　　دروازے پہ ٹہلنے لگے مثل شیر نر
پرتو سے رخ کے برق چمکتی تھی خاک پر
تلوار ہاتھ میں تھی سپر دوش پاک پر

خیمہ میں جا کے شہ نے یہ دیکھا حرم کا حال　　چہرے تو فق ہیں اور کھلے ہیں سروں کے بال
زینبؑ کی یہ دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال　　بچ جائے اس فساد سے خیر النساء کا لال
بانوئے نیک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

بولے قریب جا کے شہِ آسماں جناب — مضطر نہ ہو دعائیں ہیں تم سب کی مستجاب
مغرور ہیں خطا پہ یہ خانماں خراب — خود جا کے میں دکھاتا ہوں ان کو رہِ ثواب
موقع نہیں بہن ابھی فریاد و آہ کا!
لاؤ تبرکات رسالت پناہ کا!

پوشاک سب پہن چکے جس دم شہِ زمن — لیکر بلائیں بھائی کی رونے لگی بہن
چلائی ہائے آج نہیں حیدر و حسن — اماں کہاں ہے لائے تمھیں اب جو بے وطن
رخصت ہے اب رسول کے یوسف جمال کی
صدقے گئی بلائیں تو لو اپنے لال کی!

زینب کے پاس آ کے یہ بولے شہِ زمن — کیوں تم نے دونوں بیٹوں کی باتیں سنی بہن
خیر خواہ کیسے ہیں عاقل و جرار صف شکن — زینب فرید عصر ہیں دونوں گلبدن
یوں دیکھنے کو سب ہیں بزرگوں کے طور ہیں
تیور ہی ان کے اور ارادے ہی اور ہیں

اب تم جسے کہو اُسے دیں فوج کا علم — کی عرض جو صلاح شہِ آسماں حشم
فرمایا جب سے اُٹھ گئیں زہرا با کرم — اُس دن سے تم کو ماں کی جگہ جانتے ہیں ہم
مالک ہو تم بزرگ کوئی ہو کہ خرد ہو
جس کو کہو اُسی کو یہ عہدہ سپرد ہو

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولی بہن کہ آپ بھی تو لیں کسی کا نام ہے کس طرف توجہ سردار خاص و عام
قرآں کے بعد ہے بھی تو ہے آپ کا کلام گر مجھ سے پوچھتے ہیں شہ آسماں مقام
شوکت میں قدر میں شان میں ہمسر نہیں کوئی
عباسؑ نامدار سے بہتر نہیں کوئی!

آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولے شہ زمن ہاں تھی یہی علیؑ کی وصیت بھی اے بہن
اچھا بلائیں آپ کہ عاشق ہے وہ صف شکن اکبرؑ چچا کے پاس گئے سن کے یہ سخن
کی عرض انتظار ہے شاہ غیور کو
چلئے پھوپھی نے یاد کیا ہے حضور کو

عباسؑ آئے ہاتھوں کو جوڑے حضور شاہ جاؤ بہن کے پاس تو بولا وہ دیں پناہ
زینبؑ جو وہیں علم لئے آئیں عزّ و جاہ بولے نشان لے کے شہ عرش بارگاہ
ان کی خوشی وہ ہے جو رضا پنجتنؑ کی ہے
لو بھائی لو علم یہ عنایت بہن کی ہے

ناگاہ آ کے بالی سکینہؑ نے یہ کہا کیسا ہے یہ ہجوم کدھر ہیں مرے چچا
عہدہ علم کا ان کو مبارک کرے خدا لوگو مجھے بلائیں تو لینے دو اک ذرا
شوکت خدا بڑھائے مرے عمو جان کی
میں بھی تو دیکھوں شان علیؑ کے نشان کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عبّاس مسکرا کے پکارے کہ آؤ آؤ! عمو نثار پیاس کی کیا حال ہے بتاؤ
بولی لپٹ کے وہ کہ مری مشک لیتے جاؤ اب تو علم ملا تمھیں پانی مجھے پلاؤ!
تحفہ نہ کوئی دیجئے نہ انعام دیجئے
قربان جاؤں پانی کا اک جام دیجئے
باتوں پہ اُس کی روتی تھیں سیدانیاں تمام کی عرض آکے ابن حسن نے کہ یا امام
انبوہ ہے بڑھی چلی آتی ہے فوج شام فرمایا آپ نے کہ نہیں فکر کا مقام
عبّاس اب علم لئے باہر نکلتے ہیں!
ٹھہرو بہن سے مل کے گلے ہم بھی چلتے ہیں

سوز

جب شہ آعدا سے کسی طرح صفائی ٹھہری صبح عاشور حرم کو لڑائی ٹھہری
پوچھا زینبؑ نے کہ کیا اے مرے بھائی ٹھہری شہ نے فرمایا بہن تم سے جدائی ٹھہری
آج پیاروں کی ملاقات غنیمت جانو
زینبؑ آج کی یہ رات غنیمت جانو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۷

صبحِ عاشورا

جب آسمان پہ صبح کا تارا ہوا عیاں ۔۔۔ بھائی بہن میں ہونے لگی غم کی داستاں
اکبرؑ سے اشک بھر کے یہ بولے شہِ زماں ۔۔۔ وقتِ نمازِ صبح ہے اے میرے نوجواں
ارمان کچھ تو دُکھیا جگر کے نکال دے
آج آخری اذاں مرے یوسف جمال دے

ارشاد سن کے باپ کا وہ یوسفِ زماں ۔۔۔ تحت الحنک کو چھوڑ کے دینے لگا اذاں
بالکل تھا لحن حضرت داؤدؑ کا ساماں ۔۔۔ زینبؑ دعا یہ کرتی تھی یاربِّ انس و جاں
دولہا بنے یہ عمر بڑھے نورِ عین کی
اٹھارہ سال کی ہے یہ دولت حسینؑ کی

اِک سمت کو وہ یوسفؑ و یعقوبؑ کربلا ۔۔۔ دے کر اذان کرتا تھا رو رو کے یہ دعا
یارب ہیں اہلِ بیتِ نبیؐ غم میں مبتلا ۔۔۔ پردیس میں نہ ہے کوئی یاور نہ آشنا
اپنا کرم شریکِ غریبوں کے کیجیو
Presented By: www.jafrilibrary.com
ماتم میں میرے ماں کو مری صبر دیجیو

Presented By: www.jafrilibrary.com

اک سمت یاورانِ شہنشاہِ بحر و بر — بیٹھے ہیں جانمازوں پہ اپنے جھکائے سر
شوقِ اجل میں حال سے دنیا کے بے خبر — رُخ سوئے قبلہ اور یہ کلمہ زبان پر
آفت کا سامنا ہے شہِ مشرقین سے
یا کبریا زمانہ پھرا ہے حسینؑ سے

چرچے تھے یہ خیامِ شہِ دیں پناہ میں — بجنے لگے جو طبل عدو کی سپاہ میں
اندھیرا چھایا خواہرِ شہ کی نگاہ میں — لرزہ پڑا مزارِ رسالت پناہ میں
بانو پکڑ کے سینہ کو ہاتھوں سے رہ گئی
آوازِ الفراق قضا سب سے کہہ گئی

سجادوں کو لپیٹا رفیقانِ شاہ نے — باندھی کمر جہاد پہ ہر رشکِ ماہ نے
پہنا لباسِ مرگ شہِ دیں پناہ نے — گردوں ہلا دیے زینبؑ مضطر کی آہ نے
آمادہ مرگ پر شہِ ذیشان ہو گئے
بانو کے راج لٹنے کے سامان ہو گئے

مقتل میں تھا یہ حال سلیمانِ کربلا — اک مردِ خوش نصیب کا لکھتے ہیں ماجرا
شادی کے واسطے تھا رواں گھر سے وہ ہوا — مادر بھی اُس کے ساتھ تھی اسکی بصد ضیا
دل سے نثار تھی جو پیمبرؐ کی آل پر
پڑھ کر درود کرتی تھی دم اپنے لال پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

القصہ بعد شادیٔ فرزند مہ لقا — ہمراہ لے کے دولہا دلہن کو بصد ضیا
راہی ہوئے وطن کی طرف کو وہ پارسا — موجود گو ہر ایک تھا ساماں عیش کا
پر تھے اداس شکل نہ تھی کوئی چین کی
تاریخ دسویں تھی یہی قتلِ حسینؑ کی

جس سمت دیکھتے تھے اٹھا کر وہ اپنا سر — آتے تھے صاف حشر کے ساماں انہیں نظر
بیٹے سے اپنے کہنے لگے یوں وہ خوش اثر — آتے ہیں غیر طور زمانہ ہمیں نظر
آتے ہیں زلزلے جو ہر اک آن میں
اغلب ہے سانحہ ہو نیا کچھ جہان میں

پھر اک طرف کو دیکھتا ہے کیا وہ نیکخو — اک خیمۂ سیاہ ہے بر پا کنارِ جو
کچھ بیبیاں ہیں خیمہ کے اندر کشادہ مو — آتی ہے جن سے فاطمہ زہراؑ کے خوں کی بو
غمگین خستہ حال ہر اک سوگوار ہے
پوشاک پہنے سوگ کی اک سوگوار ہے

یہ حال دیکھ کر دلِ دولہا لرز گیا — دل سے کہا کہ خیر کرے میرا کبریا
بیکس یہ کون ہیں جو ہیں آفت میں مبتلا — پھر جا کے اپنی ماں سے کہا سارا ماجرا
یہ سن کے مومنہ کے نہ کچھ دل کو کل پڑی
بے ساختہ محافہ سے باہر نکل پڑی

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

بیٹے سے اپنے کہنے لگی تب وہ دل کباب　　بے شک ہے یہ بزرگ کوئی آسماں جناب
شاہانہ پیچ میں ہیں پوشش میں کیا ہے تاب　　کیا دیکھتا ہے تھام لے بیٹا بڑھ کر رکاب
بے شبہ آسمانِ شرافت کا ماہ ہے
جا دیکھ تو یہ کونسی بستی کا شاہ ہے

یہ سن کے آیا خدمتِ شہ میں وہ نیک نام　　کی عرض السلام علیک اے فلک مقام
دے کر جواب کہنے لگے شاہِ تشنہ کام　　بھائی بتاؤ کون ہے اور کیا ہے تیرا نام
صدمہ وہ کونسا ہے جو ہم نے سہا نہیں
میرا تو آج کوئی شناسا رہا نہیں

حاجت ہو جو تری وہ اسی دم روا کروں　　مقروض ہو تو بچوں کا زیور اتار دوں
پیدل ہے تو اگر تو ابھی راہوار دوں　　بن جائے تیرا کام تو سر بھی اتار دوں
آفت میں مبتلا ہوں بلا سے دوچار ہوں
تم یہ نہ جانیو کہ غریب الدیار ہوں

یہ سن کے ہائے شہ پہ گرا وہ نکو خصال　　کی دست بستہ عرض کہ اے صاحب ملال
بہرِ خدا بیان تو کر کیا ہے یہ ترا حال　　لاریب تو ہے شیفتۂ ربِ ذوالجلال
نزدیک ہے جو آئے قیامت جہان پر
لاکھوں کی کیوں پڑھائی ہے تجھ ناتوان پر

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بہرِ خدا بتا دے کہ کیا تیرا نام ہے — کیوں تیرے گرد لاکھوں کا یہ ازدحام ہے
کیا نام ہے وطن کا جہاں پر مقام ہے — تیرے بزرگ کون ہیں کیا ان کا نام ہے
یہ تو میں جانتا ہوں کہ تو بے گناہ ہے
بتلا دے پر تو کونسی بستی کا شاہ ہے

فرمایا شہؑ نے پوچھ نہ یہ غم کا ماجرا — بھائی میں رہنے والا ہوں شہرِ مدینہ کا
ہے نام میرا بیکس و مظلوم کربلا! — تقدیر لائی مجھکو کسی کی نہیں خطا
غربت میں آ کے لٹ گیا ناشاد ہو گیا
میں کربلا میں آن کے برباد ہو گیا

اک آہ بھر کے دولھا نے تب عرض یوں کیا — مشکل کو تیری سہل کرے میرا کبریا
بھائی تو رہنے والا ہے شہرِ مدینہ کا — یہ تو بتا ہے غیر سے زہراؑ کا لاڈلا!
ابنِ علیؑ و فاطمہؑ کے نورِ عین کا
آگاہ بھی ہے تو مرے آقا حسینؑ کا

یہ نام سنکے رو دیے بہت شاہِ کربلا — غش آ گئے، تھا قریب، یہ تھی شدتِ بکا
دولھا نے گر کے پاؤں تب عرض یہ کیا — اے شخص واسطہ تجھے پروردگار کا
بتلا دے جلد تا دلِ بے کل کو کل پڑے
یہ نام سنکے کیوں ترے آنسو نکل پڑے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

یہ عرض کر رہا تھا وہ دولہا کہ ایکبار　　آئی صدائے دخترِ خاتونِ روزگار
بھائی حسینؑ اے مری اماں کی یادگار　　تشریف لاؤ خیمہ میں زینبؑ ہے بے قرار
صدمے دیئے فلک نے نئے میری جان کو
غش آرہے ہیں تیرے مرے ناتوان کو

سُن کر صدا یہ دولہا کو صدمہ ہوا کمال　　تڑپا زمیں پہ ماہیٔ بے آب کی مثال
اُٹھا تڑپ کے جب تو پکارا بصد ملال　　یہ کیا قیامت آگئی اے فاطمہؑ کے لال
میں جانتا تھا سیدِ والا وطن میں ہیں
واقف نہ تھا کہ آپ ہی آفت کے بن میں ہیں

تقصیر بخشئے مری یا شاہِ نامدار　　میں نے نہیں حضور کو پہچانا زینہار
شہ بولے کچھ گلہ نہیں اے مرے ذی وقار　　تقدیر ہی نے کر دیا اپنا یہ حالِ زار
غربت میں خوب مجھ کو مقدر نے چھل دیا
قسمت نے آج سب مرا نقشہ بدل دیا

سر پیٹ کر یہ دولہا پکارا بصد ملال　　اماں قیامت آگئی اب کھولو سر کے بال
تنہا کھڑا ہے دھوپ میں جو شخص خوں میں لال　　اماں یہی ہے فاطمہؑ زہرا کا نونہال
ابنِ علیؑ و سبطِ شہِ مشرقین ہے
اماں یہی غریب مسافر حسینؑ ہے

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۸

صبح عاشورہ

جب صبح بے ردائی زینبؑ عیاں ہوئی ہمراہ شب سیاہ کواکب نہاں ہوئی
تیار فوج قبلۂ کون و مکاں ہوئی واں طبل جنگ بجنے لگا یاں اذاں ہوئی
مصروف حق کی یاد میں سب ارجمند تھے
قد قامت الصلوٰۃ کے نعرے بلند تھے

تعقیب فرض صبح ابھی پڑھ رہے تھے شاہ جو تیر آکے رن سے گرے سوئے خیمہ گاہ!
کی مڑ کے شاہ نے رخ عباسؑ پر نگاہ غازی نے عرض کی کہ بڑھی آتی ہے سپاہ!
لازم ہے جنگ خیمے کی ڈیوڑھی سے دور ہو
روکے انھیں غلام جو حکم حضور ہو

شہ نے کیا اشارہ کہ چلتے ہیں ہم بھی اب آنے دو تیر، جاؤ نہ تم جو رضائے رب
چپ ہو گیا یہ سن کے وہ غازی بصد ادب سجدے میں سر جھکا کے اٹھے شاہِ تشنہ لب
رخصت کو سوئے خیمہ علیؑ کا خلف گیا
بیت الشرف میں نیرِ برجِ شرف گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خیمے میں جا کے شاہ بدلنے لگے لباس — ہتھیار جب سجے تو ہوئی بیبیوں کی یاس
بانو کا رنگ زرد تھا زینب تھی بے حواس — دامن قبا کا پکڑے سکینہ کھڑی تھی پاس
پھیلا کے ہاتھ کہتی تھی گودی میں آئیں گے
بابا سدھاریئے گا تو ہم روٹھ جائیں گے

ہتھیار کیوں لگائے ہیں باندھی ہے کیوں کمر — کیوں بابا جان یہاں سے کہیں اب ہے سفر
اچھا چلو کہ بالی ڈری ہوں میں رات بھر — آواز گریہ آئی ہے جنگل سے تا سحر
اماں ذرا نہ سوئیں نہ ہم شب کو سوئے ہیں
اصغر بھی چونک چونک کے راتوں کو روئے ہیں

پوچھو پھپھی سے سنتی تھیں یا شاہِ نامدار — اک بی بی پیچھے خیمے کے روتی تھی زار زار
صاف آتی تھی صدا کہ حسین تیرے نثار — ہے ہے حسین تیرا گلا اور چھری کی دھار
سونا ہے کل زمیں پہ مرے لختِ ماہ کو
بالوں سے جھاڑتی ہوں میں اس خوابگاہ کو

بیٹی نثار ہو گئی اچھے مرے پدر — اٹھوا دو خیمہ جلد یہاں سے کرو سفر
کانوں پہ ہاتھ رکھے رہی ہوں میں رات بھر — ڈرتا ہے دل کہ چھین نہ لیوے کوئی گہر
کانوں سے بالیاں جو اتارے تو کیا کروں
کوئی طمانچے آن کے مارے تو کیا کروں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر دم صدا یہ آتی ہے اے سرورِ زمن — اب گردنیں ہیں آلِ محمدؐ کی اور رسن
قسمت میں ہے کہ رانڈ ہو اس رات کی دلہن — بھائی سے چھوٹ جائے مصیبت زدہ بہن

برباد خاندانِ رسولِ کریم ہو!
ڈھل جائے دوپہر تو سکینہؑ یتیم ہو!

کس کو یتیم کہتے ہیں یا شاہِ دیں پناہ! — یہ کیا غضب ہے کونسا مجھ سے ہوا گناہ
روکا ہے واں عدو نے کنواں ہے جہاں چاہ! — کیا خوب میہمانیٔ آلِ عبا ہے واہ

فاقہ تو رات سے ہے ہمیں اس کا گلا نہیں
گزرے ہیں تین روز کہ پانی ملا نہیں

بیٹی کے اس کلام پہ روئے امامِ دیں — منہ چوم کر کہا کہ نہیں تم ڈرو نہیں
زندہ ابھی تو ہے پدرِ بیکس و حزیں — بی بی نہ روؤ ورنہ جائینگے ہم کہیں

مہماں ہوئے ہیں جن کے وہ ہم کو بلاتے ہیں
پانی تمہارے واسطے لینے کو جاتے ہیں

اچھا نہ یاں رہیں گے جو ایسا ہے تم کو ڈر — ہم بعد عصر آج ہی کر جائیں گے سفر
ان بھولی بھولی باتوں کے قربان ہو پدر — سچ ہے کہ یہ مقام نہایت ہے پُر خطر

دشمن ہیں سب امامِ غریب الدیار کے
رکھوا دو ماں کے پاس یہ بُندے اتار کے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ایسا نہ ہو کہ کوئی دکھا دے تمہارے کان   فکر اپنی کچھ نہیں ہے تمہارا ہے مجھ کو دھیان
تجھ پر نثار جان پدر اے سکینہ جان   بن پانی اینٹھی جاتی ہے سوکھی ہوئی زبان

اس غم سے مجھ کو چین نہیں بے قرار ہوں
بی بی تمہارے منہ سے بہت شرمسار ہوں

بولی مچل کے وہ کہ نہ مانوں گی میں پدر   جنگل میں چھوڑ کر مجھے جاؤ گے تم کدھر
بہلاتے ہیں بیٹی کو یا شاہ بحر و بر   یہ پیار آخری ہے مرے دل کو ہے خبر

میں خوب جانتی ہوں کہ منہ موڑتے ہیں آپ
صغرا تو وال چھٹی مجھے یاں چھوڑتے ہیں آپ

باتیں ہیں سب فراق کی یا شاہ نامدار   مانوں نہ ایک میں کوئی مجھ سے کہے ہزار
مجھ کو اتارے دیتے ہیں گودی سے بار بار   بس بابا جان دیکھ لیا آپ کا بھی پیار

ہے ہے طبیعت آپ کی بیٹی سے ہٹ گئی
اتنی سی عمر میں مری قسمت الٹ گئی

جس دم کئے سکینہ نے یہ جانگزا کلام   روئے لپٹ کے زینب ناشاد سے امام
قدموں سے تھی جھکی ہوئی بانوئے نیکنام   کھولے سروں کو بیٹھی تھیں بیبیاں تمام

آمادہ سفر تھا مسافر عراق کا!
تھا شور الوداع کا اور الفراق کا!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲۶

شہادت حضرت حُرؑ

رن میں جب شہ کی طرف سے حُرؑ دیندار آیا
کس بشاشت سے اڑاتا ہوا رہوار آیا
غل ہوا سیدِ مظلوم کا غمخوار آیا
جاں نثارِ خلفِ حیدرِ کرارؑ آیا
عشقِ انور سرِ راہ نظر آتا ہے
جلوۂ قدرتِ اللہ نظر آتا ہے

یہ سخن سن کے پکارا لبِ سعدِ شریر
ہاں طرفدارِ شہِ دیں پہ چلیں نیزہ و تیر
لیکے حربوں کو بڑھا فوج کا انبوہِ کثیر
فاتحہ پڑھ کے جو حُرؑ نے کھینچی شمشیر
حُرؑ کا منہ سرخ ہوا فوجِ ستم زرد ہوئی
شعلۂ تیغ سے بجلی کی چمک گرد ہوئی

بڑھ کے فرماتے تھے عباسؑ نبیؑ عزت و جاہ
بارک اللہ کی دیتا تھا صدا دلبرِ شاہ
کہتے تھے ابنِ حسنؑ واہ حُرؑ غازی واہ
شاہ ہر ضرب پہ فرماتے تھے ماشاء اللہ
اپنی جانبازی کا غازی جو صلہ پاتا تھا
مسکراتا ہوا تسلیم کو جھک جاتا تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حیف جھکنے میں لعینوں نے جو فرصت پائی سامنا چھوڑ کے سب فوج عقب سے آئی
لاکھ خوں ریز ادھر اور ادھر تنہائیؑ! باگ گھوڑے کی پھراتا تھا کہ برچھی کھائی
آ گیا موت کے پنجہ میں نہ کچھ دیر لگی!
فرق پر گرز لگا دوش پہ شمشیر لگی

سینہ غربال ہوا تیر چلے اعدا کے رکھ دیا شیر نے قربوس پہ سر منہ موڑ کے
علی اکبرؑ نے یہ حضرت سے کہا چلا کے گر ہوا رشاد تو مہماں کو بچاؤں جا کے
خادم حضرت زہراؑ و علیؑ گرتا ہے
خاک پر اب وہ سعید ازلی گرتا ہے

شاہ رونے لگے یہ سنتے ہی مہماں کی خبر ہو گئی آنسوؤں سے ریش مبارک سب تر
علی اکبرؑ سے کہا تم ابھی ٹھہرو دلبر حرؑ کی امداد کو ہم جائیں گے اے نور نظر
کر بھی اس وقت کہوں میں جو تعلق مجھ پہ ہے
لاش اٹھاؤں گا کہ مہمان کا حق مجھ پہ ہے

یہ سخن کہہ کے چلے رن کو جناب شبیرؑ واں گرا خاک پہ گھوڑے سے حرؑ با توقیر
دیکھ کر شاہ کو آتے ہوئے بھاگے بے پیر پہونچے لاشے پہ امامؑ دو جہاں وقت اخیر
چمن ہستیِ مہماں کو اجڑتے دیکھا
خاک پہ ایڑیاں زخمی کو رگڑتے دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گر کے لاشے کے برابر یہ پکارا سرور
میرے مہمان و مددگار و معین و یاور

گر کے کیا مجھکو لگا ٹوٹ گئی میری کمر!
گر پڑے گھوڑے سے لو آہ نہ کی ہمکو خبر

دوست کے ہجر میں کب دوست کو چین آیا ہے

کھولدے چشم کو بھائی کہ حسینؑ آیا ہے

نیم وا چشم سے حُر نے رُخِ مولا دیکھا
زیرِ سر زانوئے شبیرؑ کا تکیہ دیکھا

مُسکرا کر طرفِ عالمِ بالا دیکھا
شہ نے فرمایا کہ اے حُرِؑ جری کیا دیکھا

عرض کی حُسنِ رُخِ حور نظر آتا ہے

فرش سے عرش تلک نور نظر آتا ہے

مجھکو لینے چلے آتے ہیں فرشتے یا شاہ
ملک الموت بھی کرتا ہے محبت کی نگاہ

خلد سے شیرِ خدا نکلے ہیں اللہ اللہ
لو برآمد ہوئے شبیرؑ بھی یاد رہے راہ

ننگے سر احمدِ مختار کی پیاری آئی!

دیکھئے آپ کے نانا کی سواری آئی!

کہکے یہ گود میں شبیرؑ کے لی انگڑائی
آیا ماتھے پہ عرق چہرے پہ زردی چھائی

شہ نے فرمایا ہمیں چھوڑ چلے کیوں بھائی
جل بسے حُرِؑ جری پھر نہ کچھ آواز آئی

طائرِ روح نے پرواز کی طوبا کی طرف

Presented By: www.jafrilibrary.com

پتلیاں رہ گئیں پھر کر شہِ والا کی طرف

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳

شہادتِ حضرتِ حُرؑ

جنت کے در پہ حُر جونہی جا کر کھڑا ہوا — زخمی تمام تن تھا لہو سے بھرا ہوا
رضواں نے دیکھا آیا کوئی سر کٹا ہوا — پوچھا کہ سر ترا تنِ زخمی سے کیا ہوا
بولا اُٹھا کے آیا میں ظلمِ شدید ہوں
میں لشکرِ حسینؑ میں پہلا شہید ہوں

اس نے حسینؑ ابنِ علیؑ کا لیا جو نام — رضواں نے اس کو جھک کے ادب سے کیا سلام
انگلی پکڑ کے لے اس کی بہ آہستگی تمام — بولا نبیؐ کے پاس تو چل جلد تشنہ کام
تجھ سے جو کچھ ہے رشتہ حسینؑ امام سے
ظاہر تو چل کے کیجیو خیر الانام سے

القصہ جب رسولؐ کے پاس اس کو لے گیا — اور وہ نبیؐ کے سامنے جا کر کھڑا ہوا
پوچھا نبیؐ نے کون ہے تو سر ہے کیوں کٹا — حُر بولا کر کے مجرا کہ یا شاہ انبیا
میں بیٹھا ہوں آنسوؤں سے بھر کے نین کو
کرتے ہیں قتل اب میرے آقا حسینؑ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یا مصطفیٰؐ حبیب خدا شاہِ بحر و بر — میرا ہے نام حر میں ریاحی کا ہوں پسر
شبیرؑ کا ہوا تھا ہراول میں آن کر — قدموں تلے حسینؑ کے میرا کٹا ہے سر
کرنے خبر میں آیا شہ مشرقین کی
کرب و بلا میں کٹتی ہے گردن حسینؑ کی

یوں مصطفیٰؐ سے کرتا تھا حر اس جگہ بیاں — اک حور کی نظر پڑی ان پہ جو ناگہاں
بنت نبیؐ سے جا کے کہا یہ بصد فغاں — اک شخص آیا ہے سر کٹا ہے لہو لہان
کرتا نبیؐ سے رو رو کے وہ قیل و قال ہے
اس کے گلے میں بی بی تمہارا رومال ہے

کہتا ہے ماجرا وہ حسینؑ امام کا — مشتاق ہے بہت ہی وہ پانی کے جام کا
سنکر کلام دردِ لبِ تشنہ کام کا — احوال ہے تباہ رسولؐ انام کا
ہاں جلد جا کے دیکھئے جو سر کٹا ہے
بی بی تمہارے بیٹے کا وہ دوستدار ہے

کیا جانئے حسینؑ پہ صدمہ ہے کیا ہوا — جو اس کا سر حسینؑ کی خاطر جدا ہوا
اس حور کی زبانی یہ سنکر بنت مصطفیٰؐ — اپنے پدر کے پاس گئی سننے ماجرا
دیکھا تو سچ ہے آیا ہے اک سر کٹا ہوا
رومال بھی گلے میں ہے میرا بندھا ہوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

خیرالنساءؑ کی اس پہ جو ناگہ نظر پڑی — پہلے تو اس کی شکل پہ قربان ہو گئی
بعد اس کے پوچھنے لگی وہ دخترِ علیؑ — میرے حسینؑ پیارے کی اے حُر تو خبر دے ذری

کیوں شکل تیری دیکھ میری پھٹتی چھاتی ہے
بوئے حسینؑ جسم سے کیوں تیرے آتی ہے

یہ سن کے حُر نے قدموں پہ زہراؑ کے سر رکھا — بولا نیا غلام ہوں آقا حسینؑ کا
ابنِ علیؑ کا کیا کہوں بس تم سے ماجرا — فدیہ میں ہو حسینؑ کا سر تو ہے مرا کٹا

آفت یہ تھی ٹوٹی ہائے شہِ مشرقین پر
بلوا پڑا تھا دو بدو میرے حسینؑ پر

آنکھوں سے ابھی دیکھ کے آیا تھا میں یہ حال — لیکن قریبِ خُلد کے جب پہنچا میں پُرملال
بولا رہ میں اک فرشتے نے مجھ سے کیا سوال — کرب و بلا سے میں بھی ہو آیا ابھی یہ لال

تیغِ دو دم ستمگروں کی تن پہ چل گئی
خنجر کی دھار شاہ کی گردن میں چل گئی

زینبؑ کے لال مر گئے ماموں پہ ہو فدا — اکبرؑ علی کو برچھی لگی وا مصیبتا
مسلمؑ کے بیٹے کٹ گئے در فوجِ اشقیا — قاسمؑ کی شادی لٹ گئی عباسؑ علی موا

سجادؑ ناتواں پہ ستم آشکار ہے
گردن میں طوق ہاتھوں میں اس کے بار ہے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زنجیر سینہ پیٹتا ہے وہ دلبر حسینؑ | سر ننگے بلوہ میں ہے کھڑی خواہر حسینؑ
جلتی ہوئی زمین ہے اب بستر حسینؑ | بن پانی کے سسکتی ہے اک دختر حسینؑ

لاشوں کے درمیان حرم ہیں کھڑے ہوئے
نیزوں پہ سب شہیدوں کے سر ہیں چڑھے ہوئے

قاسمؑ کے سر پہ سہرا بندھا تھا جو پھولوں کا | کٹ کٹ کے تیغوں سے وہ ہوا ہے جدا جدا
چن چن کے ٹکڑے اس کی دلہن وا مصیبتا | یہ کہکے اس کی لاش پہ دھرتی ہے خاک اڑا

ماتم میں تیرے اہل حرم دل ملول ہیں
سہرا نہیں یہ تیرے جنازے کے پھول ہیں

یہ میں نے سب یہ بانی فرشتہ کے تھا سنا | اور مجھ کو آگہی تھی جو کچھ میں نے وہ کہا
پیاسا ہوں جام اک مجھے دیجئے منگا | تب مرتضٰیؑ سے بنت پیمبرؐ نے یہ کہا

پاس اپنے یا علیؑ اسے جلدی بلائیے
کوثر پہ خون حر کے بدن سے دھلائیے

یہ کہہ کے فاطمہؑ نے کیا حر سے یہ سوال | کرنے گلے پہ باندھا تھا تم نے رومال
وہ بولا کیا کہوں میں جگر خستہ پر ملال | کھا کر گلے پہ برچھی ہوا میں جو نہی نڈھال

نے اس گھڑی حواس کچھ مجھکو ہوش تھا
شہ رگ سے میرے خون دریا کا جوش تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فوارہ خون کا بہنے لگا اور جب تھما — سرور کو آئی ہاتفِ غیبی سے یہ صدا
رومال فاطمہؑ کا جو بازو پہ ہے بندھا — حرؑ کے گلے پہ باندھ دو یا سبطِ مصطفےٰ
سُن کر کے رکھا حسینؑ شہِ باکمال نے
شہ رگ کا خون بند کیا اس رومال نے

یہ سن کے اس کو زہراؑ نے دیکر دعا کہا — تو بھی مرے عزیزوں میں اب تو ٹھہر چکا
اے حرؑ تجھے ہے آفریں اور لاکھ مرحبا — سر تو نے میرے بیٹے کی خاطر کٹا دیا!
محشر کے روز پہلے تجھے بخشواؤں گی
عباسؑ علی کے زیرِ علم جا بٹھاؤں گی

القصہ کیا بیان کروں میں غم کا ماجرا — ماتم زدوں کا قافلہ فردوس سے چلا!
جب تھوڑی دور پہنچا وہ سر پیٹتا ہوا — کیا دیکھتی ہے فاطمہؑ معصوم پارسا
آتا ہے اک فرشتہ یہ کہتا بشور و شین
جنت کے روضے سے چلا لشکر حسینؑ

زہراؑ نے اس فرشتے سے باچشمِ اشکبار — پوچھا کہ کتنی دور ہے وہ میرا نامدار
وہ بولا اے حسینؑ کی ماں بی بی باوقار — اب کوئی دم میں ہوتی ہے بیٹے سے ہمکنار
رتبہ بڑا ہے بادشہِ مشرقین کا
محشر میں ابتلا ہے ترے حسینؑ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۱

شہادت حضرت عون و محمد

ہے شور کہ زینبؑ کے پسر آتے ہیں رن میں — دریائے شرافت کے گہر آتے ہیں رن میں
روشن ہے زمیں شمس و قمر آتے ہیں رن میں — شہزادۂ اقلیم ظفر آتے ہیں رن میں
تھرائیں نہ کیوں دل کہ دلیروں کی ہے آمد
ہشیار خبردار کہ شیروں کی ہے آمد

حیدرؑ کی طرح شیر دلاور انھیں سمجھو — جان و جگر ضیغم داور انھیں سمجھو
شبیرؑ کا ہمدم انھیں یاور انھیں سمجھو — دریائے شرافت کا شناور انھیں سمجھو
ہاں زور دکھائیں گے یہ خالق کے ولی کا
دودھ انکی رگوں میں ہے بھرا بنت علیؑ کا

داں فوج میں تھا غل تھا ادھر رونے کی تھی دھوم — بیٹوں کو پہناتی تھی کفن زینبؑ مغموم
لب پر یہ دعائیں تھیں کہ یا خالق قیوم — دونوں ہوں نثار قدم سرور مظلوم
وہ وقت نہ آئے کہ بہن بھائی سے چھٹ جائے
شبیرؑ کی ہو خیر الٰہی میری لٹ جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے انھیں لائیں حضورِ شہِ ذیجاہ — کی عرض کہ حاضر ہیں غلام آپ کے یا شاہ؟
حسرت ہے کہ حضرت سے ملے رخصتِ جنگاہ — مرنے پہ کمر باندھ کے آئے ہیں یہ ہمراہ
منظور ہے ان کو یہ شریکِ شہدا ہوں
اعدا سے لڑیں اکبرؑ و اصغرؑ پہ فدا ہوں

ہیں آپ تو ہمشیر کے احوال سے آگاہ — نادار ہوں مجبور ہوں محتاج ہوں یا شاہ
بیٹوں کو اسی واسطے لائی تھی میں ہمراہ — نذر آج انھیں کرتی ہوں اے سرورِ ذیجاہ
رد کیجیے نہ اس خواہرِ غمخوار کا ہدیہ
صدقے گئی مقبول ہو نادار کا ہدیہ

منہ دیکھ کے زینبؑ کا یہ کہنے لگے شبیرؑ — تلواروں میں ان بچوں کو میں بھیجوں ہمشیر
کی دست ادب جوڑ کے دونوں نے یہ تقریر — ہم آپ کے اقبال سے ہیں صاحبِ شمشیر
بچے ہیں پہ ہم سا کوئی جرار نہیں ہے
تلواروں میں جانا ہمیں دشوار نہیں ہے

ہم وہ ہیں کہ حملوں سے صفیں فوج کی توڑیں — دکھلائیں تو بھلا تیروں کو حلقوں میں جو جوڑیں
ماریں جسے بے ذبح کئے اس کو نہ چھوڑیں — غازی نہ سمجھئے گا جو منہ جنگ سے موڑیں
تشویش ہے کیا مالکِ شمشیر ہیں ہم تو
تیغوں کو کیا جانیں گے وہ تیر ہیں ہم تو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خوش ہو کے جو زینبؑ نے اشارہ کیا یکبار
سردار کے قدموں پہ جھکے وہ جگر افگار
چھاتی سے لگا کر انھیں بولے شہِ ابرار
روؤ نہ رضامند ہوں میں بیکس و ناچار
اندوہ پہ اندوہ ہے زہرا کے پسر پر
دو داغ تمھارے بھی اٹھائیں گے جگر پر

شبیرؑ نے رو رو کے جو یہ بات سنائی
سب رانڈیں لگیں پیٹنے دے دے کے دہائی
چلائی یہ مخدومۂ کونین کی جائی
اس ذکر نے ہمشیر کو بسمل کیا بھائی
تقدیر یہ آفت ابھی دکھلائے گی مجھ کو
مر جائیں گے سب ہائے نہ موت آئے گی مجھ کو

سن سن کے یہ سب بین ہوئے جو بحالتِ تغیر
حضرت سے یہ کہنے لگے وہ صاحبِ توقیر
تعجیل سعادت ہے مناسب نہیں تاخیر
جاتے ہیں یہ غمخوار سوئے لشکرِ بے پیر
حیدرؑ کی اماں میں شہِ ذیجاہ کو سونپا
شہ نے کہا جاؤ تمھیں اللہ کو سونپا

وہ چاند سے منہ اور گیسوئے معنبر
وہ بدر شبیں ہے چار زہے قدرتِ داور
سب شانِ یداللہ کی سب شوکتِ جعفرؑ
چتون وہی غصہ وہی بالکل وہی تیور
یہ دبدبہ کس صاحبِ شمشیر نے دیکھا
دیکھا جسے [illegible] غیر نے دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

اس شان سے جب وارد میداں ہوئے دونوں — شکل مہ و خورشید کا ساماں ہوئے دونوں
نیساں نے باں سے گہر افشاں ہوئے دونوں — یوں بڑھ کے سوئے فوج رجز خواں ہوئے دونوں
ہاں کچھ جسے دعویٰ ہو بیے جنگ وہ آئے
ہونا ہو جسے تیغ سے چو رنگ وہ آئے

نعرہ وہ سے دلیروں کے پڑی فوج میں ہلچل — جنبش ہوئی گیتی کو لرزنے لگے جنگل
بھاگے ادھر اسوار ادھر چھپ گئے پیدل — اول صف آخر ہوئی آخر صف اول
مجمع تہ و بالا سر میداں نظر آیا
لشکر کے الٹ جانے کا ساماں نظر آیا

کہتا تھا بڑے بھائی سے چھوٹا بصد آداب — بھائی میں بھگا دوں گا ابھی انکو جو حکم آئے
اب پیاس کی گرمی کی کلیجے کو نہیں تاب — سینہ میں ہے کیا دل نہیں آتش پہ ہے سیماب
ہم لوگ محق کیا نہیں اس آب رواں کے
تالو میں خلش ہوتی ہے کانٹوں سے زباں کے

کہتا تھا بڑا بھائی میں صدقے ترے گلفام — ہم تشنہ لبانوں کو بھلا پانی سے کیا کام
اب جلد اجل آئے تو کوثر کا پئیں جام — غش ہم کو کبھی آجائے گا پانی کا نہ لو نام
آنکھیں تو ستمگاروں کی تیغوں سے لڑی ہیں
سمجھے کہ رہو اماں در خیمہ پہ کھڑی ہیں

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اشک آنکھوں میں بھر کر کہا بھتیجے نے بہت خوب ہر دم ہے رضامندیٔ مادر ہمیں مطلوب
ایسے تو نہیں ہم کہ بزرگوں سے ہوں محجوب منظور یہ تھا فتح کا نکلے کوئی اسلوب
دریا کو نہ دیکھیں گے کبھی آنکھ اٹھا کے
پیتے بھی تو پہلے شہِ والا کو پلا کے

یہ کہہ کر دونوں نے گھوڑوں کو اڑایا سوئے لشکر برہم ہوئے دستے تو رسالے ہوئے ابتر
رکتے ہی نہ تھے فوج سے وہ شیر دلاور جرأت میں یہ جعفر تھا شجاعت میں تھا حیدرؑ
صفین کی جدال بھول گئی لشکریوں کو
یاد آ گئی خیبر کی وغا خیبریوں کو

ڈوبے ہوئے تھے شام کے بادل میں دو ماہ بر در پہ کھڑی کہتی تھی مادر سوئے جنگاہ
عباسؑ سے کہتے تھے تڑپ کر شہِ ذی جاہ اب مجھ سے جدا ہوتے ہیں دو شیر مرے آہ
کیونکر متحمل ہوں میں اس رنج و محن کا
گھر لٹتا ہے بھائی مری نادار بہن کا

عباسؑ نے کی عرض کلیجہ ہے دوپارا ان کو تو کسی کی نہیں امداد گوارا
زخمی ہوئے اور مجھکو نہ اکبرؑ کو پکارا جاتا ہے یہ غلام آپ کا فرمائیں جو اشارا
حضرت کی قسم دیکے میں سمجھاؤں گا ان کو
بچپن ہے تو گودی میں اٹھاؤں گا ان کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گھبرا کے درِ خیمہ سے زینبؑ یہ پکاری — سر ننگے میں نکلونگی جو تم جاؤ گے واری
اولاد مجھے تم سے زیادہ نہیں پیاری — بتلاؤ کہ میں اُنکی ہوں یا عاشق کہ تمہاری

میداں کی طرف قاسمؑ بے پر بھی نہ جائیں
تلواروں میں عباسؑ دلاور بھی نہ جائیں

زہراؑ کی قسم مجھ کو بیٹوں کا نہیں دھیان — بھائی پہ تصدق ہوں یہی ہے مجھے ارمان
وہ آئے تو دو سو اس کے دل ہوگا پریشان — صدقے کو نہیں پھیر کے لاتے ہیں میں قربان

خود روؤنگی پر شاہ کو غم کھانے نہ دونگی
لاشہ بھی اُٹھانے کیلئے جانے نہ دونگی

یہ ذکر ابھی تھا کہ ستمگار پکارے — لو شاہ کی ہمشیر کے فرزند سدھارے
ٹکڑے سے کیا معصوموں کی تلواروں کے مارے — وہ لوٹتے تھے خاک پہ دو عرش کے تارے

پامالی کی لاشوں کی اب اسوار بڑھے ہیں
بچوں کے سر اب کٹ کے سنانوں پہ چڑھے ہیں

یہ سنتے ہی بس پہلو میں سنبھلا نہ دل زار — اور شاہ کی ہمشیر گری خاک پہ اکبار
واں لاشوں پہ روتے ہوئے پہنچے شہِ ابرار — یہاں کوئی ساعت کے ہیں مہماں وہ جگر افگار

کس غم میں ہستی کا چمن چھوڑ رہے تھے
گودی کے پلے خاک پہ دم توڑ رہے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

مرثیہ نمبر ۳۲

در حال حضرت عونؑ و محمدؑ

جب چھپ گئے زینبؑ ناشاد کے پیارے | اور ڈوب گئے شام کے بادل میں ستارے
جس وقت وہ جنگاہ سے آگے کو سدھارے | ماں آگئی تڑپ ڈیوڑھی پہ بیتابی کے مارے

پہونچی یہ خبر بنت شہنشاہ نجف کو
بیٹے ترے لڑنے گئے دریا کی طرف کو

یہ سنتے ہی گھبرا گئی وہ شاہ کی خواہر | نزدیک تھا آ جائے نکل پردے سے باہر
رو رو کے یہی سوچتی تھی ہائے وہ مضطر | دریا پہ پی لیں کہیں پانی مرے دلبر

ہر چند کہ ہیں ساقیٔ کوثر کے نواسے
لیکن ہیں کئی روز سے وہ بھوکے پیاسے

مجھکو بشریت کے تقاضے سے ہے وسواس | ہوتی ہے دم جنگ دلیروں کو بہت پیاس
پینا جو نہ تھا پانی تو کاہے کو گئے پاس | بھائی مرا پیاسا ہے اور اکبرؑ و عباسؑ

گھبرائی ہوئی اس لئے میں سوختہ دل ہوں
وہ پانی پئیں اور میں کنبے سے خجل ہوں

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس سوچ میں گھبراتی پھری درد کی ماری ‖ ڈیوڑھی پہ وہ عباسؑ دلاور کو پکاری
آئے جو علمدار تو کہنے لگی واری! ‖ قربان بہن ہو گئی صورت پہ تمہاری
اس وقت محمد ہیں کہاں عون کدھر ہے
کچھ بھانجوں کی اپنے بھی اب تم کو خبر ہے

سنتی ہوں کہ دریا پہ گئے ہیں مرے جانی ‖ پیاسے ہیں کئی روز سے لائیں نہ وہ پانی
دونوں سے کہو جا کے یہ تم میری زبانی ‖ ماموں کی کہیں لیویں مت تشنہ دہانی
گر پی لیا پانی تو نہیں لطف ذرا ہے
قربان گئی پیاسے ہی مرنے میں مزا ہے

رتبہ میں نہیں تم علی اکبر سے زیادہ ‖ مضطر نہیں تم عابد مضطر سے زیادہ
پیاسے نہیں تم شاہ کی دختر سے زیادہ ‖ کمسن نہیں تم بچے علی اصغر سے زیادہ
مشہور تو ہو ایسے بڑے شیر کے پیارو
مر جائیو تم پانی سے منہ پھیر لو پیارو

واللہ کہ حر کوئی نہ تھا اپنا یگانہ ‖ آغاز تو دیکھو کہ کہاں سے ہوا آنا
انجام بخیر اب اسے کہتا ہے زمانہ ‖ تا حشر زبانوں پہ رہے گا یہ فسانہ
بیگانوں کو یہ رتبا جو منظور نظر ہو
ایسے تم تو مری جان ہو اور نور جگر ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عباسؑ علی تم انھیں چھاتی سے لگانا | کہنا کہ کہا ماں نے ہے دریا پہ نہ جانا
حکم آپ کا ان دونوں نے گر مانا تو مانا | ورنہ ہے تمھیں میری قسم آنکھ دکھانا
کہنا جو پیا پانی ہمیشہ نہ جیو گے
ماں دودھ نہ بخشے گی جو تم پانی پیو گے

اے لاڈلو پانی سے جو تم نے کئے لب تر | دھیان اس کا رہے بھائی کو گزرے گا کیونکر
گر آج کو پانی پہ پہنچتا علی اکبرؑ | بن آئے بہن بھائی کے پیتا نہ وہ دلبر
سوچو تو ذرا دل میں یہ انصاف کی جا ہے
بدنام ہو پانی جو پیا خاک مزا ہے

اس شرط سے بہتر ہے کہ تم نہر پہ جاؤ | جو پانی کو تم ہونٹ سے مطلق نہ لگاؤ
مشکیزہ بھرو پانی سے لے ڈیوڑھی پہ آؤ | اور لڑکے سکینہؑ کو اور اصغرؑ کو پلاؤ
پھر سامنے بھائی کے مری قدر بڑی ہو
ہو گی کسی کی بھی نہ عزت جو مری ہو

اور نکلے سخن یہ دہن خلق خدا سے | کہنا ہوا زینبؑ کا ہر اک ماہ لقا سے
آخر کو وہ تھے ساقیٔ کوثر کے نواسے | دریا پہ گئے پانی ملا اور رہے پیاسے
پانی جو ملا شاہ کی دختر کو پلایا!
باقر کو پلایا علی اصغرؑ کو پلایا!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

اے لاڈلو ہے آج کی یہ پیاس تو آساں | پر ہوئے گا جس روز عیاں حشر کا ساماں
خورشید فلک ہوئے گا سوا نیزے پہ اُس آں | مچھلی کی طرح تڑپیں گے اُس روز سب انساں
ہاں پانی اگر تم نے پیا تشنہ لبی سے
گر جاؤ گے اشکوں کی طرح چشمِ نبیؐ سے

جو جو کہ یہاں تشنہ دہن ہوئیں گے بے سر | سب ہوئیں گے کھڑے ساقیٔ کوثر کے برابر
اور پیاسوں کو قبضے ہی میں ہوگا وہاں کوثر | دلوائیں گے علی ساغرِ کوثر انہیں بھر بھر
ہر ایک کہیگا وہاں حیدر سے نبیؐ سے
گھبرائے تھے زینب کے پسر تشنہ لبی سے

شرمائیگی واں بابا اماں یہ تمہاری | اور ماں کہے حضور آنکھ مری ہوگی دُلاری
اس امر کے دھڑکے سے یہ پیتا بھی ساری | یاں پانی نہ پی لیجیو اماں مجھے ہے پیاری
وہ کام کرو جو نہ حجاب آئے کسی سے
محشر میں مری آنکھ نہ شرمائے کسی سے

زینب کے جو منھ سے سنی تقریر یہ ساری | عباسؑ دلاور پہ ہوئی شدت زاری
کی عرض کہ تم حضرت زہرا کی ہو پیاری | کب بھول وہ سکتے ہیں بھلا بات تمہاری
اس درجہ سمجھ والے ہیں فرزند تمہارے
پانی نہ پئیں گے کبھی دلبند تمہارے

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر چند یقیں ہے کہ نہ پئیں گے وہ پانی کیسی ہی اگر ہوگی انھیں تشنہ دہانی
دشوار ہے یہ بات زباں پہ مری آنی اے بھائی جو کیجیو تعب تشنہ دہانی
میں تو نہ گیا اور انھیں میدان میں بھیجا
اب وہ بھی کیونکر میں کروں سخت کلیجا

زینب نے کہا بھائی یہ کیا کرتے ہو گفتار صدقے کروں تم پر ہوں اگر سو مرے دلدار
تم شاہ کے بازو ہو لب حیدر کرار حیدرؑ کے کلیجے ہو تم اور بھائی کے غمخوار
سب کام ہوں، آئیں جو یہ کام آپ کے بھائی
فرزند تو میرے ہیں غلام آپ کے بھائی

یہ سن کے چلے اُن سے جو عباسؑ دلاور پہنچے جو وہاں جس جا تھے کھڑے دونوں دلبر
دیکھا تو عجب شان سے لڑتے ہیں وہ صفدر افراط جراحت سے ہیں تن چور سراسر
اعدا سے لب نہر تو سب چھین لیا ہے
نے آپ پیا پانی نہ گھوڑے نے پیا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۳

شہادت حضرت عون و محمد

زینبؑ کے جو آغوش کے پالے آئے　　دونوں کمرِ شاہ سے ہتھیار سنبھالے آئے
گھوڑے چمکا کے ہلاتے ہوئے بھالے آئے　　قتل کرنے کو سواروں کے رسالے آئے
جا بھڑے شیر چمکتی ہوئی تلواروں میں
گھر گئے دونوں جری لاکھ ستمگاروں میں

ناگہاں فوج سے ہر سو ہوئی بارشِ تیر　　اور چمکنے لگی ہر ایک لعیں کی شمشیر
چھوٹے سے نیمچوں کو کھینچ کے دو ماہِ منیر　　مسکرا کے لگے آپس میں یہ کرنے تقریر
زخمِ شمشیر و سناں جسم پہ سہنا بھائی
سائے کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا بھائی

کہیں ایسا نہ ہو ہم ہوں کہیں اور تم ہو کہیں　　یوں اگر مارے بھی جائیں گے تو کچھ لطف نہیں
ایک ہی جا پہ گریں گھوڑوں سے بالائے زمیں　　ہے یہ لازم کہ دمِ مرگ بھی ہم ہوں قریں
ساتھ ہی خلد کو دنیا سے سفر کر جائیں
خدمتِ احمدؐ و حیدرؑ میں برابر جائیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہہ کے یہ دونوں نے رانوں میں دبائے گھوڑے　　لیکے نام اسداللہ اڑائے گھوڑے
لاکھ اسواروں سے بھی رک نہ پائے گھوڑے　　شیر کی طرح چلے اعدا میں در آئے گھوڑے

قہر نازل ہوا خالق کا جفاکاروں پر
بجلیاں گرنے لگیں دشمن ستمگاروں پر

یوں ہی لڑتے رہے تا دیر وہ نیک صفات　　گل سے لب سوکھ گئے آنے لگے غش ہیہات
چھوٹے بھائی نے کہی چپکے سے بھائی سے یہ بات　　ہم تو اب مرتے ہیں اے بھائی چلو سوئے فرات

مدد خالق اکبر سے فقط لڑتے ہیں
پیاس ایسی ہے کہ گھوڑوں سے گرے پڑتے ہیں

آگ سی بھڑکی ہے جلتا ہے کلیجہ بھائی　　اب تو لڑنے کی بھی اصلا نہیں طاقت بھائی
شانے بھی شل ہوئے دکھنے لگا پنجہ بھائی　　راہ لیں تو ہمیں نزدیک ہے دریا بھائی

پانی پینے کا تو توبہ جو ذرا دھیان آجائے
ہاتھ منہ دھو لیں ذرا جل کے تو جان آجائے

تب بڑے بھائی نے اشک آنکھوں میں بھر کر کہا　　ذکر پانی کا مناسب نہیں تم کو بھیا
تشنگی پر شہ بیکس کی کرو غور ذرا　　تین دن سے انھیں قطرہ نہیں پانی کا ملا

دل بھر آتا ہے اور چھاتی پھٹی جاتی ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
تشنگی اصغر معصوم کی یاد آتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

پیاس سے بانو سکینہ بھی ہے مرنے کے قریں — دیکھ کر غش میں اسے روتے ہیں ہر دم نہ دیں
جائیں دریا پہ تو ہوں وارہ منا غمگیں — دودھ ہم کو جو نہ بخشیں تو یہ کچھ دور نہیں
میں تری پیاس کے قرباں کرے پیاسے بھائی
پانی اب بچیو کو ترسے کنا لیے بھائی

کہہ کے یہ دونوں نے حملہ کیا پھر صورت شیر — جس جگہ مورچے تھے کر دیا لاشوں کا ڈھیر
شدت تشنگی سے آنکھوں میں دنیا اندھیر — سر بسر جسم پہ تھے زخم سنان و شمشیر
بحر خوں پیاسوں کے زخموں سے بہا جاتا تھا
ضعف ہوتا تھا سوا دل گھٹا جاتا تھا

کہاں دو طفل صغیر اور کہاں لاکھ عدو — لڑے اس درجہ کہ شل ہو گئے دونوں بازو
برچھیاں ماریں لعینوں نے جو پایا قابو — ڈگمگانے لگے رہواروں پہ وہ تشنہ گلو
مثل گل ڈوب گئے خون میں جامے ان کے
منہ پہ سہرے ہوئے کٹ کٹ کے عمامے ان کے

ضعف سے ہرنے پہ جھک جھک کے جو سنبھلے کئی بار — غل مچانے لگے میدان میں تب ظلم شعار
لو مبارک ہو کہ مارے گئے یہ سینہ فگار — گرتے ہیں گھوڑوں سے حضرت کی بہن کے دلدار
ٹکڑے ٹکڑے ہیں بدن زخم بہت کھائے ہیں
پاؤں دونوں کے رکابوں سے نکل آئے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہنچی گوشِ شہِ مظلوم میں جس دم یہ صدا ۔ سر لگے پیٹنے گھبرا کے امامِ دوسرا
رو کے چلّائے کہ افسوس بڑا قہر ہوا ۔ ہے غضب ہو گئے دو شیر مرے مجھ سے جدا
آس تھی زینبِ دلگیر کو ان بیٹوں کی!
ہائے اب بچتی ہے خواہر مری بن بیٹوں کی

یہ بیاں کر کے لگے رونے شہنشاہ حجاز ۔ پہنچی خیمے میں بھی فریاد و فغاں کی آواز
کر گیا رنگِ رخِ زینبِ بے کس پرواز ۔ جا کے ڈیوڑھی پہ پکاری وہ بصد عجز و نیاز
کیا غضب ہو گیا جو اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
میں مری جاتی ہوں صدقے گئی کیوں روتے ہیں

دی یہ حضرت نے صدا تھام کے ہاتھوں سے جگر ۔ جانِ آنکھیں مری تم سے نہیں ہوتیں خواہر
اہلِ کیں رن میں یہ غل کرتے ہیں خوش ہو ہو کر ۔ ٹکڑے تیغوں سے ہوئے زینبِ بے کس کے پسر
نہیں معلوم وہ نرغے میں کہاں ہیں بھینا
بھانجے آنکھوں سے ماموں کی نہاں ہیں بھینا

ابھی زینب سے یہ کہتے تھے شہِ کرب و بلا ۔ اور کھڑی ہاتھوں سے سر پیٹتی تھی وہ دکھیا
اتنے میں بھانجوں کی آئی یہ حضرت کو صدا ۔ لو غلاموں کی خبر اے خلفِ شیرِ خدا
تن سے ہم دونوں کے سر کٹنے کی تیاری ہے
اے مددگارِ جہاں یہ وقت مددگاری ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ صدا سنتے ہی دوڑے پہ گرے زخمیٔ دیں　　نہ فلک سوجھتا تھا اور نہ آنکھوں سے زمیں
میان سے تیغ جو لی جھک گئے آگے سے لعیں　　خوں میں غلطاں نظر آئے انھیں وہ ماہ جبیں
خاک پر گر کے بصد درد پکارے شبیرؑ
ہائے اے بھانجوں قربان تمہارے شبیرؑ

کبھی گھبرا کے محمدؐ کے قریں جاتے تھے　　عونؑ کے پاس کبھی روتے ہوئے آتے تھے
خوں بھری زلفیں کبھی چہرے سے سرکاتے تھے　　زخمی بازو کو ہلا کر کبھی چونکاتے تھے
کبھی چلاتے تھے کیوں غم میں ہو تسلیم کرو
اٹھو اے بھانجو ہم آئے ہیں تعظیم کرو

سن کے ماموں کی صدا ہوش میں دونوں آئے　　دیکھ کر شاہ کا منہ قدموں پہ سر نہوڑائے
بھر کے آنسو آنکھوں میں یہ بات زباں پر لائے　　شکر صد شکر کہ حق نے یہ قدم دکھلائے
کوئی حسرت نہ رہی اے شہ عمراں ہم کو
ماں سے ملنے کا فقط رہ گیا ارماں ہم کو

کہہ کے یہ حسرتِ دل مر گئے وہ تشنہ گلو　　آئے رخساروں تلک آنکھوں سے ڈھل کر آنسو
قبضے ہاتھوں سے چھٹے بہنے لگا تن سے لہو　　رہ گئے خاک پہ بل کھا کے وہ پرخوں گیسو
شاہ چلانے لگے ہائے یہ کیا کرتے ہو
ماموں صدقے ہو کہ ماموں کیلئے مرتے ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۴

شہادت حضرت عون و محمد

امت پہ سب اپنے فدا کرتی ہے زینبؑ | سینہ سے دل و جاں کو جدا کرتی ہے زینبؑ
چھٹتے ہیں سب پہ یادِ خدا کرتی ہے زینبؑ | جو صبر کا حق ہے وہ ادا کرتی ہے زینبؑ
گھوڑوں پہ جو وہ ذوق کے ارمان چڑھے ہیں
کہتی ہے کہ بیٹے مرے پروان چڑھے ہیں

فرماتے تھے ہمشیر یہ کیا کرتی ہو دیکھو | اکبر کو مرے بھیجو انھیں ان میں نہ بھیجو!
وہ کہتی ہے صدقے گئی تم اس میں نہ بولو | زینبؑ نے اسی دن کے لئے پالا تھا ان کو
تم تو انھیں زینبؑ نہیں سمجھتے ہو بھائی
پھر کس لئے ہمشیر سے شرماتے ہو بھائی

بھجوانے کا اکبرؑ کے نہ تم نام لو بھیّا | اکبرؑ کی بلا ان کو لگے وہ رہے جیتا
اول تو وہ ہمشکل نبیؐ حسن میں یکتا | اور دوسرے زینبؑ کو ہے سہرے کی تمنّا
آسان مجھے بیٹوں کا داغ اے شہِ دیں ہے
ان میں کوئی اٹھارہ برس کا تو نہیں ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بچپن میں پلاتی تھی انھیں دودھ کی جو دھار | کہتی تھی کہ اس دودھ کا یہ حق ہے خبردار
ہو جائیو تم لوگ فدائے شہ ابرار | یہ ہونٹ ہلا دیتے تھے اور کرتے تھے اقرار
ہر چند کہ چھوٹا ابھی ان دونوں کا سن ہے
پر کیا کروں بھائی کہ یہی صدقے کا دن ہے

یہ کہتی تھی کچھ دھیان میں زینب کے جو آیا | پھر اپنے جگر گوشوں کو خیمہ میں بلایا!
آئے جو لپٹ بیچ میں اکبر کو بٹھایا | اور عون کو گردان کے کئی بار پھرایا
باقی جو محمد تھا یہ رتبہ دیا اس کو
گہوارۂ اصغر پہ تصدق کیا اس کو

بیٹوں کو بھتیجوں پہ فدا کر چکی جس آن | مادر ہی کا تو دل ہے کہ ہو غم سے پریشاں
بولی کہ سدھارو والسلام اللہ نگہباں | تم اکبر و اصغر پہ فدا تم پہ میں قرباں
گلگشت گلستان شہادت ہو مبارک
کوثر ہو مبارک تمھیں جنت ہو مبارک

پھر شاہ کے مجرے کو جھکے دونوں خوش خو | کیا عشق برادر تھا کہا شاہ سے رو رو
زندہ ہیں ابھی پھر انھیں چھاتی سے لگا لو | مرنے پہ تو دو کوس کا بہت آئیگا لوگو
لاش انکی برادر کو اٹھانے نہیں دونگی
مر کر دل کو کلیجے سے لگانے نہیں دونگی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ اکبرؑ و اصغرؑ کے عوض مرنے میں جاتے | ہے قسم کہ صدقہ کو نہیں ہاتھ لگاتے
ہاں صدقے گئی بن کے یہ دولہا اگر آتے | تم شوق سے بیٹوں کو مرے خیمہ میں لاتے
مر جائیں تو مقتل ہی میں چھوڑ آئیو بھائی
لاشوں کو مرے گھر میں نہ تم لائیو بھائی

گھوڑوں پہ غرض عونؑ و محمدؑ ہوئے اسوار | تھی فاطمہؑ کی روح نواسوں کی جلودار
میدان میں وہ شیر جو وارد ہوئے اک بار | لشکر میں ہوا شور کہ ہشیار! ہو ہشیار
ہیں تیغ کھنچے ہاتھوں میں ابرو کی طرح سے
دو لڑکے چلے آتے ہیں شیروں کی طرح سے

لشکر کی صفیں چیر کے دریا پہ چلے آئے | لہراتے ہوئے دیکھ کے پانی کو کہا ہائے
کیوں مشک سکینہؑ کی نہ کاندھے پہ اٹھا لائے | گر سے کہیں جو مشک کہیں خیمہ سے جائے
ہاتف نے ندا دی کہ عبث رنج و قلق ہے
سقائی سکینہؑ کی تو عباسؑ کا حق ہے

زینبؑ نے در خیمہ سے یاں ان کو جو دیکھا | بانو نے کہا بیٹوں کو گھبرائی وہ دکھیا
فضہؑ سے کہا بیٹے مرے قید ہوئے کیا | وہ بولی کہ کچھ سن لئے کیا کہتے ہیں اعدا
لشکر کی صفیں چیر کے دو روز کے پیاسے
دریا پہ گئے ساقی کوثر کے نواسے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زینبؑ نے کہا کیوں گئے دریا سے غرض کیا | پی لیں گے جو پانی تو غضب اور ہی ہوگا
بھائی ہے مرا تین شب و روز کا پیاسا | فضہ انھیں آواز دے یہ دھیان ہے بیجا
اک بوند بھی پانی کی اگر پی تو ستم ہے
اک دھار میں دودھ کی بخشونگی قسم ہے

گر پی لیا پانی تو بس اب گھر میں نہ آنا | اب شکل کبھی مجھکو نہ دکھانا نہ دکھانا
زینب کو کبھی مرے بھائی کی خاطر نہ کٹانا | راحت کے عوض یہ بھی نہ تم صدمہ اٹھانا
مر جاؤ گے تم گود میں لاشوں کو نہ لونگی
ماموں تمھیں روئیں گے تو میں بھی نہ روؤنگی

فضہ ہوئی خیمہ سے رواں جانب میداں | کیا دیکھتی ہے نہر پہ ہے فوج فراواں
زینبؑ کے جگر گوشوں پہ ہے تیروں کا باراں | ناگاہ ہوا شور کہ مشکل ہوئی آساں
لو جان و دل دختر زہرا گئے مارے
دو روز کے پیاسے لب دریا گئے مارے

جس وقت یہ ماتم کی خبر شاہ نے پائی | روتے ہوئے گھوڑے پہ چڑھے تاب نہ آئی
عباس سے گھبرا کے کہا کیا کروں بھائی | لو ظالموں نے لوٹ لی خواہر کی کمائی
یہ بھانجوں کا داغ نہیں مجھکو دیا ہے
اکبر کو اور اصغر کو مرے قتل کیا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لاشوں کو اٹھانے کو چلے سیّدِ ذیجاہ || عباسؑ اور اکبرؑ بھی ہوئے شاہ کے ہمراہ
رو کر کہا زینبؑ نے نہ لاؤ انھیں یاں شاہ || میری تو نہ مرضی تھی گئے نہر پہ کیوں آہ
گر پی لیا بن آپ کے پانی تو غضب ہے
منھ ان کے نہ دیکھوں گی ارادہ یہی اب ہے

رَن میں جو گئے شاہ تڑپتا انھیں پایا || اک لاش کو خود ایک کو اکبرؑ نے اٹھایا
جب بچوں کو لا کر صفِ ماتم پہ لٹایا || زینبؑ کو بلا کر شہِ دیں نے یہ سنایا
تھا عشق انھیں فاطمہ زہراؑ کے خلف سے
پیاسے گئے پینے سے پھرے دریا کی طرف سے

وہ بولی میں صدقے گئی سچ کہتے ہو یہ بات || لو بھائی بھلا سر پہ تو زینبؑ کے رکھو ہاتھ
کھاؤ تو قسم فاطمہ کی اے شہِ خوش فرات || دریا کے کنارے تو گئے تھے یہ خوش اوقات
کس طرح سے حیدرؑ کے نواسے لڑے دونوں
زہراؑ کی صدا آئی کہ پیاسے لڑے دونوں

اس وقت یہ زینبؑ نے کہا اے مرے دلبر || کچھ کہتے ہو تو کہہ لو کہ اب آفت ہے سر پر
وہ بات کہی چپکے سے دونوں نے برابر || جس بات کو سنتے ہی تڑپنے لگی مادر
اے وائے حسینا یہی چلاتی تھی زینبؑ
اچھے سب سے تھے اور نہ جلاتی تھی زینب

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے بی بیو یہ کہتے تھے شبیر کے شیدا | جب رن میں گرے ہم تو وہاں آ کے تھیں زہرا
روتی تھیں بہیں اور یہ کہتی تھیں دکھیا | شبیر کو زندہ نہیں چھوڑیں گے اعدا

یہ کرتے ہیں تاکید وہ مجھ خستہ جگر سے
اب جانے نہ دینا شہ مظلوم کو گھر سے

پھر دیکھا جو زینب نے تو پایا انھیں بے دم | کرنے لگی یہ بین وہ مخدومۂ عالم
میں خوش ہوئی اب تم سے ہو خوش خالق اکرم | واری گئی لو بخشد یا دودھ بھی اس دم

قربان میں اے حیدر صفدر کے نواسو
ہے ہے مرے پیاسو مرے پیاسو مرے پیاسو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۰

شہادت حضرت قاسمؑ

دی رن کی رضا شاہ نے جب ابنِ حسنؑ کو
اک عید ہوئی مرنے کی اُس غنچہ دہن کو
خیرانہ چلا تیغ بکف خیمے سے رن کو
اعدا نے کہا دیکھ کے اس شکلِ حسن کو

نورِ حسنی چہرۂ زیبا سے عیاں ہے

ہم شوکت و شان اسد اللہ یہ جواں ہے

اتنے میں رجز پڑھنے لگا قاسم نوشاہ
آگاہ ہو! آگاہ ہو! آگاہ ہو آگاہ
دادا ہے ہمارا اسد اللہ یداللہ
عمو ہیں حسینؑ ابن علیؑ سید ذیجاہ

میں لختِ دل فاطمہؑ کا لختِ جگر ہوں

پانی میں جسے زہر دیا اس کا پسر ہوں

سب جانتے ہیں پنجتنِ پاک کا رتبہ
آدم سے کیا پہلے خدا نے انھیں پیدا
کی شیرِ خدا نے مددِ حضرتِ موسیٰ
تھا طور پہ بھی نورِ محمدؐ ہی کا جلوہ

کام آتے ہیں ہر دکھ میں یہ ہے کام ہمارا

Presented By: www.jafrilibrary.com

آفت سے چھٹا جس نے لیا نام ہمارا

Presented By: www.jafrilibrary.com

جانِ دلِ زہراؑ کے عبث درپئے جاں ہو   کس سمت کو بہکے ہوئے بے مہر تم ہو کہاں ہو
افسوس کہ جو مصحفِ ناطق کی زباں ہو   سب پانی پئیں اور وہی تشنہ دہاں ہو
ہیں سینکڑوں تیغیں علم اک جان کی خاطر
دُنیا میں یہی ہوتی ہے مہمان کی خاطر!

سیّد نے جو کی ہو کوئی تقصیر بتا دو   جوڑا ہو کماں میں جو کوئی تیر بتا دو
چھینی ہو کسی شخص کی جاگیر بتا دو   اُمّت پہ اگر کھینچی ہو شمشیر بتا دو
تم لوگوں نے کس روز نہیں جبر کیا ہے
اِس صابر و شاکر نے سدا صبر کیا ہے

یہ سُنتے ہی فوجوں کو جو جنبش ہوئی اک بار   تیغوں کی اُٹھی موج میانِ صفِ کفّار
ڈھالوں کا ہوا ابرِ سیاہ رَن میں نمودار   بدلی جو ہوا پڑنے لگی تیروں کی بوچھار
پہنچا وہ جری تیغ بکف اہلِ جفا میں
بجلی سی لگی کوندنے ڈھالوں کی گھٹا میں

نوشاہ نے پائی تھی عجب ہمّتِ عالی   حملہ کیا جس صف پہ وہ صف ہو گئی خالی
تلوار نے آفت صفِ کفّار میں ڈالی   لڑنے کے لئے تیغ جو حسنؑ نے سنبھالی
تلوار کا آنا ہوا ثابت نہ لعیں پر
دو ٹکڑے نظر آئے [illegible] زیں پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پر شادی و غم ہیں اسی دُنیا میں توام
معلوم نہ تھا یہ کہ بچھے گی صفِ ماتم
دولہا پہ اُدھر ٹوٹ پڑا لشکرِ ظالم
تیغوں میں گھرے برچھیاں چلنے لگیں باہم
تیر آتے تھے سینے پہ کلیجے پہ جبیں پر
کٹ کٹ کے گرے پیچ عمامے کے زمیں پر

عمو کو پکارے کہ چچا جان خبر لو
ہوتا ہے غلام آپ کا قربان خبر لو
دُنیا میں کوئی دم کا ہوں مہمان خبر لو
تکلیف نہ دیتا مگر اس آن خبر لو!
ذُریتِ حیدرؑ کی یہ توقیر ہوئی ہے
پامال ہمیں کرنے کی تدبیر ہوئی ہے

یہ کہتے تھے جو موت کی ہچکی اُسے آئی
مُنھ کھول کے حضرت کو زباں خشک دکھائی
مخدومۂ عالم نے یہ آواز سُنائی
میں ساغرِ کوثر ترے واسطے لائی
پی لے اسے اے لال کہ تر خشک زباں ہو
دادی ترے سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ فدا ہو

لب بند کئے قاسمِ نوشاہ نے اک بار
یعنی نہ پیوں گا کہ ہیں پیاسے شہِ ابرار
دُنیا سے سفر کر گیا وہ آئینہ رُخسار
لاش اُس کی چلے لے کے شہِ بیکس و ناچار
ڈیوڑھی پہ جب پہنچے تو کہا دیکھ کے سب نے
وہ آئے ہیں دولہا تھا بنایا جنھیں سب نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے ہے بنے قاسمؑ کا ہوا شور جو در پر
بانوؑ نے کہا لُٹ گئی لوگو مری دختر!
فرزند کے لاشے سے لپٹنے لگی مادر
سر پیٹتی دوڑی شہِ مظلوم کی خواہر

پھر کون رہے بنتِ علیؑ جب نکل آئے
خیمے میں دولہن رہ گئی اور سب نکل آئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۶

شہادت حضرت قاسمؑ

رن میں باندھے ہوئے سہرے کو جو آئے قاسمؑ | تھے کفن بیاہ کے جوڑے کو بنائے قاسمؑ
فوج اعدا ہوئی مصروف ثنائے قاسمؑ | واہ کس شان سے تشریف ہیں لائے قاسمؑ
اک براتی کو بھی ہمراہ نہیں لائے ہیں
لشکر حسن جلو میں یہ لئے آئے ہیں

اس نے پھل باغ جوانی کا نہیں پایا ہے | آگے عمّو پہ فدا ہونے کو یہ آیا ہے
صدمۂ نو فلک پیر نے دکھلایا ہے | شدت تشنہ دہانی سے بھی گھبرایا ہے
یہ اگر قتل ہوا روح حسن روئے گی
کیسی بیتاب ہو گھونگھٹ میں دلہن روئیگی

کوئی بولا کہ ترس کی یہی جا ہے واللہ | رات کو خیمۂ شبیرؑ میں تھا اس کا بیاہ
دن کو مرنے کیلئے آیا ہے یہ غیرت ماہ | کس طرح قتل کریں دولہا کو ہم واویلا
تیغ ظالم سے اگر اس کا جدا سر ہوگا
شہ کی بیٹی کو نہ رنڈسالہ میسر ہوگا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گوش زد جب کہ پسر سعد کے یہ حرف ہوا ! | شمرؔ لعیں سے کہنے لگا فوج میں کیا ہے چرچا !
جنگ قاسمؑ سے ہر اک حیلہ اور لا دیکھا | دیکھئے اس کو طمع زر مری جانب لے آ !

بغض اکبرؑ سے ہے نے قاسمؑ دلگیر سے ہے
کام ہم کو تو فقط اک سر شبیرؑ سے ہے

شمرؔ لعیں ملعون طرف قاسمؑ نوشاہ چلا | اور بصد عجز یہ نوشہ سے ہوا وہ گویا
تم یہ لالے ہو حسنؑ ہم نہیں کرنے کے جفا | آؤ لشکر میں ہمارے نہ کرو خوف ذرا

ہاتھ عمو کی رفاقت سے اٹھا لو قاسمؑ
منتظر ہم ہیں کھڑے سب ادھر آؤ قاسمؑ

یہ بیاں شمر ستمگر نے جو قاسمؑ سے کیا | بدن قاسمؑ نوشاہ حزیں کانپ گیا
اور یہ فرمایا کہ اے شمرؔ لعیں تو کہتا ہے یہ کیا | مجھ کو شبیرؑ کی خدمت سے تو کرتا ہے جدا

مضطرب کیا دلِ غمدیدہ مرا ہوتا ہے
کہیں سایہ بھی بھلا تن سے جدا ہوتا ہے

کہہ کے یہ سہرے کی لڑیوں کو لپیٹا اک بار | تیغ کو کھینچ کے حملہ کیا سوئے کفار
صورت برق شرر بار جو چمکی تلوار | ہو گئی خاک سیہ چل کے صفِ بدکردار

منہ سوئے خیمہ جو نوشاہ پھرا دیتے تھے
Presented By: www.jafrilibrary.com
بارک اللہ کی شبیرؑ صدا دیتے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرحبا کہتے تھے حسن قسمت دو امام ابن امام | جھک کے تب ابن حسنؑ عمو کو کرتے تھے سلام
اور لب خشک دکھا کر یہی کرتے تھے کلام | اے چچا پیاس مجھے دیتی ہے قاسم کو تمام

شاہ کہتے تھے کہ ممکن نہیں جانی پانی
آج سب خون کے دو کلاں کرتے ہیں پانی پانی

ناگہاں ازرق نے مجروح جب قاسمؑ کو کیا | پھل ملا باغ شہادت سے اسے نیزہ کا
لشکر ظلم میں اس دم یہ ہوا غل برپا | رانڈ وہ دیکھا زن بیوہ کا پسر قتل ہوا

فاطمہؑ روتی ہیں خلد میں ناشاد ہوئے
رانڈ کی بیاہی کے ارمان بھی برباد ہوئے

یہ صدا سن کے لگے رونے شہنشاہ زمن | اور سر پیٹتی تھی خیمہ میں اک شب کی دلہن
کہتی تھی زینبؑ ناشاد سے رو کر یہ سخن | پھوپھی اماں مجھے اسدم ہے بڑا رنج و محن

جان گویا کہ ہے کبریٰ کی نکلتی اسدم
ایک برچھی سی کلیجہ پہ ہے چلتی اسدم

خیمۂ شاہ میں تھا غلغلۂ شیون و شین | چلے سر پیٹتے ہوئے لاشۂ قاسمؑ پہ حسینؑ
پہونچے جب لاشۂ قاسمؑ پہ امام کونین | دیکھا کیا خاک پہ ہے لوٹتا وہ نور العین

روکے چلائے کہ دو روز کے پیاسے دولہا
اٹھ کے بغلگیر ہو مظلوم چچا سے دولہا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بند کر آنکھوں کو قاسمؑ نے کہا اے شہ دیں | یہ بتا دیجئے ہمراہ سکینہؑ تو نہیں
نیگ اب مانگے گی مجھ سے جو وہ ہو کر غمگیں | شرم آئے گی مجھے روح بھی ہوگی حزیں

شاہ بولے وہ نہیں ساتھ ہمارے بیٹا
فاطمہؑ روتی ہے لاشہ پہ تمہارے بیٹا

بازوؤں کو تو شاہ نے اُس دم کھولا | قدم سرورِ کونین پہ رکھوا ماتھا
پھر نشاں نعلوں کے دکھلا کے چچا سے یہ کہا | آپ اس جسم کا لیتے تھے اکثر بوسا

تیروں سے پہلے یہ تن خانۂ زنبور کیا
گھوڑوں کی ٹاپوں سے پھر سارا بدن چور کیا

شہؑ نے بوسہ دیا ہر عضوِ بدن کے اوپر | اور کہا وقتِ وصیت ہے یہ اے نورِ نظر
تب یہ قاسمؑ نے کہا سبطِ نبی سے رو کر | مجھ پہ حق بانوئے بیکس کا بہت ہے سرور

اس طرح آپ سے حال پہ احساں کرنا
اُن کے اکبرؑ پہ مری لاش کو قرباں کرنا

شہِ مظلوم کو اب ضبط کا یارا نہ رہا | اور کہا تم پہ میں صدقے یہ جو کہا تم نے کیا
چاہتی ہے تمہیں اکبرؑ کی طرح وہ دکھیا | اُس کی اک آنکھ ہو تم ایک ہے اکبرؑ بیٹا

بیٹھ کر سینہ و سر پیٹ کے روتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

جان کو کھوتی ہے اور تم پہ فدا ہوتی ہے

Presented By: www.jafrililibrary.com

سن کے یہ گلشن جنت کو سدھارے نوشاہ | لاش کو لیکے چلے خیمہ کی جانب وہ شاہ
تھا در خیمہ پہ فرزند حسن عبداللہ | اس نے چلا کے کہا ماں سے باصد نالہ و آہ
عرش پر دادی کے رونے کی صدا جاتی ہے
رن سے لوٹی ہوئی قاسمؑ کی برات آتی ہے

خیمۂ شاہ میں جس وقت کہ پہنچی یہ خبر | لاتے ہیں لاشۂ قاسمؑ کو شہ جن و بشر
سر سے اوڑھنی کبرا نے اتاری رو کر | دے کے فضہؑ کو لگی کہنے یہ بادیدۂ تر
دھو کے لاشۂ قاسمؑ کو بچا لے فضہؑ
تو یہ چادر تن زخمی پہ اڑھا لے فضہؑ

آئے روتے ہوئے خیمہ میں امام دوسرا | اور مسند پہ رکھا ابن حسنؑ کا لاشا
لاش کی سمت سے دولہن نے لیا منہ کو پھرا | کچھ تو شرم آئی اسے اور سوا کچھ جوش بکا
غم تھا ایسا کہ ہر اک رو رو کے جان دیتا تھا
گود میں لاشۂ فرزند حسنؑ لیتا تھا

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۲

شہادت حضرت قاسمؑ

گھوڑے سے جبکہ قاسم گلگوں قبا گرا — غل پڑ گیا نبیرۂ مشکلکشا گرا
صفدر جری بہادر و شیر وغا گرا — خوں میں نہا کے لختِ دلِ مجتبےٰ گرا
گرتے ہی فوجِ ظلم کا مجمع بہم ہوا
زخمی براہ نرغۂ فوجِ ستم ہوا

مارا کسی نے پشت پہ نیزے کو تان کے — کھٹکی سنانِ ظلم کلیجہ میں آن کے
کوئی تبر لگا گیا مظلوم جان کے — تیغہ کسی کا چل گیا سر پر جوان کے
پہلو بھی دونوں ہاتھ بھی یکسر فگار تھے
دولھا کا ایک جسم تھا حربے ہزار تھے

حضرت کو دی صدا کہ چچا جان آئیے — خادم ہوا حضور پہ قربان آئیے
دنیا میں کوئی دم کا ہوں مہمان آئیے — سر کٹنے کا ہوتا ہے سامان آئیے
جلاد پہنچے تیغ دو پیکر لئے ہوئے
قاتل کھڑے ہیں ہاتھوں میں خنجر لئے ہوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دم توڑنے لگا جو یہ کہہ کر وہ دلفگار — طبل ظفر بجا صف اعدا میں ایکبار
دوڑے لعیں جو تیغ بکف شاہ نامدار — گھوڑوں سے روندنے لگے لشکر کو واں سوار
سب ٹکڑے ٹکڑے سینۂ پُر نور ہو گیا
ٹاپوں سے مرکبوں کے بدن چور ہو گیا

پہونچے حسینؑ لاش پہ جب دم بجسم تھا — اٹکا ہوا تھا آنکھوں میں ابن حسنؑ کا دم
سر اپنا پیٹ کر یہ پکارے شہ امم — قاسمؑ اٹھو کہ آئے ہیں ملنے کو تم سے ہم
موڑو نہ آنکھ فاطمہؑ کے نور عین سے
باتیں تو کچھ کرو دم آخر حسینؑ سے

کیا بولتے کہ موت نے تھا بے خبر کیا — سیدھی نہ آنکھ کی نہ منھ اپنا اُدھر کیا
ہچکی کے دم نکلتے تہ و بالا جگر کیا — بس مسکرا کے باغ جہاں سے سفر کیا
حضرت چلے اٹھا کے تنِ پاش پاش کو
کاندھا دیا چچا نے بھتیجے کی لاش کو

مقتل سے لاش آئی کی صورت کہوں میں کیا — چادر لپیٹ دی تھی کہ اعضا تھے سب جدا
قطرے لہو کے خاک پہ گرتے تھے جا بجا — گردن ڈھلی ہوئی تھی لٹکتے تھے دست و پا
عباسؑ روتے آتے تھے اور سر پہ ہاتھ تھا
زخمی فرس بھی روتا ہوا لاش کے ساتھ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نزدیک وہ گیا جو در خیمۂ حرم　　اکبر وہاں بڑھ کے گئے آگے بچشمِ نم
ڈیوڑھی پہ راہ تکتی تھی زینبؑ اسیرِ غم　　پوچھا کہ روتے آئے ہو کیوں کیا ہوا ستم
کی عرض سوئے خلد حسنؑ کا پسر گیا
شب کو جسے بنایا تھا دولہا وہ مر گیا

برپا ہو جب یہ حشر تو کیا آئے دل کو چین　　غل تھا حرم کے بین کا لاشے کے ساتھ بین
تھے آگے آگے دولہا کی میت لیے حسینؑ　　پیچھے پیٹتی آتی تھی ماں ہائے نورِ عین
پہلے شہید ہو گئے کیوں فوجِ شام سے
واری برات آئی نہیں دھوم دھام سے

منہ ڈھانپے رو رہی تھی جہاں غمزدہ دلہن　　دولہا کی لاش گود میں لائے شہِ زمن
جلدی اٹھا کے میتِ لختِ دلِ حسنؑ　　روتے ہوئے چلے گئے باہر شہِ محسن
ماں غش میں گر پڑی جسدِ پاش پاش پر
ماتم کا شور پڑ گیا دولہا کی لاش پر

گھونگھٹ الٹ کے چہرے سے کھولا دلہن کا سر　　منہ پر لگا کے خاک کے چھاپے ادھر ادھر
پھینکا زمیں پہ ہاتھ سے کنگنا اتار کر　　ماتم پڑا جو گھر میں تو پھٹنے لگا جگر
امڈا یہ دل کہ اشکوں کا دریا بہا دیا
ماں نے سرہانے لاشے کے لاکر بٹھا دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چہرے پہ اپنے ڈال کے پھر گوشۂ ردا — کرنے لگی یہ بین دلہن غم کی مبتلا
دولھا مرے یہ شکل بنا لائے ہیں کیا — سر ٹکڑے ٹکڑے عضو بدن سب جدا جدا
کٹ کٹ گئی ہیں سہرے کی لڑیاں لڑائی میں
بدّھی رہی گلے میں نہ کنگنا کلائی میں

تم تو خوشی خوشی ہوئے راہی سوئے عدم — یہ تازہ رانڈ رہ گئی رونے کو بے ستم
سبط نبیؐ کی گود میں نکلا تمہارا دم — اے ابن عم تباہ ہو کے بھی جیتے ہیں ہم
منھ پیٹتی ہوں تم کو توجہ اِدھر نہیں
آنکھیں پھرا کے سوتے ہو کچھ بھی خبر نہیں

اے دلبر حسنؑ نہیں تھمتا مرا جگر — خنجر کوئی پھراتا ہے رہ رہ کے قلب پر
غربت تمہاری بھولے گی مجھ کو نہ عمر بھر — تم بھی تو بیکسی کو مری بھولنا مگر
اُلفت ہے کچھ تو جلد بُلا لیجیے مجھے
پائین پا لحد کے سُلا لیجیے مجھے

کس بات پر کنیز سے صاحب خفا ہوئے — مہر و وفا وہ کیا ہوئی کیوں بیوفا ہوئے
غربت میں فدیۂ پسر مصطفےٰ ہوئے — بیوہ ہوئے ہم آپ شہید جفا ہوئے
صاحب تو یہاں سے گنج شہیداں میں جائیں گے
رسّی میں ہم بندھے ہوئے زنداں میں جائیں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۸

شہادت حضرت قاسمؑ

جب لاشۂ قاسمؑ پہ شہ بحر و بر آئے — چاک اپنا گریباں کئے ننگے سر آئے
نیزہ لئے ہمشکلِ نبیؐ نوحہ گر آئے — عباسؑ سنبھالے ہوئے تیغ و سپر آئے
دیکھا صفتِ شیر ستمگاروں کو تن کے
حملہ کیا قاتل پہ جگر بند حسنؑ کے

ایک تہلکہ برپا ہوا بھاگے جو بدافعال — گھوڑوں سے گلِ باغِ حسنؑ ہو گیا پامال
دیکھا شہِ مظلوم نے دولھا کا عجب حال — ٹاپوں کے نشاں سینہ پہ بیسیوں تھے لال لال
منھ زرد تھا زخموں کے دہن خوں سے بھرے تھے
مہندی لگے ہاتھوں کو کلیجہ پہ دھرے تھے

دم اٹکا تھا آنکھوں میں کہ حضرت نے پکارا — مارے لئے انھیں اللہ جنھوں نے تجھے مارا
غنچہ کی طرح کر کے تبسم وہ دل آرا — بس گلشن جنت کے بسانے کو سدھارا
افسوس کہ بیاہے ہوئے اک شب کے مرے تھے
دولھا تھے گئے دلہن بھی ارمان بھرے تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یوں لاش کو فرزندِ پیمبرؐ نے اُٹھایا ہاتھوں پہ کمر کو شہِ بے پر نے اُٹھایا
سر خاک سے عباسؑ دلاور نے اُٹھایا ٹکڑے جو الگ تھے انھیں اکبرؑ نے اُٹھایا
شبیرؑ کی عبا میں تنِ صد پاش کو لائے
یوں ڈیوڑھی پہ شاہِ شہداؑ لاش کو لائے

غل پڑ گیا آئی ہے قاسمؑ کی سواری روتی صفِ ماتم سے اُٹھیں بیبیاں ساری
فق ہو گئی گھونگھٹ میں دلہن درد کی ماری سر پیٹ کے فضہؑ درِ خیمہ سے پکاری
غفلت میں خبر کچھ نہیں ان کو سر و پا کی !
بند آنکھیں کیے سوتے ہیں گودی میں چچا کی

باہر گئے شہ لاش کو مسند پہ لٹا کر ماں گر پڑی کھولے ہوئے گیسو سرِ خاک آ کر
گھبرا کے کہا بالی سکینہؑ نے یہ جا کر لو آئے ہیں مقتل سے بھیا خون میں نہا کر
تم دیکھو کہ ماتم کو حرم گرد کھڑے ہیں
وہ بیاہ کی مسند پہ جگر تھامے پڑے ہیں

یہ سُن کے جگر بل گیا منہ صبر نے موڑا چہرے پہ ملی خاکِ عزا صبر کو توڑا
معلوم ہوا بر میں کفن بیاہ کا جوڑا تکیے کو کبھی سرکا دیا مسند کو کبھی چھوڑا
دم گھٹنے لگا بی بیاں جب گھیر کے بیٹھیں
رونے کو [illegible] منہ پھیر کے بیٹھیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ماں سے کہا اماں مجھے رونے کی رضا دو — کیا کہہ کے دلہن دولھا کو روتی ہے بتا دو
چادر کوئی اُجلی سی اگر ہو تو اُڑھا دو — رانڈیں جو پہنتی ہیں وہ پوشاک پہنا دو
ماتم ہے بپا سینہ زنی چاہیئے مجھکو
اب سوگ میں کالی کفنی چاہیئے مجھکو

ماں نے کہا دل کھول کے رو لے مری دختر — بٹھلا دیا زینبؑ نے اُسے لاشے پہ لا کر
لٹکائے ہوئے چہرے پہ بند سال کی چادر — کرنے لگی یہ بین دلہن جھک کے قدم پر
ہے ہے کہیں تیغوں سے نہ دو قطعہ ہوا تم کو
کیا شکل بنا لائے بنے کیا ہوا تم کو

دولھا بنے اس اجڑے ہوئے گھر کو تو دیکھو — ماتم میں بُرا حال ہے مادر کو تو دیکھو
مُنھ ڈھکے بیٹھی ہے شاہ کی خواہر کو تو دیکھو — اپنی نئی بیوہ کے کھلے سر کو تو دیکھو
افشاں ہے نہ سہرا ہے نہ پوشاک ہے صاحب
بالوں پہ بھی چہرے پہ بھی اب خاک ہے صاحب

کس سے کہوں ہے آہ مقدر کی بُرائی — تم مر گئے اور ہائے مجھے موت نہ آئی
نوشاہ پہ میداں میں گھٹا غم کی تھی چھائی — لوٹا ہے مرا راج دُہائی ہے دُہائی
پیغام فراق آ کے اجل کہہ گئی صاحب
Presented By: www.jafrilibrary.com
میں پیٹنے رونے کیلئے رہ گئی صاحب

Presented By: www.jafrilibrary.com

صاحب مجھے رونے کیلئے بیاہ کے لائے   صاحب مجھے رنڈسالہ پہنانے کو بھر آئے
صاحب مجھے برباد کیا خون میں نہائے   صاحب کہو کیا رنج والم تم نے اٹھائے

کچھ بات کرو اب نہیں شرماؤنگی صاحب
لو کھول دو آنکھیں نہیں مرجاؤنگی صاحب

تقدیر نے کیسا یہ مجھے خواب دکھایا   یاں آنکھ جھپک کر جو کھلی تم کو نہ پایا
کیا بن گئی کچھ حال بھی آکر نہ سنایا   جانا تھا اِدھر گھر سے کہ لاشہ نظر آیا

جاگے تھے بہت خاک پہ دم توڑ کے سوئے
بیوہ کی خطا کیا ہے جو منھ موڑ کے سوئے

Presented By: www.jafrilibrary.com
maablib.org
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۹

شہادت حضرت عباسؑ

جب لاشۂ قاسمؑ کو علمدار نے دیکھا | قبضہ کیطرف غیظ سے جرار نے دیکھا
منہ بھائی کا رو کر شہِ ابرارؑ نے دیکھا | کی عرض بڑا داغ نمکخوار نے دیکھا
تیغوں سے عجب سروِ رواں کٹ گیا آقا
واللہ کہ دل زیست سے اب ہٹ گیا آقا

یہ کہتے ہی عباسؑ پہ رقت ہوئی طاری | اشک آنکھوں سے بہے صفت ابر بہاری
گھبرا کے کہا شاہؑ نے کیوں کرتے ہو زاری | اچھا وہی ہوگا جو مرضی ہے تمہاری
آزردہ نہ ہو منہ سے بس اب کچھ نہ کہینگے
تم جس میں ہو خوش داغ تمہارا بھی سہینگے

عباسؑ گرے پاؤں پہ گردن کو جھکا کر | رونے لگے شہ بھائی کو چھاتی سے لگا کر
بانوؑ نے کہا غش سے سکینہ کو جگا کر | صدقے گئی دیکھو آو چچا جان کو جا کر
اسطرح جو شاہ شہدا روتے ہیں بی بی
سرور سے علمدار جدا ہوتے ہیں بی بی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سنتے ہی گھبرا کے چلی جلد وہ بے آس | اور دے موئے جاتے تھے لب لعل یہ تھی پیاس

زینب نے کہا آتی ہے لو عاشق عباسؑ | عباسؑ نے گودی میں لیا بڑھ کے بصد یاس

بہتے تھے جو آنسو خلف شیر خُدا کے

سوکھے ہوئے لب ملنے لگی مُنہ سے چھپا کے

عباسؑ نے رو کر کہا کیا چاہیئے جانی | شرما کے سکینہؑ نے یہ کی عرض کہ پانی

عباسؑ نے فرمایا بصد اشک فشانی | اللہ بجھائے گا تری تشنہ دہانی

لو گود سے اُترو تو ہم اب جائیں سکینہؑ

لے آؤ کوئی مشک تو بھر لائیں سکینہؑ

یہ سنتے ہی اُس پیاری کی اک جان سی آئی | فضہ بھی گئی دوڑ کے مشکیزہ کو لائی

رو رو کے یہ کہنے لگی شبیرؑ کی جائی | میں زمیں پی جاؤں گی گر دیر لگائی

جلد آؤں گا دریا سے یہ فرما کے سدھاؤ

جاتے ہو تو آنے کی قسم کھا کے سدھاؤ

یہ کہہ کے سکینہ نے جو دی مشک بصد غم | آہستہ کہا شہ نے بہن سے کہ موئے ہم

سنبھلا جو نہ دل بیٹھ گئے قبلۂ عالم | عباسؑ چلے گھر سے بپا ہو گیا ماتم

یوں خیمے کے پردے سے وہ صفدر نکل آیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

گویا کہ قمر برج سے باہر نکل آیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

لڑتا ہوا پہونچا لبِ دریا جو وہ جرّار تھا دوشِ مبارک پہ علم ہاتھ میں تلوار
کہنی سے ٹپکتا تھا لہو خاک پہ ہر بار چھیڑا جو ذرا اُڑ کے گیا نہر پہ رہوار
دل کھل گیا آئی جو ہوا سرد تری کی
تر ہو گئی چھینٹوں سے زرہ جسمِ جری کی

گو پیاس سے تڑپا دلِ عباسِ خوش اطوار بھولی نہ مگر تشنگیِ سیدِ ابرار
اُس وقت میں ہوا کبھی ہوتے تھے وفادار پانی سے اُٹھائے رہا منھ اپنا وہ رہوار
سمجھا کہ خجل ہوگا بہت پیاس بجھا کے
ہمت اسے کہتے ہیں یہ معنی ہیں وفا کے

یہ دیکھ کے عباسؑ کی آنکھیں ہوئیں پُرنم سیراب کیا مشکِ سکینہؑ کو بصد غم
منھ باندھ کے تسمے سے رکھا دوش پہ جس دم کی عرض مدد کیجیو اے حافظِ عالم
تو مشک کا حافظ ہے نگہبان ہے علم کا
یارب میں بہشتی ہوں شہؑ کے حرم کا

دو لاکھ ستمگاروں نے جرّار کو گھیرا وہ چاند تو تھا بیچ میں اور گرد اندھیرا
جو بھاگ گئے تھے ان لوگوں نے بھی باگوں کو پھیرا یہ کہتے تھے اللہ مددگار ہے میرا
تلوار سے تیروں کو قلم کرتے تھے عباسؑ
بڑھ بڑھ کے دعا مشک پہ دم کرتے تھے عباسؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لکھا ہے کہ اِک تھا ابن ورقہ ستم آرا | تیغ اُس کی لگی دوشِ مبارک پہ قضارا
بے دست ہوا حیدرِ کرّار کا پیارا | احمد کا نشاں خوں میں تر ہو گیا سارا
دیکھو تو ذرا جرأت سقّائے حرم کو
تا دیر کٹے ہاتھ سے چھوڑا نہ علَم کو

جس وقت گرا خاک پہ جھک کر علمِ شاہ | کس یاس سے عباسؑ علمدار نے کی آہ!
اُس دوش پہ بھی تیغ چلی اُف سے ناگاہ | دونوں ہی رہے سُست، جگر بند ید اللہ
تیروں کی جو بوچھار ہوئی چھن گئے عباسؑ
بازو جو کٹے سروِ رواں بن گئے عباسؑ

گھبرا کے یہ کہتے تھے پسرِ شاہِ ابرار | دریا کی ترائی ہے کدھر اے مرے غمخوار
اللہ بہت دور گرے یاں سے علمدار | غُل کیسا ہے کیا اُس کو گھیرے ہیں ستمگار
تلوار علم کرنے دو اب پاس کہاں کا
سر کاٹ نہ لے کوئی مرے شیرِ ژیاں کا

اکبرؑ نے کہا شاہ کے ہے نزدیک ترائی | شبیرؑ پکارے کہ مرے بھائی مرے بھائی
عباسؑ نے آوازِ حزیں اپنی سنائی | گھبرائیں نہ مولا ابھی زندہ ہے فدائی
بازو ہیں جدا بہرِ سلام اٹھ نہیں سکتا
تن چور ہے ایسا کہ سلام اٹھ نہیں سکتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شاہ شہدا لاش علمدارؑ سے لپٹے | کس شوق سے کس یاس سے کس پیار سے لپٹے
غمخوار سے عاشق سے مددگار سے لپٹے | زخمی سے مسافر سے مددگار سے لپٹے

یہ جوش تھا رقت کا شہ جن و بشر کو
جس طرح کہ روتا ہے کوئی باپ پسر کو

عباسؑ کے بھی آنکھوں سے آنسو ہوئے جاری | اُسؑ نے کہا روتے ہو غریبی پہ ہماری
سوکھی تھی زباں لگ گئیں کھنچتی تھیں ساری | بولا نہ گیا کچھ یہ کراہے کئی باری !

بوسے قدم شاہ پہ دینے لگے عباسؑ
صدمہ جو ہوا ہچکیاں لینے لگے عباسؑ

کیا دم کے نکلنے کا بھی ہے صدمۂ جانکاہ | کانپے کبھی کروٹ لی کبھی اور کبھی کی آہ
جب آنکھ کھلی یاس سے دیکھا طرف شاہ | بولے دم آخر کہ نثار شہ ذیجاہ

روتے رہے شاہ شہدا مر گیا بھائی
آغوش میں بھائی کے سفر کر گیا بھائی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳

شہادت حضرت عباسؑ

جب قصد کیا نہر کا سقائے حرم نے | مشکیزہ رکھا دوش پہ اُس بحرِ کرم نے
رو کر یہ برادر سے کہا شاہِ اُممؐ نے | بھائی تمھیں بیٹوں کی طرح پالا تھا ہم نے
مرنے کو نہ جاؤ کہ نشانی ہو علیؑ کی
توڑو نہ ضعیفی میں کمر سبطِ نبیؐ کی

تم قوّتِ بازو ہو مرے جسم کی جاں ہو | لشکر کے علمدار ہو حیدر کے نشاں ہو
بہتر ہے کہ خنجر مری گردن پہ رواں ہو | مرنے کے تمھارے نہیں دن ابھی جواں ہو
اس غم میں کریں صبر یہ وہ غم نہیں بھائی
اوجھل ہوئے آنکھوں سے تو پھر ہم نہیں بھائی

عباس ہمیں چھوڑ کے مرنے کو نہ جاؤ | میں درد رسیدہ ہوں گل داغ دکھاؤ
مشکیزہ رکھو کاندھے سے آنسو نہ بہاؤ | لو آؤ مری چھاتی سے چھاتی کو لگاؤ!
اندوہ پہ اندوہ ہیں غم ہوتے ہیں غم پر
دیکھو تو عجب عالمِ تنہائی ہے ہم پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سُن کے علمدار پہ رقت ہوئی طاری | سر شاہ کے قدموں پہ جھکایا کئی باری
کی عرض یہ آقا سے بصد گریہ وزاری | ان قدموں پہ حضرت کے فدا جان ہماری

بس کام کے کام آئے نہ کر آپ کے آگے
عزت یہ ہو جو مر جائے غلام آپ کے آگے

کام آتے ہیں عزیز کسے جو ہوتے ہیں وفادار | حضرت ہیں مصیبت میں کئی دن سے گرفتار
اور میں تو غلام آپ کا ہوں یا شہ ابرار | ٹکڑے ہوئی سب فوج نہ یاور ہے نہ انصار

قاسم کے بچھڑنے کا بڑا دل پہ تعب ہے
اب بھی جو نہ صدقے ہو یہ خادم تو غضب ہے

باقی ہے غلام آپ کا یا اکبر ذیجاہ | خادم کا وہ شہزادہ ہے اور آپ شہنشاہ
وہ گیسوؤں والا جو ہوا عازم جنگاہ | کونین میں پھر سر اٹھا کا نہیں فی اللہ

مر کر بھی ہم اس رنج سے آزاد نہ ہوں گے
ماں دودھ نہ بخشیں گی پدر شاد نہ ہوں گے

عباسؑ نے یہ درد دل اپنا جو سنایا | شبیرؑ کو رونے کے سوا کچھ نہ بن آیا
فرمایا کہ تم سے ہمیں قسمت نے چھڑایا | افسوس کہ تم نے مرا لاشہ نہ اٹھایا

اب تم کو نہ روکیں گے نہ گھبراؤ برادر
Presented By: www.jafrilibrary.com
چھاتی سے پھر اک بار لپٹ جاؤ برادر

Presented By: www.jafrililibrary.com

جھکنے لگا سردار کے قدموں پہ علمدار | لپٹا کے گلے رونے لگے سید ابرار
فرماتے تھے صدقے میں ترے اے مرے غمخوار | اب فاطمہؑ کا لال ہوا بیکس و ناچار
صدمہ ہوا تھا یہ جدائی کے سبھی کی
اس وقت کمر ٹوٹ گئی سبط نبیؐ کی

اے جان برادر تری شوکت کے میں صدقے | ہے ہے مرے بازو تری الفت کے میں صدقے
اے رستم لشکر تری ہیبت کے میں صدقے | اے ثانی جعفر تری صورت کے میں صدقے
آفت تری فرقت کی نہیں ٹلتی ہے بھائی
اس وقت کلیجہ پہ چھری چلتی ہے بھائی

تو مرنے چلا ہائے اخی ہائے | اب بیکس و بے یار ہوا سبط نبیؐ ہائے
امت نے محمدؐ کی مری قدر نہ کی ہائے | مر جاؤں گا غم میں ترے عباسؑ علی ہائے
ہاتھوں سے کلیجہ کوئی ملتا ہے برادر
اب دم مرا گھبرا کے نکلتا ہے برادر

ناگاہ در خیمہ سے فضہ یہ پکاری | غش ہو گئی ہے پیاس سے پھر آپ کی پیاری
گہوارے میں اصغر بھی سسکتا ہے پڑا ری | عباسؑ کو بھیجو کہ حرم کرتے ہیں زاری
لنڈھوروں میں دُہائی ہے رسولؐ دوسرا کی
اب گھر کے لٹتی ہے بہو شیر خدا کی

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دو جانیں تلف ہوتی ہیں یا حضرت شبیر | پانی اسے ممکن ہے نہ ملتا ہے اُسے شیر
سر پیٹتی ہے ٹکراتی ہے یاں بانو دلگیر | للہ کرو پانی کے منگوانے کی تدبیر
پانی کے لئے ماں سے یہ مُنھ موڑ رہے ہیں
دو بھائی بہن خاک پہ دم توڑ رہے ہیں

فضہ کی صدا سنتے ہی میداں سے پھرے شاہ | روتے ہوئے عباسؑ گئے بھائی کے ہمراہ
خیمے میں تلاطم تھا کہ العظمتہ للہ | پانی کا اُدھر شور اُدھر ماتم نوشاہ
جھولے کے قریں غش میں سکینہ تو پڑی تھی
بچے کو لئے بانوئے ناشاد کھڑی تھی

اصغرؑ کی طرف دیکھ کے روئے شہ ابرار | آواز پدر سن کے سکینہؑ ہوئی ہوشیار
کی چھاتی سے لپٹ کے یہ عباسؑ نے گفتار | قربان تری پیاس کے میں اے جگر افگار
سوکھے ہوئے ہونٹوں کو نہ دکھلاؤ سکینہؑ
ہے جو کوئی مشک تو لے آؤ سکینہؑ

یہ سنتے ہی سوکھی ہوئی اک مشک وہ لائی | سب سمجھے کہ مرنے کو چلا شہ کا فدائی
روتی ہوئی زینبؑ جو قریں بھائی کے آئی | حضرتؑ نے کہا بھائی سے ہوتی ہے جدائی
مرنے کو وہ جاتے ہیں جو گودی میں پلے ہیں
پانی کے بہانے سے یہ کوثر پہ چلے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سُن کے سکینہؑ نے کہا واہ چچا جان || اس عزم سے اب میں ہوئی آگاہ چچا جان
ہاتھوں سے چلے تم بھی مرے آہ چچا جان || رکھ دیجیے مری مشک کو للہ چچا جان
گو پیاس سے اب صبر کا یارا نہیں مجھ کو
رونے سے مرے بابا یہ گوارا نہیں مجھ کو

پہلے شہ ابرار کو سمجھاؤ تو جاؤ! || پھر چاند سی صورت مجھے دکھلاؤ تو جاؤ
کچھ دیر نہ ہوگی یہ قسم کھاؤ تو جاؤ || مانوں گی نہیں نہر سے جلد آؤ تو جاؤ
تنہا مرے بابا ہیں کوئی پاس نہیں ہے
کھو دیں تمہیں ایسی تو مجھے پیاس نہیں ہے

عباسؑ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہ جانی || بی بی تمہیں بہلانے کے لئے لائیں پانی
ترکنے کے نہیں لال کہیں گو ظلم کے بانی || کیا دل بھلا دیتے تری تشنہ دہانی
بیشک بھرے نہر سے آئیں تو قسم لو
دریا سے ہم آگے کہیں جائیں تو قسم لو

چپ ہوگئی یہ سُن کے سکینہؑ جگر افگار! || عباسؑ دلاور نے سجے جنگ کے ہتھیار
بھائیؑ کے گلے مل کے جو روئے شہ ابرار || تھرانے لگی زوجۂ عباسؑ علمدار
چادر نہ سنبھلتی تھی جگر سینہ میں شق تھا
Presented By: www.jafrilibrary.com
فرزند تو تھا گود میں خود چاند سا فق تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت جو کھڑے تھے تو نہ کر سکتی تھی گفتار | غم تھا کہ یہ ترتیب ہے زندہ ایسے کے میں آثار
حضرت کو کبھی دیکھتی تھی وہ جگر افگار | تکتی تھی کن انکھیوں سے کبھی سوئے علمدار

بیتابی میں دل سے جو نکل پڑتے تھے آنسو
عباسؑ کی بھی آنکھوں سے ڈھل پڑتے تھے آنسو

منہ پھیر کے زوجہ کو یہ کرتے تھے اشارا | تم دیکھ نہ لیں اشک بہاؤ نہ خدا را
صاحب مری الفت سے ہوا سب سے کنارا | دیکھو نہ کہیں بگڑے بنا کام ہمارا

ہر بار نہ آقا کی طرف دیکھ کے روؤ
روتی ہو تو کنبہ کی طرف دیکھ کے روؤ

سوز

جبکہ مارے گئے دریا کے کنارے عباسؑ | اور رہے تشنہ ہی کوثر کو سدھارے عباسؑ
شہ نے فرمایا کہ ہے ہے مرے پیارے عباسؑ | اب نہیں جینے کے ہم غم میں تمہارے عباسؑ

سچ تو یہ ہے کہ تمہیں ہاتھ سے کھویا میں نے
زندگانی کا مزا ہاتھ سے کھویا میں نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۴

شہادت حضرت عباسؑ

جب کٹ گئے دریا پہ علمدارؑ کے بازو | شانوں سے جدا ہو گئے جرّار کے بازو
ریتی پہ گرے شاہ کے غمخوار کے بازو | تھرانے لگے سیّد ابرار کے بازو
رنگ اُڑ گیا تصویرِ الم ہو گئے شبیرؑ
صدمہ یہ ہوا ضعف سے خم ہو گئے شبیرؑ

اکبر سے کہا کردو گریباں مرا پارا | ہم سوگئے ہیں قتل ہوا شیر ہمارا
عاشق مرے بچوں کا زمانے سے سدھارا | فرما کے یہ حضرت نے عمامہ کو اُتارا
آفت میں پھنسی پانی کی محتاج سکینہؑ
بس ہو گئی دنیا میں یتیم آج سکینہؑ

فرما کے یہ گرتے ہوئے دوڑے شہِ والا | سنبھلے کبھی خود اور کبھی اکبر نے سنبھالا
تھا سینۂ اقدس میں کلیجہ تہ و بالا | چلاتے تھے ہے ہے مری آغوش کا پالا
آگے کبھی چلتے کبھی پھر پڑتے تھے شبیرؑ
گھبرا کے ہر اک گام پہ گر پڑتے تھے شبیرؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتے تھے اٹھا کر یہ علی اکبر ذیجاہ | دریا کی ترائی تو ابھی دور ہے یا شاہ
فرماتے تھے آنکھوں میں بصارت نہیں اے ماہ | عباسؑ علی کھو گئے دنیا سے ہمیں آہ!

اب کھینچیں گے تلوار جو رستہ نہ ملے گا
اکبر ہمیں کیا بھائی کا لاشہ نہ ملے گا

حضرت کو سنبھالے ہوئے دریا پہ جو لائے | عباسؑ علمدار سسکتے نظر آئے
اکبرؑ نے کٹے ہاتھ تڑپتے ہوئے پائے | بھائی کو خدا بھائی کا لاشہ نہ دکھائے

جھکنے جو لگے کانپ کے غش کر گئے شبیرؑ
ثابت علی اکبرؑ پہ ہوا مر گئے شبیرؑ

ہے ہے شہ دیں کہہ کے جو روئے علی اکبرؑ | صدمے سے تڑپنے لگے عباسؑ دلاور
گھبرا کے بھتیجے سے کہا اے مرے دلبر | بتلاؤ کدھر ہیں مرے آقا مرے سرور

اکبر نے کہا غم شہ والا کو بڑے ہیں
وہ آپ کے قدموں کی طرف غش میں پڑے ہیں

سرکا کے قدم جلد یہ عباسؑ پکارے | پھیرو مرے لاشہ کو میں قربان تمہارے
چھاتی میں ہے دم موت کے آثار ہیں سارے | قبلہ کی طرف کیجیے منہ اے مرے پیارے

بیدست ہوں اس وقت یہ احسان کرو ہم پر
رکھ دو مرا سر قبلۂ عالم کے قدم پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا میرے لئے روتے ہو بابا کو اُٹھاؤ ‖ للہ زمیں سے شہِ والا کو اُٹھاؤ
میں اُٹھ نہیں سکتا تمھیں آقا کو اُٹھاؤ ‖ قدموں کی طرف سر ہے مرے مولا کو اُٹھاؤ

واجب ہے مصحفِ ناطق کا ادب ہے
قرآں کی طرف پاؤں قیامت ہے غضب ہے

غش میں یہ سخن سُن کے پکارے شہِ ذیشاں ‖ یہ کس کی صدا ہے میں اس آواز کے قرباں
اکبرؑ نے کہا کب سے تڑپتے ہیں چچا جاں ‖ مل لیجئے عباسؑ کوئی دم کے ہیں مہماں

پھر ہو نہ سکا ضبط امامِ ازلی سے
لپٹے شہِ دیں تشنہ لب عباسؑ علی سے

چلائے بصد غم مرے بھائی مرے بھائی ‖ کیا دکھ لگا ہے عالم مرے بھائی مرے بھائی
کیوں خستہ تنی ہے پُرغم مرے بھائی مرے بھائی ‖ اکھڑا ہے ترا دم مرے بھائی مرے بھائی

سینہ میں اجل سانس ٹھہرنے نہیں دیتی
ہچکی تمھیں اب بات بھی کرنے نہیں دیتی

خشکیدہ زباں کو جو نہیں تاب کا یارا ‖ کچھ نرگسی آنکھوں سے کرو ہم کو اشارا
پتلی بھی پھری جاتی ہے منھ زرد ہے سارا ‖ معلوم ہوا جلد ہے اب کوچ تمھارا

کروٹ یہ نہیں بھائی سے منھ موڑ رہے ہو
ہم خوب سمجھتے ہیں کہ دم توڑ رہے ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہتے ہی حضرت پہ چلی برچھی کٹاری | عباسؑ علمدار گرا ہے گئی باری
اٹکا جو دم آنکھوں میں تو آنسو ہوئے جاری | تن رہ گیا اور روح نے سوئے خلد سدھاری

چلا کے جو شہ روئے تو گھبرائی سکینہؑ
نکلا تھا دم ان کا کہ نکل آئی سکینہؑ

یوں کہنے لگی رو کے فضہؑ جگر افگار | جاتی ہو کہاں تیر نہ مارے کوئی بدکار
چلائی بہن ڈیوڑھی سے یا سید ابرار | تھمتی نہیں اب ہم سے سکینہؑ جگر افگار

یا پھیر کے اُن کو یہیں پھر آس کو لاؤ
یا ڈیوڑھی تلک لاشۂ عباسؑ کو لاؤ

گھبرا کے سوئے خیمہ لگے دیکھنے سرورؑ | دیکھا کہ چلی آتی ہے سرپیٹتی دختر
زلفیں تو ہیں بکھری ہوئی ٹوپی نہیں سر پر | جو روکتا ہے کہتی ہے گھبرا کے وہ مضطر

لوگو تمھیں کچھ میرے بہشتی کی خبر ہے
بتلا دو مجھے بہر خدا نہر کدھر ہے

سقہ کا مرے نام ہے عباسؑ علمدار | تصویر علیؑ کی ہے سراپا وہ خوش اطوار
کاندھے پہ تو مشکیزہ ہے اور ہاتھ میں تلوار | پیاسی ہوں مگر اب مجھے پانی نہیں درکار

پھر آئیں گی قسمیں انھیں دینے کو چلی ہوں
میں اپنے چچا جان کو لینے کو چلی ہوں!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

لاشے پہ غبار ڈال کے شبیرؑ پکارے
کیوں گھر سے نکل آئیں تمہیں یہاں تمہارے

گھبرا کے سکینہؑ نے کہا پیاس کے مارے
حضرت نے کہا بھائی تو دنیا سے سدھارے

میں تم کو اسی واسطے سمجھاتا تھا رو کر
تم ڈھونڈھنے آئی ہو مرے بھائی کو کھو کر

سر پیٹ کے ہاتھوں سے یہ چلائی وہ بے پر
دکھلا دو مجھے لاشۂ عباسؑ دلاور

اکبرؑ نے کہا رو کے نہ مانے گی وہ دلبر
حضرت نے کہا لاشۂ عباسؑ دکھا کر

پانی کی تمنا میں ہزاروں سے لڑے ہیں
لو دیکھ لو یہ شیر سے عباسؑ پڑے ہیں

میت سے لپٹنے کو جو وہ دوڑ کے آئیؑ
حضرت نے عبا بھائیؑ کے چہرے پہ اڑھائی

چلائی سکینہؑ کہ دہائی ہے دہائیؑ
ریتی پہ علمدارؑ نے یہ شکل دکھائیؑ

تھرانے لگا لاشۂ سقائے سکینہؑ
آنے لگی لاشے سے صدا ہائے سکینہؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۲

شہادت حضرت عباسؑ

جب ناتواں حسینؑ پہ عباسؑ مر گئے — صدمے غضب کے سبطِ نبیؐ پہ گزر گئے
خنجر الم کے دل سے جگر تک اُتر گئے — چلاتے تھے کہ شیر ہمارے کدھر گئے
واحسرتا کہ بیکس و بے یار ہو گئے
سر کیسے پیٹیں ہاتھ تو بے کار ہو گئے

اکبرؑ نے رو کے عرض یہ کی کہ اے شاہِ زماں — روئیے عبث اب ملیں گے نہ حضرت کے بھائی جاں
لے چلیے گھر میں لاش علمدار نوجواں — ایسا نہ ہو نکل پڑیں خیمہ سے بیبیاں
دریا پہ ننگے سر کہیں بنتِ علیؑ نہ آئے
بچوں کو ساتھ لے کے سکینہؑ علی نہ آئے

چادر اُڑھا کے وہاں سے امامِ امم چلے — فرمایا لو کریم نگہبان ہم چلے
اکبرؑ تو آگے لے کے وہ پُرخوں علم چلے — سر ننگے پیچھے سیدِ عالی ہمم چلے
جنگل میں شور نالہ و فریاد و آہ تھا
حضرت کے پیچھے اسپِ علمدارِ شاہ تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فضہ کھڑی تھی خیمے کے باہر جو بے خبر   حضرت کو اس نے دور سے دیکھا برہنہ سر
پردہ الٹ کے خیمے کا بولی وہ نوحہ گر   سیدانیو اٹھو علم آتا ہے خوں میں تر
اکبر علم لئے ہیں علی کے نشان کا
گھوڑا بھی خالی آتا ہے اُس نوجوان کا

سمجھے یہ سب کہ بازوئے عباسؑ کٹ گئے   سیدانیوں کے تن سے لہو اور گھٹ گئے
بچوں کے ننھے ننھے جگر غم سے پھٹ گئے   رنگ اُڑ گئے الم سے کلیجے اُلٹ گئے
ہر دل پہ برق رنج و غم و یاس گر پڑی
خیمے کی سمت زوجۂ عباسؑ گر پڑی

اکبر علم کو خیمے کے اندر جھکا کے لائے   سر اپنا پیٹتے ہوئے گھر میں حسینؑ آئے
چلاتے تھے کہ بھائی بھائی کہاں ہائے   عباسؑ ساتھ چھوڑ دیا ہائے ہائے!
چھینا اجل نے ہم سے ہمارے دلیر کو
سوتے ہوئے ترائی میں چھوڑ آئے شیر کو

لپٹی جو تھی علم سے سکینہ جگر فگار   ہے ہے علیؑ کی رانڈوں میں تھی ہر طرف پکار
پرچم پہ یوں چمکتا تھا پنجہ وہ بار بار   سر پیٹے جس طرح کوئی مظلوم سوگوار
تصویر حسرت و الم و یاس بن گیا
تربت کی شکل ماتم عباسؑ بن گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

زیرِ علم تھا زوجۂ عباسؑ کا یہ حال — ماتھا بھرا تھا خاک سے بکھرے تھے سر کے بال
چلاتی تھی کہ اے اسدِ کبریا کے لال — میں سر کو پیٹتی ہوں تمہیں کچھ نہیں خیال
جاتا ہے یوں جہاں سے کوئی منہ کو موڑ کر
مسکن کیا ترائی میں لونڈی کو چھوڑ کر

مر جائے گی کنیز جو صاحب جدا رہے — دیکھئے کہ خلق میں رسمِ وفا رہے
ہیں آپ جس جگہ وہیں لونڈی بھی آ رہے — تھوڑی سی جا میرے لئے پائینتی رہے
بہنوں کا قرب چاہتی ہوں نے عزیز کا
صاحب کے پائینتی ہو سرہانا کنیز کا

دریا کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا تم کو بھا گئی — جاگے تمام رات کے تھے نیند آ گئی
صورت تمہیں عروسِ شہادت دکھا گئی — کیا خوش نصیب تھے کہ اجل تم کو پا گئی
ہم تیرہ بخت ہجر کی راتوں میں روئیں گے
جاگے نصیب قبر کے اب اسمیں سوئیں گے

صاحب پکارتی ہے یہ لونڈی ادھر تو آؤ — دامن قبا کا رکھ کے کمر میں علم اٹھاؤ
صورت میرے نباہ کی کوئی بتاتے جاؤ — دنیا تو اب اجڑ گئی والی مجھے بلاؤ
جب تم نہ ہو تو موت ہمارا علاج ہے
صاحب کے ہاتھ پکڑنے کی لاج ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اللہ تھا بس آج کی شب تک ہمارا پیار — اُٹھ اُٹھ کے دیکھتے تھے مرے مُنھ کو بار بار
میں کہتی تھی کہ سو رہو اک آن میں نثار — کہتے تھے رو کے آپ سے صحبت ہے یادگار
فرقت میں وصل کی سحر و شام پھر کہاں
سونا تو حشر تک ہے یہ آرام پھر کہاں

میں دل میں کہتی تھی کہ خوش آمدید کا کیا سبب — کیا تھی خبر کہ صبح کو بچھڑو گے ہے غضب
حسنا میں دونوں ہاتھوں کو جوڑتی ہوں اب — تم جس جگہ گئے ہو مجھے بھی کرو طلب
چھوڑو نہ اس کو جس کا کوئی آسرا نہیں
صاحب کے سلسلے میں کوئی بے وفا نہیں

یہ کہہ کے پیٹنے جو لگی وہ جگر فگار — بانوئے شاہِ دیں نے کیا یہ بحال زار
وارث کے غم میں ہوتا ہے یہ حال میں نثار — لے جائیے عَلَم کو اب اے شاہِ نامدار
ماتم میں کوئی اور مُصیبت گزر نہ جائے
ڈر ہے کہ غم سے بیوۂ عباسؑ مر نہ جائے

زینبؑ سے رو کے کہنے لگے سرورِ زمن — لے کر نشاں کو جائے کہاں اب یہ بے وطن
اب نہ فوج ہے نہ علمدار صف شکن — گھر لُٹ گیا علم کو بڑھاؤ اب اے بہن
لو زن ثانیٔ شہِ دلدل سوار لو!
پرچم علم کا کھول لو پنجہ اُتار لو!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس دم سنا علم کے بڑھانے کا سب نے نام
سر اٹھ کے پیٹنے لگیں سیدانیاں تمام
لو الوداع اے حرم سید انام
رایت لٹا کے خاک پہ کہنے لگے امام
بس اب مجھے علم نہ علمدار چاہیئے
پیاسے گلے پہ خنجر خونخوار چاہیئے

پر خون علم کے پاس تھے عباسؑ کے پسر
تکمے کھلے تھے کرتوں کے پھٹے ہوئے تھے جگر
ماں نے جو طوق اُتارے تھے وہ کان کے گہر
سہما ہوا تھا ایک تو ایک پیٹتا تھا سر
زلفوں پہ گرد تھی تو رخوں پر غبار تھے
چہروں سے درد بے پدری آشکار تھے

چھوٹا یہ شاہ سے کہتا تھا آنسو بہا بہا
بابا ہمارے کدھر ہیں کب آئیں گے اے چچا
آیا علم پھر اُن کے نہ آنے کی وجہ کیا
چھوٹے سے لپٹ کے پھر بڑے بھائی نے کہا
اماں کی مانگ اُجڑ گئی صدمے گزر گئے
بھیا تمہیں خبر نہیں بابا تو مر گئے

فوراً یہ سن کے نہر کی جانب وہ بے پدر
اُٹھ کر پکارے شاہ کہ بیٹے چلے کدھر
ننھے سے ہاتھ جوڑ کے بولا وہ نوحہ گر
بابا کی لاش اُٹھانے کو جاتے ہیں نہر پر
میت نہ اُٹھ سکی تو خالی نہ آئیں گے
دامن میں ہم کٹے ہوئے ہاتھوں کو لائیں گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۳۰

رخصت حضرت علی اکبرؑ

اے مومنو اولاد کا مرنا بھی ستم ہے | سب غم تو ہیں لیکن یہ عجب طرح کا غم ہے
جو رنج و مصیبت ہے وہ اس صدمے سے کم ہے | سوراخ جگر ہوتا ہے جس سے وہ الم ہے
ممکن نہیں صبر آئے جو ماں باپ کے جی کو
یہ داغ تو اللہ نہ دکھلائے کسی کو

یہ داغ نہ دشمن کو بھی اللہ دکھائے | یہ برچھی کسی کے نہ کلیجہ میں در آئے
قسمت نہ کسی گھر کا چراغ آہ بجھائے | ماں باپ سے فرزند کو خالق نہ چھڑائے
آرام بس اس درد سے اک دم نہیں ملتا
یہ زخم ہے وہ جس کا کہ مرہم نہیں ملتا

اٹھارہ برس کا ہے پسر گیسوؤں والا | اک جوگ گنوا کر جسے ماں باپ نے پالا
مہر پدری سے ہے کلیجہ تہ و بالا | مالک ہیں مگر صبر و رضا کے شہ والا
بیٹے کی جوانی پہ تاسف نہیں کرتے
ہے آگ لگی دل میں مگر اُف نہیں کرتے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتے ہیں جگر چاک ہوا دل ہوا دو پارا | اکبر کا ہمیں داغ جوانی ہے گوارا
بیٹے کی محبت نے کیا آج کنارا | امت سے زیادہ نہیں کوئی ہمیں پیارا
اولاد کی الفت کا نہ کچھ دھیان کریں گے
گھر سب رہِ معبود میں قربان کریں گے

فرماتے ہیں زینبؑ سے کہ بہنا اِدھر آؤ | اکبرؑ کو مرے آخری پوشاک پہناؤ
کنگھی بھی کرو بالوں میں سہرا بھی لگاؤ | تم آج مرے لال کو دولھا بھی بناؤ
حسرت دلِ غمدیدہ میں اس آن نہ رہ جائے
دولھا نہ بنے ماں کو یہ ارمان نہ رہ جائے

زینبؑ کو تو حیرانی ہے اور بانو کو سکتا | کچھ کہہ نہیں سکتی ادبِ شہ سے وہ دکھیا
اکبر بھی کھڑے روتے ہیں نیوڑھائے سر اپنا | ماں کوکھ جلی ہاتھوں سے تھامے ہے کلیجا
گہوارۂ اصغرؑ پہ تو اُس کا دُہرا ہے
اور آنکھوں سے اک آنسوؤں کا تار بندھا ہے

شہ کہتے ہیں فرزند کو مرنے کی کفنا دو | اس وقت محبت علی اکبر کی ہٹا دو
خالق کو کرو یاد انھیں دل سے بھلا دو | ماں کہتی ہے کس طرح کروں صبر بتا دو
گھر دیدہ و دانستہ ڈبویا نہیں جاتا
Presented By: www.jafrilibrary.com
اکبر سا پسر ہاتھ سے کھویا نہیں جاتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس آتشِ تنہائی کی آنچ سے جلتا ہے کلیجہ | منھ سے کوئی ساعت میں نکلتا ہے کلیجہ
بیتاب ہو سینے میں اچھلتا ہے کلیجہ | نے دل کو ہے تسکین نہ سنبھلتا ہے کلیجہ
سمجھی نہیں میں کیا مجھے سمجھاتے ہو صاحب
اکبر کو کرو رن صبر یہ فرماتے ہو صاحب

مر جاؤنگی بچھڑیگا جو مجھ سے مرا جایا | جب کھوئی ہے دولت تو بلا سے کوئی پایا
اٹھارہ برس سے یہ اک جوگ کمایا | پھر پاؤں گی کیونکر جو انھیں آج گنوایا
اب عمر کے اکیسواں بھی سال قریب ہے
ماں ہوں میں کلیجہ مرا پتھر تو نہیں ہے

حضرت کو بھی یہ داغ نہ ہوئیگا گوارا | سمجھی مرے صاحب یہ انھیں کا ہے اشارا
گر آپ کی مرضی ہے تو جائے مرا پیارا | مجبور ہیں ناچار ہیں کیا زور ہمارا
شکوہ ہے نہ حضرت سے نہ کچھ اس کا گلہ ہے
صدقے گئی تقدیر سے بانو کا گلہ ہے

رخصت یہ عبث مانگتے ہیں سر کو کٹائیں | یاں انکو نہیں روکتی مختار ہیں جائیں
اٹھارہ برس کی مری دولت کو لٹائیں | اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائیں
مر جاؤنگی! مر جاؤنگی! اے واہ انھیں کیا ہے
جو انکی خوشی خیر ہمارا بھی خدا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہہ کر یہ سخن رونے لگی بانوئے بے پر | قدموں پہ گرے ماں کے جناب علی اکبر
کی عرض کہ بندے سے ہوں آپ مکدر | میں کیا کروں ہر طرح ہے مشکل مرے سر پر
تم چھٹتی ہو مرنے کو اگر جاتا ہوں گھر سے
دوں ساتھ تمھارا تو بچھڑتا ہوں پدر سے

ہر چند کہ حق آپ کا بندہ پہ بڑا ہے | کس دکھ سے مجھے پالا ہے کیا رنج سہا ہے
پر باپ کی مظلومی پہ بھی رونے کی جا ہے | بے دینوں میں تنہا پسر شیر خدا ہے
اعدا میں تہ تیغ محمد کا جگر ہے
زہرا کا کلیجہ ہے یہ کچھ تم کو خبر ہے

ماں بولی میں کس طرح کروں صبر مری جاں | واری گئی مر دل کا کوئی نکلا نہیں ارماں
گیسو بھی بڑھائے نہیں منت کے ہیں قرباں | دولہن تری دیکھی نہیں اے اکبر ذی شاں
کن منتوں سے کیسی مرادوں سے پلے ہو
جب بیاہ کے دن آئے تو مرنے کو چلے ہو

اکبر نے کہا تھا یہی تقدیر کا لکھا | کس طرح سے فرزند کا تم دیکھتیں سہرا
یہ دار فنا حسرت و اندوہ کی ہے جا! | بس صبر کرو بیاہ نہ دیکھا تو نہ دیکھا
کیا غم یہ کسی ماں کا گزرتا نہیں اماں
بن بیاہے کیا کوئی مرتا نہیں اماں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بانوؑ نے کہا رو کے یہ سچ ہے مِرے دلبر | پر بیٹے کو مرنے کو نہیں بھیجتی مادر
شہؑ بولے جو ماں کہتی تھی کہ ہے مانو علی اکبرؑ | کس طرح یہ چھاتی پہ رکھے صبر کا پتھر
بابا ہی کو شمشیر و سناں کھانے دو بیٹا
کیوں شوق کا ہے مرنے کو نہیں جانے دو بیٹا

پھر رو کے یہ فرمانے لگے سیّدِ ابرار | ہم جاتے ہیں بانو علی اکبرؑ سے خبردار
اکبرؑ سے یہ فرمایا کہ ماں بہنوں سے ہوشیار | ناموس کا ہم تم کو کئے جاتے ہیں مختار
غم میری جدائی کا اُٹھانا علی اکبرؑ
اور رانڈوں کو آفت سے بچانا علی اکبرؑ

ثابت ہوا بانو پہ کہ اب آئی تباہی | بیٹے کو اگر روکا تو وارث ہوا راہی
پھر تخت کہاں اور کہاں مسندِ شاہی | وہ کیجئے کہ راضی رہیں محبوبِ الٰہی
گو دل پہ لگے چوٹ کہ صدمہ ہو جگر پر
بیٹے کو تصدّق کرو زہراؑ کے پسر پر

جب دل کو یہ سمجھا چکی وہ بیکس و مضطر | البتہ رو دی بہت دیکھ کے شکلِ علی اکبرؑ
گہوارے سے بس ہاتھوں پہ اصغرؑ کو اٹھا کر | حضرت سے کہا اے مِرے صاحب مِرے سرور
قربان کرو راہِ خدا میں جسے چاہو
قاسمؑ علی اکبرؑ کا [illegible] خواہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خیمہ میں عجب رخصتِ اکبر کا ہوا غل | تھا شور کہ ہوتا ہے چراغ شہ دیں گل
تھے بیبیوں کے بال کھلے صورتِ سنبل | زنہار کسی دل کو نہ تھی تاب تحمل !

سیدانیوں میں رونے کی اک دھوم مچی تھی
رخصت نہ تھی اکبر کی قیامت کی گھڑی تھی

آخر ہوا اک ایک سے رخصت وہ دلاور | اور یاس سے دیکھا طرفِ بانوئے بے پر
ماں بولی جو کہنا ہو کہو اے علی اکبرؑ | اکبرؑ نے کہا دودھ ہمیں بخشدو مادر

وہ بولی نہ اب برچھیاں مارو علی اکبرؑ
لو بخشدیا دودھ سدھارو علی اکبرؑ

سوز

خدمت شاہ میں رخصت کو جب آئے اکبرؑ | عرض کی رو کے کہ اے راہ نمائے اکبرؑ
یہ تمنا ہے کہ میدان کو جائے اکبرؑ | آپ اب جانئے اصغرؑ کو بچائے اکبرؑ

تاب و طاقت نہ رہی بیٹے کی ان باتوں سے
گر پڑے خاک پہ رومال تھا مانگ کے ہاتھوں سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۲

شہادت حضرت علی اکبرؑ

خزاں ہو باغ میں یارب کبھی نہال نہ ہو | شباب میں چمنِ عمر پائمال نہ ہو
مسیں لہو میں نہ بھیگیں سبزہ لال نہ ہو | جُدا ضعیف پدر سے جوان لال نہ ہو
غضب ہے خاک میں سبطِ نبیؐ کا باغ ملا
پسر کو زخم کے پھل اور پدر کو داغ ملا

لکھا ہے وا ابتاکی جو نہیں صدا آئی | اُٹھیں امامؑ کے چہرے پہ مُردنی چھائی
وہ آہ کی کہ ضریحِ رسولؐ تھرّائی | روانہ ہو گئی اشکوں کے ساتھ بینائی
سوارِ دوشِ پیمبرؐ کی آس ٹوٹ گئی
عنانِ صبر جو تھامی لگام چھوٹ گئی

پکارتے ہیں پسر کو پتہ نہیں ملتا | جگر میں درد ہے لختِ جگر نہیں ملتا
کوئی رفیق بجز بحر و بر نہیں ملتا | تلاش کرتے ہیں نورِ نظر نہیں ملتا
کبھی اُٹھے کبھی سُلطانِ مشرقین گرے
لکھا ہے یہ کہ بہتّر جگہ حسینؑ گرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قدم قدم پہ ٹھہرتے تھے شاہ تشنہ گلو | ہوا میں سونگھتے تھے اپنے لال کی خوشبو
زمیں پہ بیٹھ کے کھل کے بہاتے تھے آنسو | تلاش کرتے تھے ہاتھوں سے لاش کو ہر سو
جو کوئی پوچھتا تھا کیا حضور ڈھونڈھتے ہیں
تو رو کے کہتے تھے آنکھوں کا نور ڈھونڈھتے ہیں

قریبِ نہر جو سلطانِ بحر و بر آئے | پکارے شمر ہیں کہ عدو خیر ہے کدھر آئے
یہ کون مر گیا جو آپ ننگے سر آئے | پیادہ دھوپ میں تھامے ہوئے جگر آئے
یہ کون نیم جاں ہوا آج دور آنکھوں سے
کہ چین دل سے گیا اور نور آنکھوں سے

کہا حسینؑ نے رو کر تمہیں نہیں معلوم | ہمارے گھر میں ہے محشر تمہیں نہیں معلوم
بچھڑ گئے علی اکبر تمہیں نہیں معلوم | مٹی شبیہِ پیمبر تمہیں نہیں معلوم
رُلانے کو یہ امامِ امم سے پوچھتے ہو
چھری پھرا کے کلیجہ پہ ہم سے پوچھتے ہو

ہمارے نورِ نظر کو کہاں چھپایا ہے | بتا دو نیزہ جگر پر کہاں لگایا ہے
گلے پہ لو ابھی خنجر نہیں پھرایا ہے | جو ہوش میں ہو تو کہہ دو حسینؑ آیا ہے
مری طرف سے خبر پوچھنے کو جائے کوئی
کہا سنا مرا اکبرؑ سے بخشوائے کوئی!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تمھارے تیرِ جفا کا تو میں نشانہ تھا | بھلا نبیؐ کے مرقعہ کو کیا مٹانا تھا
کہ فیضیاب نبیؐ یار سے اک زمانہ تھا | جو نیزہ سینہ پہ مارا تھا دل بچانا تھا
گلہ کسی کا نہیں جو ہوا سو خوب ہوا
بتاؤ چاند ہمارا کہاں غروب ہوا

اے آنکھوں والو مرا نورِ عین کس جا ہے | جوانو بولو مرے دل کا چین کس جا ہے
جوان فاتحِ بدر و حنین کس جا ہے | ضعیفو عینکِ چشمِ حسینؑ کس جا ہے
کہو رسولؐ کی تصویر کو کہاں کھویا
عصائے پیری شبیرؑ کو کہاں کھویا

پکارا شمر کہ کوئی نہیں بتانے کا | بڑا ثواب ہے سادات کے رُلانے کا
نہ زندہ چھوڑیں گے بچہ بھی اس گھرانے کا | ارادہ ہے علی اصغرؑ کے خون بہانے کا
جو تیر پار ہو ننھے گلے سے عید کریں
تمہاری گود میں شش ماہہ کو شہید کریں

یہ سُن کے اور طرف شاہ خوش تمناک چلے | کبھی حواس میں اور گاہ بے حواس چلے
نہ تھا یہ ہوش کدھر آئے کس کے پاس چلے | پکارتے ہوئے ہر سو بحالِ یاس چلے
مرے جوان مرے عاشق مرے جگر بولو
کہاں سدھارے کہاں جا چھپے ہو قمر بولو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ضعیف باپ کی پیری پر رحم فرماؤ || قدم قدم پہ نہ جنگل کی خاک چھنواؤ
یہ دیکھو ہنستے ہیں سب ان کو آنکھ دکھلاؤ || علیؑ کا نام لو اور دوڑ کر چلے آؤ
بلا لو دادا کو نزدیک ہے نجف بیٹا
اکیلے پاؤں رگڑتے ہو کس طرف بیٹا

یہ کہتے تھے کہ پکارا کوئی ترس کھا کر || کہ ایک شیر وہ گھائل پڑا ہے زیر شجر
کہاں کہاں کہا اور دوڑے سبط پیغمبر || دعائیں دے کے اُسے لگے پوچھنے سرور
بھلا نشان تو دے کیا ثبوت ہوتا ہے
وہ شیر اور ہے یا شیر حق کا پوتا ہے

وہ رو کے بولا کہ ہاں لمبے لمبے گیسو ہیں || علیؑ کے نور کا سانچہ وہ گول بازو ہیں
ستارے سے خال قمر رُخ ہلال ابرو ہیں || پسینہ عطر ہے کپڑے تمام خوشبو ہیں
بڑا پتہ تو یہ ہے وہ نبیؐ کا ثانی ہے
وداع عمر ہے اور موسم جوانی ہے

یہ سُن کے زیر شجر آئے خوں کی بو پائی || مگر نہ لاش مفصل انھیں نظر آئی
وہ شوق دیکھنے کا اور وہ ضعف بینائی || تڑپ تڑپ گیا دل اور روح گھبرائی
جدھر سے آتی تھی بو اس طرف کو جانے لگے
پسینہ آنے لگا پاؤں تھرتھرانے لگے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پکارے گرکے کہاں ہو کدھر ہو اے بیٹیا | پکڑ کے ہاتھ اُٹھایا ادھر ادھر بابا!
یہ حال قبلۂ و کعبہ کا آہ کب سے ہوا | حسینؑ بولے تمھارا مزاج ہے کیسا

کہا پسر نے کوئی دم کی اور ایذا ہے
قدم حضور کے دیکھے مزاج اچھا ہے

یہ سُن کے جانب آواز شاہ تشنہ چلے | قریب جو پہنچے تو ملنے لگے لپٹ کر گلے
جبیں جبیں سے ملی لب پسر کے لب سے ملے | اُٹھا کے سر کو رکھا ایک ہاتھ کے تلے

پکارے ہائے غضب چہرہ زرد ہوتا ہے
وہ بولے اب تو کلیجہ میں درد ہوتا ہے

وداع ہوتے ہیں جنت کو جاتے ہیں بابا | یہ دیکھئے وہ پیمبر بلاتے ہیں بابا
برہنہ سر ہیں مرے دادا بھی آتے ہیں بابا | چچا حسنؑ بھی وہ تشریف لاتے ہیں بابا

جبیں پہ موت کا ٹھنڈا پسینہ آتا ہے
رگوں کے کھنچنے سے جی سنسنایا جاتا ہے

یہ کہہ کے کلمہ کی انگلی بلند کی ناگاہ | کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
پھرا کے آنکھوں کو کی جانب حسینؑ نگاہ | حسینؑ رونے لگے اور یہ کہا رو کر آہ

میں زندہ بیٹھا ہوں تم میرے آگے مرتے ہو
پدر کو کلمہ کا اپنے گواہ کرتے ہو!!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تڑپ تڑپ کے یہ کہتے تھے سبط پیغمبرؐ | جو آئی کان میں آواز بانوئے مضطر
کہاں ہو اے مرے والی امام جن و بشر | علیؑ کی بیٹی کھلے سر نکلتی ہے باہر

پسر کے حال سے آگاہ کیا امام ہوئے
پکارے سبط نبیؐ وہ ابھی تمام ہوئے

سوز

دلِ صاحبِ اولاد سے انصاف طلب ہے | دُنیا میں پسر باپ کی زینت کا سبب ہے
اولاد کا ہونا بھی عجب بخششِ رب ہے | یہ سچ ہے مگر داغ بھی بیٹے کا غضب ہے

رونے کی ہے جا ظلم نیا کرتی ہے تقدیر
شبیرؑ سے اکبرؑ کو جدا کرتی ہے تقدیر

بیٹا بھی وہ بیٹا کہ جو تصویرِ پیمبرؐ | اخلاق میں مانندِ حسنؑ زور میں حیدرؑ
خوش لہجہ و خوش خصلت و خوش وضع سراسر | معشوقِ جہاں رونقِ دیں عاشقِ داور

انصاف ہے سب صاحبِ اولاد بتا دیں
اس طرح کے فرزند کو مرنے کی دعا دیں

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵

شہادت حضرت علی اکبرؑ

بچھڑا جو مہر امامت سے مہ لقا فرزند
بدن کا زور ضعیفی کا آسرا فرزند
پدر کا راحت جاں ماں کا لاڈلا فرزند
زمیں پہ گر کے کہا ہائے دلربا فرزند
جگر پہ برچھی کا پھل کھا کے مر گئے اکبرؑ
ہمیں ضعیفی میں برباد کر گئے اکبرؑ

لٹ گئی مری اٹھارہ سال کی دولت
ہوئے جو بیاہ کے قابل تو کر گئے رحلت
نظر سے چھپ گئی ہے ہے وہ چاند سی صورت
وہ داغِ حسن جوانی وہ شان و شوکت
نہ آسرا ہے کسی کا نہ اب سہارا ہے!
جوان بیٹے کے مرنے نے ہم کو مارا ہے

ہماری زیست کا دنیا میں اب مزا نہ رہا
جواں پسر کا بڑھاپے میں آسرا نہ رہا
قوی تھا جس سے کلیجہ وہ دلربا نہ رہا
نظر میں نور تھا جس سے وہ مہ لقا نہ رہا
خدایہ خوب ہے روشن جو حال میرا ہے
کدھر کو جاؤں کہ چاروں طرف اندھیرا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ستمگروں نے پلایا نہ بوند بھر پانی — کیا زمانے سے پیاسہ یوسفِ ثانی
لگا کے برچھیاں کیا خوش ہیں ظلم کے بانی — اُڑائے خاک نہ کیونکر رسولؐ کا جانی

بلا کے اہلِ شقاوت نے ہم کو لوٹ لیا
ہمارے نانا کی اُمّت نے ہم کو لوٹ لیا

تباہ کر کے پدر کو چلے گئے اکبرؑ — ہمیں بھی ساتھ نہ خدمت کو لے گئے اکبرؑ
بغیر جھولے پھلے خلق سے گئے اکبرؑ — ہماری لاش کو مٹی نہ دے گئے اکبرؑ

پسر کا داغ کلیجے کو توڑ دیتا ہے
کوئی یوں بھی باپ کو جنگل میں چھوڑ دیتا ہے

خدا کسی کو نہ دے داغِ فرقتِ اولاد! — گرے کسی پہ نہ کوہِ مصیبتِ اولاد
بڑا غضب ہے جو لٹ جائے دولتِ اولاد — پیامِ مرگ ہے دنیا سے رحلتِ اولاد

قرار ماں کو نہ بابا کو چین آتا ہے
مزا حیات کا بیٹے کے ساتھ آتا ہے

ابھی تو لڑتا تھا اس فوج سے مرا دلدار — یہ کیا سبب ہے کہ نظروں سے چھپ گیا اک بار
چمک رہی تھی ابھی برق کی طرح تلوار — ابھی تو برچھیوں بھالوں میں تھا مرا دلدار

بتاؤ بابا کیوں اپنا حال غیر کرے
Presented By: www.jafrilibrary.com
خدا مرے پسرِ نوجواں کی خیر کرے

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے لاش کو ہر سمت سے ڈھونڈتے آئے کبھی ٹھہر گئے رقّت سے گاہ تھرّائے
کبھی اُٹھے کبھی بیٹھے کبھی یہ چلّائے ارے کوئی مرے یوسف کی لاش بتلائے

کسی طرف مجھے اُس کا پتہ نہیں ملتا
مرا جوان مرا مہ لقا نہیں ملتا

کدھر گیا وہ مرا لمبے گیسوؤں والا! کہاں گرا دیا پیاسے کو مار کر بھالا
بتاؤ کیا ہوا بانو کی گود کا پالا! شبیہ احمد مرسل کو قتل کر ڈالا

مرے کلیجے کو نیزہ سے کیوں فگار کیا
مرے غزال کو کیوں دشت میں شکار کیا

لعیں پکارے کسے آپ بُلاتے ہیں جو زندہ ہوتا ہے البتہ اس کو پاتے ہیں
ہمیشہ روتے ہیں ماں باپ خاک اُڑاتے ہیں موئے ہوئے کہیں فرزند ہاتھ آتے ہیں

یہ آہ و نالہ و فریاد سب ہے بے حاصل
پسر کی لاش کو دیکھا بھی گر تو کیا حاصل

کہا امام دو عالم نے سر کو نہوڑا کر مرے گلے بھی حلق پہ تلوار پھیر دو آ کر!
خوشی ہوئی تمہیں اکبرؑ کو خوں میں نہلا کر حسینؑ روئے گا میّت گلے سے لپٹا کر

ضرور ہے جسدِ پاش پاش پر رونا
مرے نصیب میں ہے اُن کی لاش پر رونا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے رن کی طرف شاہِ کم سپاہ چلے جگر کو ہاتھوں سے تھامے باشک و آہ چلے
ہر ایک لاش پہ کرتے ہوئے نگاہ چلے ٹٹولتے ہوئے ہر اک قدم پہ راہ چلے
کلیجہ منہ سے تڑپنے میں نکلا آتا تھا
یہ جھک گئے تھے کہ سیدھا ہوا نہ جاتا تھا

گئے جو رن میں تو بیٹے کو رو کے چلائے کہاں ہو اے علی اکبرؑ کہاں کو باپ آئے
کدھر ہو بیٹے تڑپتے ہو برچھیاں کھائے علیؑ کا لال کہاں تم کو ڈھونڈنے آئے
قدم لرزتے ہیں مشکل یہ راہ ہے بیٹا
ہماری آنکھوں میں عالم سیاہ ہے بیٹا

یہ کہہ رہے تھے کہ آوازِ نوجواں آئی صدائے بیٹے کی حضرت کے تن میں جاں آئی
اِدھر تو خیمہ سے باہر تڑپ کے ماں آئی اُدھر بہشت سے مخدومۂ جناں آئی
گئے حسینؑ تو منہ موڑتے ہوئے دیکھا
زمیں پہ بیٹے کو دم توڑتے ہوئے دیکھا

لپٹ کے بیٹے سے چلائے یوں امامِ زمن میں تیرے زخموں کے صدقے ہوں میرے رشکِ چمن
ستم کی تیغوں سے ٹکڑے ہوا یہ گل سا بدن چلے تم اے علی اکبرؑ جہاں سے تشنہ دہن
پٹک کے ہاتھ پھیلاتے ہو ہتھیلیاں بیٹا
ہمارے سامنے لیتے ہو ہچکیاں بیٹا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمارے حال پہ بیٹا نہ تم کو رحم آیا ۔ ضعیف باپ کو ماتم میں اپنے رُلوایا
جوان ہو کے بڑا داغ تم نے دکھلایا ۔ اب ایک دم نہ جئے گا بتولؑ کا جایا
کمر خمیدہ ہے دل دردناک ہے بیٹا
تمہارے غم سے جگر چاک چاک ہے بیٹا

کسے خبر ہے جو ہم پر قلق گزرتا ہے ۔ نہ دل کو کل ہے نہ سینہ میں دل ٹھہرتا ہے
چھری سے کوئی کلیجہ کو چاک کرتا ہے ۔ سنبھالو اے علی اکبرؑ حسینؑ مرتا ہے
کدھر یہ بیکس و بے یار و آشنا جائے
صدا سنا دو تو بابا میں جان آ جائے

ہمارے گھر کی تباہی کا کچھ نہ آیا دھیان ۔ بسایا دشتِ ستم جب کیا خدا نے جواں
برات آئی نہ شادی کا کچھ کیا سامان ۔ ملائے خاک میں بانوؑ کے تم نے سب ارمان
بہار پھولوں کے سہرے کی تم سنگھا نہ سکے
دُلہن بھی مادرِ ناشاد کو دکھا نہ سکے

پدر کو خوب جوانی کی شان دکھلائی ۔ سناں کلیجہ پہ اس بھوک پیاس میں کھائی
کمائی باپ کی جنگل میں تم نے لٹوائی ۔ ہمارے مرنے کے دن تھے سو تم کو موت آئی
تمہارے بیاہ کی دل میں رہی ہوس بیٹا
نہ آیا راس یہ اٹھارواں برس بیٹا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۶

شہادت حضرت علی اکبرؑ

دشمن کو بھی خدا نہ دکھائے پسر کا داغ | دل کو فگار کرتا ہے نورِ نظر کا داغ
آنکھوں کا نور کھوتا ہے نورِ بصر کا داغ | مرنا جوان بیٹے کا ہے عمر بھر کا داغ

یہ حال ابنِ فاطمہؑ کے دل سے پوچھئے
زخمِ جگر کے درد کو گھائل سے پوچھئے

جب برچھی کھا کے گم ہوا اکبرسا نونہال | فرزند فاطمہؑ کا ہوئی کس زباں سے حال
لرزہ تھا جسم پاک میں خورشید کی مثال | چلاتے تھے شہید ہوا ہائے میرا لال

تھامے ہوئے کلیجہ کو گھبرائے پھرتے تھے
اک اک قدم پہ ٹھوکریں کھا کھا کے گرتے تھے

آنکھوں میں اشک لب پہ فغاں اور دل میں درد | ہاتھوں میں رعشہ چہرۂ اقدس کا رنگ زرد
صدمے سے ہاتھ پاؤں کبھی گرم گاہ سرد | مثل کماں خمیدہ کمر گیسوؤں پہ گرد

رکھیں جو کوئی لاش تو گر کے گر پڑے

Presented By: www.jafrilibrary.com

جلدی کبھی چلے کبھی غش کھا کے گر پڑے

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہر دم پکارتے تھے کہ اکبر کدھر گئے | اے نور چشم بانوئے بے پر کدھر گئے
مرتا ہے باپ اے مرے دلبر کدھر گئے | آواز دو شبیہ پیمبر کدھر گئے

اے میرے شیر کیا کسی جنگل میں چھپ رہے
اے میرے چاند کیا کسی بادل میں چھپ رہے

اکبر ہماری آنکھوں میں اب تیور آتے ہیں | ہاتھوں کو تھام لو کہ قدم تھرتھراتے ہیں
کھوئے گئے ہیں خود کہ نہیں ہم کو پاتے ہیں | کیا جانے اضطراب میں کس سمت جاتے ہیں

اکبر سنبھال لو کہ نہایت نحیف ہیں
بیٹا ابھی جوان ہو ہم ضعیف ہیں

اے میرے لمبے گیسوؤں والے ترے نثار | اے باپ کی ضعیفی کے پالے ترے نثار
کھائے جگر پہ زخم کے بھالے ترے نثار | بابا کو پاس اپنے بلالے ترے نثار

فرزند فاطمہؑ کی نحیفی پہ رحم کر!
اے نوجواں پدر کی ضعیفی پہ رحم کر!

بیٹا پکار لو کہ بہت بے قرار ہوں! | بیکس ہوں بے وطن ہوں غریب الدیار ہوں
اہل ستم تو ہنستے ہیں میں اشکبار ہوں | آفت میں مبتلا ہوں بلا سے دوچار ہوں

بولو پدر کی تشنہ دہانی کا واسطہ
صورت دکھاؤ اپنی جوانی کا واسطہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

صدقے پدر تڑپتے ہو کس نخل کے تلے | باغِ جہاں میں آ کے نہ پھولے نہ تم پھلے
ناشاد و نامراد ابھی اس دہر سے چلے | رو رو کے کیونکر دست تاسف پدر ملے
اک داغ تیرے خلق سے جانے کا رہ گیا
ارمان ماں کو بیاہ رچانے کا رہ گیا

بیٹا ہماری آنکھوں میں دنیا سیاہ ہے | اے نورِ عین باپ کی حالت تباہ ہے
دم چڑھ گیا ہے خالقِ عالم گواہ ہے | جائیں کدھر کہ فوج لعیں سد راہ ہے
طاقت جو تھی بدن میں وہ سب بھائی لے گئے
اب تم ہماری آنکھوں میں بینائی لے گئے

جی چاہتا ہے پھر تمہیں اک بار دیکھ لیں | محبوبِ حق کا آخری دیدار دیکھ لیں
منہ پر لٹکتے ابروئے خمدار دیکھ لیں | ٹکڑے ہوئے ہیں تیغ سے رخسار دیکھ لیں
اکبر گلے سے لپٹو تو بابا کو کل پڑے
اب ہے یقین کہ منہ سے کلیجہ نکل پڑے

آئی کسی طرف سے نہ اکبرؑ کی جب صدا | اعدا کو تب پکارے شہنشاہ کربلا
سبطِ نبیؐ کے حال پہ اب رحم کی ہے جا | بتلاؤ کس طرف ہے مرا لال مہ لقا
برچھی ستم کی کھا کے وہ بیمار کدھر گیا
اے فوج شام چاند ہمارا کدھر گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے ظالمو کہاں ہے مرا نوجواں پسر | اس کی تلاش میں میں پھرا ہوں کدھر کدھر
اب مضطرب بہت ہوں سنبھلتا نہیں جگر | یوسف مرا مجھے کہیں آتا نہیں نظر
کیا قتل کر کے چاہ بلا میں گرا دیا
کیا زیر خاک میرے قمر کو چھپا دیا

ہے تم میں کوئی صاحب اولاد یا نہیں | درد دل حسینؑ سے آگاہ کیا نہیں
اس وقت ہوش سبط نبیؐ کے بجا نہیں | یہ حال ہے کہ آنکھوں سے کچھ سوجھتا نہیں
اکبرؑ جو مل گئے تو ٹھہر جائیگا حسینؑ
ورنہ تڑپ کے خاک پہ مر جائے گا حسینؑ

کہتے تھے اہل ظلم کہ یا سید امم | حضرت کے قد خم سے واقف نہیں ہیں ہم
اک نوجواں تو آیا تھا با شوکت و حشم | چھاتی پہ اس جری کے لگا نیزہ ستم
دو بار گرتے گرتے وہ غازی سنبھل گیا
گھوڑا کسی طرف اُسے لے کر نکل گیا

سچ ہے عجب حسین تھا وہ غیرت چمن | سنبل سے گیسو پھول سا منہ چاند سا بدن
شیریں زباں شگفتہ مزاج اور کم سخن | کیا کیا لڑا ہے لاکھوں سے تنہا وہ صف شکن
چرچے اُسی کے حسن کے لشکر میں ہوتے ہیں
یاں بھی کئی لوگ اُس کی جوانی پہ روتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آغاز تھا ابھی تھا عالمِ شباب | گویا زمیں پہ چرخ سے اُترا تھا آفتاب
پیاسا تھا تین روز کا وہ آسماں جناب | غیرت یہ تھی کہ پینے کو بھیجے نہ مانگا آب
سوکھے تھے ہونٹ پیاس کی کچھ انتہا نہیں
لیکن طلب سے اس کی زباں آشنا نہیں

برچھی ستم کی ہوگئی سینے کے آر پار | رہوار سے جُدا نہ ہوا پر وہ شہسوار
گھیرے تھے چار سمت سے زخمی کو بد شعار | برسا رہے تھے تیر کماندار دس ہزار
مانند شیر جھومتا تھا قاش زین پر
بوندیں ٹپک رہی تھیں لہو کی زمین پر

برچھی کے ساتھ چھید کے نکل آیا تھا جگر | مانندِ گل تھی تن کی قبا خوں میں تر بہ تر
تلوار ایک ہاتھ میں ایک ہاتھ میں سپر | گہ فوج پر نظر تھی کبھی زخم پر نظر
بیٹھا گلے پہ تیر تو دم اس کا رک گیا!
ہاتھوں سے دل کو تھام کے گھوڑے پہ جھک گیا!

چلائے شاہ دیں کہ وہی میرا لال تھا | وہ یوسفِ حسین عدیم المثال تھا
آیا زوال اس پہ جو بدرِ کمال تھا | باغ محمدی کا وہ تازہ نہال تھا
یہ داغ دل حسین کو پہلے پہل ملا
برچھی سے اس کو مار کے کیا تم کو پھل ملا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

داغ اس الم سے کلیجہ میں پڑ گیا | میں لٹ گیا تباہ ہوا گھر اجڑ گیا
کیا نوجواں ضعیفی میں مجھ سے بچھڑ گیا | سبط نبیؐ کی زیست کا نقشہ بگڑ گیا
صدقے کرو پدر کو تو اس نورِ عین پر
تلوار لا کے پھیر دو حلق حسینؑ پر

جنگل سے آئی اتنے میں اکبرؑ کی یہ صدا | اب جاں بلب ہوں بحر میں یا شاہ کربلا
ہے عنقریب کوچ سوئے گلشن بقا | حسرت یہ ہے کہ دیکھ لوں دیدار آپ کا
آلودہ خوں بھرا ہوا چہرہ گرد سے
بسمل سا لوٹتا ہوں کلیجہ کے درد سے

سوز

جب چمن خاک میں اکبرؑ کی جوانی کا ملا | پانی پانی کہا اور قطرہ نہ پانی کا ملا
داغ سیدانیوں کو احمد ثانی کا ملا | شاہ کا کچھ نہ پتا بانو کے جانی کا ملا
رو رو فرماتے تھے طاقت ہے نہ بینائی ہے
بیٹا مارا گیا اور عالمِ تنہائی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۸

شہادت حضرت علی اکبر

چھٹا جو شاہ سے پیری میں نوجواں فرزند | حسین و خوش قد و خوش رو و خوش بیاں فرزند
شبیہ عابد ذیجاہ و مرتبہ داں فرزند | پدر کے تن کی تواں سارے گھر کی جاں فرزند
بہار جس کی نہ دیکھی خزاں وہ باغ ہوا
قیامت آ گئی گھر شہ کا بے چراغ ہوا

بدن سے جان چلی جسم تھرتھرانے لگا | پسینہ آ گیا جی غش کا سنسنانے لگا
پسر جہاں سے چلا زور تن سے جانے لگا | چلے جو رن کو تو ہر گام پر غش آنے لگا
کبھی اُٹھے تو کبھی کر کے آہ بیٹھ گئے
جگر میں درد دیا اُٹھا کہ شاہ بیٹھ گئے

تھما جو درد پکارے کہ ہائے ہائے پسر | ہزار حیف جئیں ہم جہاں سے جائے پسر
یہ کیا ہے ہم تلک آتی نہیں صدائے پسر | پدر کی زیست کہاں جب نظر نہ آئے پسر
پسر کے داغ نے خنجر جگر پہ پھیرا ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
چراغ جس میں نہ ہووے وہ گھر اندھیرا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

بہارِ سبزۂ خطی نہ ہم کو دکھلائی ‖ جب آگئے پھولنے پھلنے کے دن تو موت آئی
وہ رُخ وہ نرگسی آنکھیں وہ قد وہ بینائی ‖ وہ گُل سا جسم وہ بر میں قبا کی زیبائی
ہوا نہ بیاہ کہ چھوڑا جہانِ فانی کو
اجل نے لوٹ لیا گلشنِ جوانی کو

کبھی دل اور کبھی ہاتھوں سے تھامتے تھے جگر ‖ اُٹھا نہ جاتا تھا مطلق یہ جھک گئی تھی کمر
بشکل حضرت یعقوبؑ کہتے تھے رو کر ‖ کدھر گئے مرے یوسفؑ لقا علی اکبرؑ
جو تھا عصائے ضعیفی وہ چھوٹ گیا ہے ہے
پسر شہید ہوا باپ لُٹ گیا ہے ہے

خبر نہیں ہے تڑپتے ہو تم کہاں بیٹا ‖ ہماری آنکھوں میں اندھیر ہے جہاں بیٹا
جُدا نہ ہو کبھی ماں باپ سے جواں بیٹا ‖ پدر پہ ٹوٹ پڑا غم کا آسماں بیٹا
یہ داغ عالمِ پیری میں دے گئے ہم کو
گلہ یہ ہے کہ نہ ہمراہ لے گئے ہم کو

اکیلا دلبرِ زہراؑ کو رن میں چھوڑ گئے ‖ مدد کا وقت جب آیا تو منہ کو موڑ گئے
بچھڑ کے باپ سے آگے نہ ہاتھ جوڑ گئے ‖ سفر میں باپ کی بیٹا کمر کو توڑ گئے!
ہوئی تمام نہ منزل کہ ساتھ چھوڑ دیا
ضعیف باپ کا جنگل میں ہاتھ چھوڑ دیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بحزن ضعیف جواں ہو کے مر گئے بیٹا | پتہ تو ہم کو بتا دو کدھر گئے بیٹا
پدر سے روٹھ کے دادی کے گھر گئے بیٹا | جہاں میں باپ کو بے آس کر گئے بیٹا

بسایا دشت کو خالق نے خیابان کیا
ہمارے گھر کی تباہی کا کچھ نہ دھیان کیا

ابھی تو دن سے تم آئے تھے پاس بابا کے | ابھی تو سوتے تھے صدقے تم ابن زہرا کے
ابھی میں تکتا تھا بھائی سے تم کو لپٹا کے | ابھی یہ کہتے تھے سوکھی زبان دکھلا کے

کلیجہ پیاس کی گرمی سے آہ جلتا ہے
پلا دو تھوڑا سا پانی کہ دم نکلتا ہے

یہ بین کرتے ہوئے رن میں پہنچے جب شہ دیں | تلاش کی یہ کہ بیٹے کی لاش پائی کہیں
ستمگروں کو پکارے کہ دل کو تاب نہیں | بتاؤ جلد کہاں ہے وہ میرا ماہ جبیں

پدر کی گود کے پالے کو کیا کیا تم نے
ہمارے گیسوؤں والے کو کیا کیا تم نے

ہمارے یوسف ثانی کو جلد بتلا دو | رسول حق کی نشانی کو جلد بتلا دو
ستمگرو مرے جانی کو جلد بتلا دو | گل ریاض جوانی کو جلد بتلا دو

دل حزیں پہ اک غم کا ابر چھایا ہے
ہمارے چاند کو بادل نے کیوں چھپایا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سُن کے شاہ سے بولے وہ ظلم کے بانی | کیسے بتائیں کہاں ہے وہ یوسفِ ثانی
دمِ اخیر بھی اس کو نہیں دیا پانی | ملے گی لاش نہ اب کے رسولؐ کے جانی

چھدا ہے جس کا جگر وہ پسر تمہارا ہے
ابھی تو نیزہ دل سے اس نوجواں کو مارا ہے

کوئی بھی ایسا پسر ہاتھوں سے گنوتا ہے | ہزار حیف یہ دولت کوئی لٹاتا ہے
کوئی بھی لال کو ہاتھوں سے کھو کے پاتا ہے | چراغ گھر کا کوئی اس طرح بجھاتا ہے

لہو میں اپنا سفینہ ڈبو دیا تم نے
جوان بیٹے کو ہاتھوں سے کھو دیا تم نے

پسر تو مر چکا اب اشک کیوں بہاتے ہو | وہ برچھی کھا چکا ناحق پچھاڑیں کھاتے ہو
ملا وہ خاک میں کیوں سر پہ خاک اڑاتے ہو | کہاں ہے اب علی اکبر جنھیں بلاتے ہو

ملا جو خاک میں پیارا وہ پھر نہیں آتا
جہاں سے جو کہ سدھارا وہ پھر نہیں آتا

کہا امام نے اے ساکنانِ کوفہ و شام | حسینؑ خوب سمجھتا ہے طعن کے یہ کلام
جواب تھا یہی اس کا کہ کھینچ لوں صمصام | مگر ہوں صابر و شاکر امام ابن امام!

خدا کی راہ میں یہ بھی ستم گوارا ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
بجا ہے اپنے پسر کو ہمیں نے مارا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے سوئے نہایت امام ہر دو سرا | کہ یک بیک علی اکبرؑ نے شہ کو دی یہ صدا
جگر پہ کھائی ہے برچھی گلے پہ تیر لگا | جہاں سے جاتے ہیں ہم جلد آئیے بابا!
اجل قریب ہے رخصت غلام ہوتا ہے
مدد کرو علی اکبرؑ تمام ہوتا ہے

صدا یہ سنتے ہی دوڑے جگر کو تھام کے شاہؑ | ہر ایک گام پہ کرتے تھے نالۂ جانکاہ
سرہانے ہو کے جو فرزند کے بحال تباہ | زمیں پہ پاؤں رگڑتے تھے اکبرؑ ذیجاہ
زباں کھلی ہوئی تھی ہنگام دم شماری تھا
گلے سے اور کلیجے سے خون جاری تھا

یہ حال دیکھ کے مطلق رہی نہ دل کو تاب | بشانِ برق جو تڑپے تو روئے مثل سحاب
جگر جو آتش فرقت سے ہو گیا تھا کباب | یہ کہہ کے لاش سے لپٹے امامِ عرش جناب
ہمارے حال کا اللہ خوب ناظر ہے
جواب دو علی اکبرؑ یہ باپ حاضر ہے

تڑپتے جاتے ہو پانی کو اے مرے دلدار | کلا نہ بھیجو بیٹا یہ باپ ہے لاچار!
تمہاری تشنہ دہانی پہ لا کھوں جاں نثار | خدا کے واسطے کھولو تو دیدۂ خونبار
تمہارے چھٹنے کا صدمہ کمال ہے پیارے
کہو تو باپ سے کیا دل کا حال ہے پیارے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہ رُو کے علی اکبرؑ نے آنکھ کو کھولا — نگاہِ یاس سے حضرت کو دیر تک دیکھا
دمِ اخیر پدر سے کہا تو بس یہ کہا! — خدا کی حفظ و امانت میں آپ کو سونپا

سخن یہ کہہ کے جہاں سے گذر گئے اکبرؑ
حسینؑ رو کے پکارے کہ مر گئے اکبرؑ

سوز

دنیا میں جسے ماتم فرزند جواں ہو — لازم ہے کہ اکبرؑ کے لئے اشک فشاں ہو
ہر چند کہ جو حسن میں یکتائے جہاں ہو — آنسو جو رواں ہو تو غمِ اکبرؑ میں رواں ہو

مولا جو فدا کرتے نہ ہمشکل نبیؐ کو
یہ داغ وہ تھا صبر بھی آتا نہ کسی کو

پوچھو تو جوانوں سے جوانی کی تمنا — ہوتے ہیں جوانی میں انھیں حوصلے کیا کیا
شادی کی ہوس شوق لبِ حسرتِ دنیا — حسرت ہی میں اکبرؑ ہوئے واحسرت و دردا

بچپن میں پلے نازوں سے اور فاقہ کشی کی
شادی سے کنارا کیا مرنے کی خوشی کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۸

شہادت حضرت علی اکبرؑ

جب نوجواں پسر شہ دیں سے جدا ہوا | روشن قمر سپہر بریں سے جدا ہوا!
نور نظر امام مبیں سے جدا ہوا | لخت جگر حسینؑ حسیں سے جدا ہوا
دل داغ ہو گیا دل و جان بتولؑ کا
گھر بے چراغ ہو گیا سبط رسولؐ کا

پیری میں آفت غم اولاد الاماں | دل اور زخم خنجر فولاد الاماں
وہ اضطراب خاطر ناشاد الاماں | وہ اشک سوز اور وہ فریاد الاماں
بیٹا نہ ہو تو زیست کا پھر کیا مزہ رہا
جب گھر اجڑ گیا تو زمانہ میں کیا رہا

سب چاہیں جنکی زیست وہ شیر ژیاں مرے | افسوس نیم جاں بچے جان جہاں مرے
پیدا تو کس جگہ ہوئے اکبر کہاں مرے | قدرت خدا کی پیر جئے نوجواں مرے
اس عمر میں جہاں سے گذرنے کے دن نہ تھے
کہتا ہے خود شباب کہ مرنے کے دن نہ تھے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

روتے ہوئے حرم میں گئے قبلۂ انام | تر تھی لہو سے لختِ جگر کی قبا تمام
رُخ زرد، درد دل میں، بدن سرد، تشنہ کام | طاقت نہ قلب میں نہ بدن میں لہو کا نام

یہ درد تھا بکا میں کہ دل ٹکڑے ہوتے تھے
یہ حال تھا کہ رونے پہ دشمن بھی روتے تھے

پیارے نہ تھے حسین علیہ السلام کے | تھرّاتے تھے پاؤں شہِ تشنہ کام کے
ڈیوڑھی حرم سرا میں بہن ہاتھ تھام کے | سر دوش پر تھا زینبِ عالی مقام کے

فرماتے تھے بہن علی اکبرؑ گذر گئے
ہم ایسے سخت جاں ہیں کہ اب تک نہ مر گئے

پُرسا تمہیں شہید کا دینے کو آئے ہیں | کس کس کی داغ آج جگر پر اٹھائے ہیں
بیٹھے ہیں خاک اُڑائے ہیں آنسو بہائے ہیں | یہ ہم تمہارے لال کے خوں میں نہائے ہیں

سر تھا حسینؑ بیکس و تنہا کی گود میں
بیٹے کی جان نکلی ہے بابا کی گود میں

یہ سُن کے نبی بی کے جگر پر چھُری چلی | زینبؑ زمیں پہ گر کے پکاریں کہ یا علی
سر پیٹا ہر ایک نے تب شور شین و جلی | جاتا ہے ظالموں میں یہ کونین کا ولی

بیکس کا آسرا ہے اکیلے نہ بھائی کا
آقا یہی تو وقت ہے مشکل کشائی کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

یا مصطفےٰ بلا میں پھنسا ہے تمہارا لال | یا شیر ذوالجلال دکھا دو انہیں جلال
یا فاطمہ میں لٹتی ہوں بکھراؤ سر کے بال | یا رب پلٹ دے آج یہ سب عرصۂ قتال!
پھر کیا ہی کسی سے کام ہے جنگل میں جا رہوں
بھائی کو اپنے لیکے میں سب سے جدا رہوں

فرمایا شہ نے صبر بہن چاہیئے تمہیں | خالق کی یاد شر و علن چاہیئے تمہیں
لب پر رضا کا سخن چاہیئے تمہیں | جو ماں کا تھا چلن وہ چلن چاہیئے تمہیں
ہر بار لیو چھتے تھے سبب آہ سرد کا
شکوہ کیا علی سے نہ پہلو کے درد کا

کیا کرتے ہم بہن اجل آتی وطن میں گر | اک سانپ نے مرنیوالوں کو جنگل ہو یا کہ گھر
درپیش ہے سفر میں ہمیں خلق سے سفر | اب آنزد یہ ہے کہ آ جائے تن سے سر
دکھ میں خوشی ہیں وہ جنہیں الفت خدا کی ہے
میرا نہیں یہ سر تو امانت خدا کی ہے

دیکھا یہ کہہ کے بانی سکینہ کو پاس سے | لپٹی وہ دوڑ کر شہ گردوں اساس سے
طاقت نہ تھی کلام کی ہر چند پیاس سے | بولی وہ تشنہ کام شہ حق شناس سے
کیا اس بلا سے بچ کے بھی آئیگا سفر کا
صدقے گئی بتا دو اکبر کدھر کا

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا شہؑ نے ہاں سفر ناگزیر ہے | آؤ گلے لگو کہ یہ صحبت اخیر ہے
اب آبروئے قربِ خدائے قدیر ہے | تنہا ہیں ہم سپاہِ مخالف کثیر ہے
طے ہو یہ مرحلہ جو حمایت خدا کرے
جس کا نہ کوئی دوست ہو بی بی وہ کیا کرے

یہ کہہ کے پیاری بیٹی سے دیکھا اِدھر اُدھر | بولے کدھر ہیں بانوئے ناشاد و نوحہ گر
فضہ نے عرض کی کہ اُدھر بیٹھی ہیں سر | رخصت لی ہے حضور کی ان کو نہیں خبر
لب پہ گھڑی گھڑی علی اکبرؑ کا نام ہے
چلئے ذرا کہ کام اب اُن کا تمام ہے

روتے ہوئے سے گئے جو وہاں شاہ خوش خصال | دیکھا کہ فرش خاک پہ بکھرے ہوئے ہیں بال
سر پیٹ پیٹ کر یہ پکارے بصد ملال | اے شہر بانو ہوش میں آؤ یہ کیا ہے حال
سچ ہے فلک نے تم کو بڑے دکھ دکھائے ہیں
صاحب اُٹھو ہم آخری رخصت کو آئے ہیں

سنکر صدا حسینؑ کی چونکی وہ نوحہ گر! | کی عرض سر جھکا کے قدم پر بچشم تر
تنہا حضور آئے ہیں باندھے ہوئے کمر | صاحب کہاں ہے گیسوؤں والا مرا پسر
ایسے نہیں کہ گھر میں جدا ایسا جو بیاہے
اپنے مراد والے کو میں لونگی آپ سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

باتیں یہ سُن کے کہنے لگے شاہ بحر و بر | یا رب جُدا نہ ہو کسی ماں سے جواں پسر
بانو سے کیسے بلاؤں کہاں ہے وہ سیم بر | ہمشکل مصطفٰےؐ تو گئے فاطمہؑ کے گھر
ہر دکھ میں صبر کرتے ہیں جو حق شناس ہیں
جس نے ہمیں دیا تھا وہ اب اُس کے پاس ہیں

جاگے ہوئے تھے رات کے نیند آ گئی اُنھیں | ہے ہے منافقوں کی نظر کھا گئی اُنھیں
مخفی بہت رکھا یہ اجل پا گئی اُنھیں | صحرائے کربلا کی ہوا بھا گئی اُنھیں
زندہ نہ ہوگا لال اگر مر بھی جاؤ گی!
بانو کوئی گھڑی میں ہمیں بھی نہ پاؤ گی

جاتے ہیں ہم وہیں کہ جہاں ہے وہ لالہ فام | کہہ دو جو اپنے لال کو دینا ہو کچھ پیام
سُن کر یہ ذکر ہوش میں آئی وہ تشنہ کام | سمجھی کہ گھر تباہ ہوا اب چلے امام
خنجر سے حلق شاہ کے کٹنے کا وقت ہے
بستی اُجڑ کے تخت اُلٹنے کا وقت ہے

دامن پکڑ کے شاہ کا بولی وہ دلفگار | اے ابن فاطمہؑ یہ کنیز آپ کے نثار
بعد آپ کے جو لوٹنے آئیں ستم شعار | بیٹھے کہاں یہ بیکس و غمگین و سوگوار
کچھ حق میں اس کنیز کے اک بات بتائیے
مناسب ہے آقا مجھے سمجھا کے جائیے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شبہ نے کہا کہ حافظ و ناصر ہے ذوالجلال   زہراؑ کی بیٹیوں کے رہو تم شریک حال
زینبؑ کو دیکھو سر پہ نہ بھائی نہ دونوں لال   صابر تمہارے ساتھ ہے عابدؑ سا خوش خصال

یہ وارثوں کا وارث و والی الٰہ ہے
دیکھو ڈگے نہ پاؤں یہ مشکل کی راہ ہے

لو الوداع لاش پہ اب آ کے رو لیو!   لیکن نہ خاک اُڑا کے نہ چلا کے رو لیو
زانو پہ سر کو شرم سے نیوڑھا کے رو لیو   قبرِ رسولؐ پاک پہ ہاں جا کے رو لیو!

لُٹنے میں سر ہو لشکر تباہی میں چاہیئے
سو نا بشر کو خوفِ الٰہی میں چاہیئے

سوز

جب شام کے حاکم نے خبرداروں سے پوچھا   کس رنج میں مرے تھے زیادہ شہ والا
تب دستِ ادب جوڑ کے شمرِ لعیں سے یہ بولا   شبیرؑ سا صابر بھی کوئی ہوگا نہ اصلا

حضرت نے جواں بیٹے کو مرتے ہوئے دیکھا
Presented By: www.jafrilibrary.com
پر شکر کا سجدہ انہیں کرتے ہوئے دیکھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۴۹

شہادت حضرت علی اکبرؑ

دشت بلا میں گم علی اکبرؑ کی لاش ہے
فرزند فاطمہ کو پسر کی تلاش ہے
زخم جگر پہ ناخن غم کی خراش ہے
سنگ الم سے شیشۂ دل پاش پاش ہے
بانو کو غم ہے اہل حرم درد مند ہیں
ہے ہے پسر کی گھر میں صدائیں بلند ہیں

پوشیدہ چشم سے جو وہ نور نگاہ ہے
سبط نبیؐ کی آنکھوں میں دنیا سیاہ ہے
تھراتے ہیں ضعف سے حالت تباہ ہے
نعلین پاؤں میں ہیں نہ سر پر کلاہ ہے
زردی ہے روئے پاک پہ زلفوں پہ خاک ہے
دامن تلک قبا کا گریبان چاک ہے

اللہ رے جوش ماتم فرزند گل عذار
غم سے سفید ہو گئی ریش خضاب دار
مثل کماں خمیدہ ہیں شاہ فلک وقار
کھونے ہوئے ہیں کے الم میں بے قرار
گھوڑے کی باگ ہاتھ سے ہر بار گرتی ہے
صورت جوان بیٹے کی آنکھوں میں پھرتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چلاتے ہیں باپ کے پیارے کدھر گئے ۔ اے نورِ چشم آنکھوں کے تارے کدھر گئے

اے میری زندگی کے سہارے کدھر گئے ۔ پہونچا کے ہم کو گور کنارے کدھر گئے

اندھیرے جہاں تمھیں پائے گا پدر

آواز دو گے تم تو چلا آئے گا پدر

روٹھے ہو کیوں لئے علی اکبر جواب دو ۔ صدقے ہو باپ اے مرے دلبر جواب دو

اے ہم شبیہ خاصِ پیمبر جواب دو ۔ تم سے بچھڑ کے زیست ہو کیونکر جواب دو

جو راہ ہے تمھاری وہی اپنی راہ ہے

قربان جاؤں باپ کی حالت تباہ ہے

کس جا پہ تم پڑے ہو بتاؤ پدر نثار ۔ آواز ہم کو اپنی سناؤ پدر نثار

ہم گر پڑے ہیں آکے اٹھاؤ پدر نثار ۔ چھاتی سے پھر پدر کو لگاؤ پدر نثار

رخصت ہے اپنی گھر کو ذرا دیکھ بھال لو

لغزش ہے ہاتھ پاؤں میں اکبر سنبھال لو

کس سے کہوں میں کون تمھارا پتہ بتائے ۔ یہ بیکس و غریب مسافر کہاں کو جائے

قسمت میں ٹھوکریں مری لکھی تھیں ہائے ہائے ۔ اس جینے سے تو کاش خدا مجھ کو بھی اٹھائے

کیا قہر ہے کہ گود کے پالوں سے چھٹ گئے

منزل پہ آکے قافلے والوں سے چھوٹ گئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اَب ہاتھ بھی پکڑ کے اُٹھاتا نہیں کوئی رونے پہ میرے رحم بھی کھاتا نہیں کوئی
یوسف کی میرے شکل دکھاتا نہیں کوئی بیٹا تمہاری لاش بتاتا نہیں کوئی
حالت ہماری کاہے کو دیکھی ہے آپ نے
تم کو خیال ہوگا خبر لی نہ باپ نے

آئی صدا نہ کچھ تو زمیں سے کیا سوال اے خاک تجھ میں تو نہیں پنہاں ہمارا لال
آغاز ہیں سنین ابھی اٹھارواں ہے سال وہ حُسن ہیں ہے صورت محبوب ذوالجلال
مہتاب جس کے چہرے کی پرتو سے ماند ہے
روشن ہے رخ سے یہ کہ اندھیرے کا چاند ہے

اے ارض کربلا مرا دلبر کدھر گیا اے دشت نینوا مہ انور کدھر گیا
مقتل سے ہم شبیہ پیمبر کدھر گیا اے نہر علقمہ علی اکبرؑ کدھر گیا
نکلا ہوں میں شہید پسر کی تلاش کو
بتلا مجھے مرے دُرِ یکتا کی لاش کو

تم نے تو طائرو نہیں دیکھا مرا پسر اے آہوؤ بتاؤ مرے شیر کی خبر
اے ابر کس طرف مرا بیٹا ہے تو نہیں تر اے آسماں بتا کہ مرا چاند ہے کدھر
چھایا اندھیرا رونق باغ جہاں گئی
اے آفتاب سرد شفق تیری کہاں گئی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے قوم ظلم بانوؑ کے دلبر کو کیا کیا — بیکس کو قتل تشنہ کام کو بے پر کو کیا کیا
اے ظالمو شبیہ پیمبرؐ کو کیا کیا — ملتا نہیں پتہ علی اکبرؑ کو کیا کیا
رستہ تو دو بتا کہ بھٹکتا ہوں راہ میں
کس نے گرایا ہے مرے یوسف کو چاہ میں

تم نے بلا کے گھر سے نہ میرا ادب کیا — مہمان پہ بیوطن پہ ستم بے سبب کیا
میرے بھتیجے بھانجوں پر رحم کب کیا — فرزند نوجواں کو بھی مارا غضب کیا
اب دشمنی کرو نہ شہِ مشرقین سے
بچھڑے ہوئے پسر کو ملا دو حسینؑ سے

یہ کہہ کے ہر طرف گئے با چشم اشکبار — لیکن ملا نہ شاہ کو فرزند نامدار
خیمے کی سمت آئے جو پیٹتے بحال زار — چلائی سر کو پیٹ کے فضہ جگر فگار
یا شاہ میں بھی آنے کو تھی فوج شام میں
ملتی نہیں ہیں زینب بیکس خیام میں

سب بی بیاں تھیں ڈیوڑھی پہ یا شاہ بحر و بر — کیا جانئے کدھر گئیں زینب برہنہ سر
ڈھونڈھ آئی ہوں میں خیمۂ عباسؑ نامور — غش تھی ابھی تو فرطِ قلق سے وہ نوحہ گر
بیمار ہے کس طرف یہی لب پہ کلام تھا
جاری زبان پہ علی اکبرؑ کا نام تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اب گھر سے ڈھونڈھنے کو نکلی ہیں بی بیاں — بکھرے ہیں بال چہرہ فق اور اشک ہیں رواں
پکڑے ہے کوئی ہاتھوں سے بانوئے خستہ جاں — لاشہ بتائیے علی اکبر کا ہے کہاں
اک حشر ہو گا زمیں تن پاش پاش پر
زینب کھڑی ہیں ہو علی اکبرؑ کی لاش پر

یہ سن کے خاک اڑانے لگے سرورِ زماں — جا پہونچے لاشۂ علی اکبرؑ پہ ناگہاں
دیکھا کہ بنتِ فاطمہ با چشمِ خوں فشاں — لاشہ کے گرد پھرتی ہے با نالہ و فغاں
نے دوش پر ردا ہے نہ سر پر نقاب ہے
کانوں میں بندے ہلتے ہیں یہ اضطراب ہے

چلاتی ہے کہ گود کا پالا کہاں گیا — آنکھوں کا نور گھر کا اجالا کہاں گیا
چشم و چراغ سیدؑ والا کہاں گیا — میرا وہ مجھ سے گیسوؤں والا کہاں گیا
دو بیٹے کھو کے پالا ہے اس نونہال کو
برچھی سے کس نے قتل کیا میرے لال کو

زینبؑ کا حال دیکھ کے روئے شہِ انام — خواہر کے پاس آ کے کیا اس طرح کلام
دل کو سنبھالو اب یہ ہے صبر کا مقام — زندہ ہے اے بہن ابھی شبیرؑ تشنہ کام
تم جاؤ میں اٹھاتا ہوں اکبرؑ کی لاش کو
خیمے میں لے کے آتا ہوں اکبرؑ کی لاش کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ سُن کے خیمہ میں گئی زینب جگر شیم نم ۔۔۔ پہونچے لپک کے پاس اُدھر قبلۂ اُمم
پُشتِ فرس پہ لاش کو رکھ کر بصد الم ۔۔۔ روتے ہوئے چلے طرف خیمۂ حرم

گردن میں باپ کے علی اکبرؑ کا ہاتھ تھا
رہوار بھی جھکائے ہوئے سر کو ساتھ تھا

پردہ اُٹھایا خیمہ کا فضہ نے ایکبار ۔۔۔ لائے پسر کو گھر میں شہنشاہ نامدار
زیرِ علم کھڑا ہوا اکبرؑ کا راہوار ۔۔۔ اور گرد بیٹھنے لگیں ماندیں بحالِ زار

اک شور تھا کسی کو نہ اُس وقت ہوش تھا
گھوڑا بھی رو رہا تھا یہ قت کا جوش تھا

سوز

جب کھائی سناں سرورِ ریاضِ حسنی نے ۔۔۔ دل توڑ دیا سینہ میں برچھی کی انی نے
چلّائے کہ مارا مجھے تشنہ دہنی نے ۔۔۔ اک آہ کی تربت میں رسولِ مدنی نے

پھل برچھی کا سینے سے نکالا نہیں جاتا
بیتاب ہے دل غم سے سنبھالا نہیں جاتا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵

شہادت حضرت علی اکبرؑ

لاش اکبر کی جو مقتل سے اٹھا لائے حسینؑ | نوجواں کو صفِ اوّل سے اٹھا لائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اٹھا لائے حسینؑ | جاں بلب شیر کو جنگل سے اٹھا لائے حسینؑ
دی صدا لاشِ پسر آن کے لے جا بانو
چھد گیا برچھی سے اکبرؑ کا کلیجا بانو

دیکھ لے آخری دیدار پسر مرتا ہے | سامنے آنکھوں کے یہ نورِ نظر مرتا ہے
اب کوئی دم میں ترا رشکِ قمر مرتا ہے | منہ سے باہر ہے زباں تشنہ جگر مرتا ہے
دم ہے سینہ میں نفس کا زخموں سے خوں جاری ہے
ہائے بانو ترے گھر لٹنے کی تیاری ہے

پہونچی خیمہ میں جو حضرت کی یہ پُر درد صدا | مضطرب ہو گئی ناموسِ رسولِ دوسرا
کہا چلا کے سکینہ نے کہ ہے ہے بابا | فضہ دوڑی سوئے در پھینک کے سر سے ردا
پیٹتی زینبِ مضطر نکل آئی باہر
بانو گھبرا کے کھلے سر نکل آئی باہر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شاہ کے کاندھے پہ دیکھا علی اکبر کو نڈھال | ہاتھ پھیلا کے یہ چلائی کہ ہے ہے مرا لال
کیا غضب ہوگیا اے بادشہ نیک خصال | راس آیا نہ مرے بچہ کو اٹھارواں سال!
ٹکڑے تیغوں سے بدن ہوگیا سارا ہے ہے
کون تھا جس نے مرے شیر کو مارا ہے ہے

رو کے بانو سے یہ فرمانے لگے سرور دیں | سر نہ پیٹو ابھی زندہ ہے مرا ماہ جبیں
سانس آتی ہے یہ مجروح ہے دم باز پسیں | کوچ ان کا ابھی ہے اور ہم بھی ہیں مرنے کے قریں
تب کہا اب نہ رہا کوئی ہمارا بانو
اس جلا بیٹے کے غم نے ہمیں مارا بانو

کہہ کے یہ لاش لیے خیمہ میں لائے سرور | ہاتھ کو اکبر کے سنبھالے تھا کوئی اور کوئی سر
شہ نے فرزند کو آہستہ لٹایا جا کر | گر کے پہلو میں تڑپنے لگی ماں خستہ جگر
کہتی تھی دل پہ سناں غم کی لگائی بیٹا
آنکھیں کھولو نہیں مرتی ہے یہ دُہائی بیٹا

نزع میں بھی مجھے پوچھا تری الفت کے نثار | اماں اماں کی خفیف دبی ہوئی صوت کے نثار
جنگ کی لاکھوں سے تنہا تری جرأت کے نثار | تری مظلومی کے صدقے تری غربت کے نثار
مجھ کو بیٹے نے یہ کیا شان دکھائی لوگو
لٹ گئی بانوئے ناشاد دہائی لوگو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سُن کے مادر کی صدا کھول دیئے دیدۂ نم | ہاتھ اُٹھا کر کہا تو نہ مرے سر کی قسم
پاس آ کر ہمیں چھاتی سے لگا لو اس دم | رن سے آئے ہیں تمہاری ہی ملاقات کو ہم
پھر یہ گھر آپ کے اقبال سے دیکھا ہم نے
پر تمہیں آ کے عجب حال سے دیکھا ہم نے

زخمی ہونے کی خبر کس نے مری پہنچائی | جھوٹ ہے میں نے تو ہرگز نہیں برچھی کھائی
اب تلک بیٹے کو تقدیر سلامت لائی | دیکھتے حضرت کے قدم تن میں مرے جان آئی
مرگ سے بچ کے ہوا ماتم یہ زبوں ہے اماں
میرے کُرتے پہ تو عباسؑ کا خوں ہے اماں

غش کے آنے کی کہوں وجہ کہ کیونکر آیا | تیسرا دن ہے کہ پانی نہیں میں نے پایا
دھوپ میدان کی تھی سر پہ نہ تھا کچھ سایا | گر پڑا گھوڑے سے تیورا کے تمہارا جایا
مر چکا تھا یہ مقدر نے بچایا ہم کو
دوڑ کر باپ نے گودی میں اُٹھایا ہم کو

بولی بانوؑ کہ جو کہتے ہو خدا یوں ہی کرے | اے مرے لال یہ ماں تیری بلا لے کے مرے
لاؤ دھو ڈالوں میں جو خون میں کپڑے ہیں بھرے | چاند سے ہاتھ نہیں کس لئے چھاتی پہ دھرے
مجھ کو معلوم ہوا جان سے جاتے ہو تم
میرے رونے کے سبب زخم چھپاتے ہو تم

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بانو صدمے سے نہ مر جائے یہ ڈر ہے بیٹا | سب تجھے دل کی مرے لکو خبر ہے بیٹا
ہاتھ سینہ پہ ترا خوں میں تر ہے بیٹا | پھر یہ کیا ہے جو نہیں زخم جگر ہے بیٹا

سنسناتا ہے بدن جان چلی جاتی ہے
اس لہو سے تو مرے دودھ کی بو آتی ہے

ہاتھ سینے سے اٹھا کر تو مجھے دکھلاؤ | پردہ اس تنگ قبا کا تو ذرا سرکاؤ
مجھ سے کہتے ہو کہ ماں یہ نہ پچھاڑیں کھاؤ | دیکھ لوں جان ندی چھاتی کو تو پھر سمجھاؤ

سر نہیں بیٹے کی جاں کھوؤنگی میں
تم سلامت ہو تو پھر کاہے کو روؤنگی میں

آرزو ہے کہ پھلے پھولے مرا نخل مراد | تم دولھن بیاہ کے لاؤ مرا گھر ہو آباد
دیکھ لوں اپنی میں آنکھوں سے تمہاری اولاد | پھر میں دنیا سے جو گزروں تو رہے قبر بھی شاد

دادی کہلاؤں گی جو بیٹا برابر ہوگا
تیرا فرزند بھی ہمشکل پیمبر ہوگا!

آہ کی سن کے یہ اکبر نے بصد رنج و ملال | درد چھاتی میں اٹھا غیر ہوا اور بھی حال
دل میں سوچ کے رونے لگا وہ نیک خصال | ہم سفر کرتے ہیں اماں کو ہے شادی کا خیال

[illegible] ہوگا
Presented By: www.jafrilibrary.com
نہ دولہن ہوگی ، اولاد نہ سہرا ہوگا

Presented By: www.jafrilibrary.com

سرد اک آہ بھری سینے سے یہ زخم کے بات | ملک الموت نے چاہا کرے قطع حیات
ہچکی اک آئی تڑپنے لگا وہ نیک صفات | ہٹ گئے سینہ وہ خون میں لتھڑے ہوئے ہات

بانو چلائی مگر دم نہ پسر میں دیکھا
زخم اک چھاتی میں سوراخ جگر میں دیکھا

اے مرے شیر تجھے لطف جوانی نہ ملا | چلیں پردیس میں یوسف ثانی نہ ملا
قطرۂ آب بجز اشک فشانی نہ ملا | دودھ بی بی کے پلے اور تجھیں پانی نہ ملا

مر گئے مجھکو دلہن بھی نہ دکھائی بیٹا
خاک میں ملگئی بانو کی کمائی بیٹا

اب کس کو پکاروں گی میں کہکر علی اکبرؑ | اے گیسوؤں والے علی اکبرؑ علی اکبرؑ
اے شیر مرے لے مرے دلبر علی اکبرؑ | اب کو جئے دیکھ کے مادر علی اکبرؑ

واری گئی ہے وقت پڑا آل نبیؐ پر
اعدا کی چڑھائی ہے حسینؑ ابن علیؑ پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۵

شہادت حضرت علی اصغرؑ

بانو کے شیر خوار کو ہفتم سے پیاس ہے — بچے کی نبض دیکھ کے ماں بدحواس ہے
نے دودھ ہے نہ پانی کے ملنے کی آس ہے — پھرتی ہے ایک اِک کے پاس پہ جینے سے یاس ہے
کہتی تھی کیا کروں میں دوہائی حسینؑ کی
پتلی پھری ہے آج مرے نورِ عین کی

فریاد یا علیؑ میں کدھر جاؤں یا علیؑ — ان دانتوں کو کہاں سے جگر لاؤں یا علیؑ
کس طرح اِنکی سانس کو ٹھیراؤں یا علیؑ — پانی کا قحط ہے میں کہاں پاؤں یا علیؑ
پچھلے کو آنکھ کھولے تھے اب کھولتے نہیں
روتے نہیں سسکتے نہیں بولتے نہیں

آخر کہا یہ سب نے بُلا لاؤ امام کو! — لاؤ خُدا کے واسطے لاؤ امام کو
اس بے زباں کا حال سُناؤ امام کو — نیلی رگیں گلے کی دکھاؤ امام کو
اکبر کی لاش لے کے ہیں مقتل گاہ میں
کوئی نکالو اٹھا سوں گر امس

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حضرت لُٹا رہے تھے ابھی لاشِ نوجواں — جو خیمہ سے بلند ہوئی بیبیوں کی فغاں
بولے کہ حسینؑ بھائی کو بن بھائی کے کہاں — اکبرؑ تمہاری لاش کا خالق نگاہباں
ہم خیمہ گہ میں جاتے ہیں اصغر بلاتے ہیں
اِن کو بھی پاس لا کے تمہارے لٹاتے ہیں

منھ پر جوان بیٹے کا تازہ لہو لگائے — ماتم سرا میں گنجِ شہیداں سے شاہ آئے
جھولے پہ ہاتھ ٹیکے ہوئے بیٹھ آئے — بچے کے ہاتھ پاؤں ہلا کر انھیں دکھائے
رو کر کہا کہ سانس فقط آشکار ہے
بچہ اس کا کیا حساب کہ دم کا شمار ہے

بیٹھے سرہانے جھولے کے شبیرؑ سر جھکائے — اصغرؑ کے کان سے لبِ معجز نما لگائے
چپکے سے کچھ کہا کہ وہ سنتے ہی مسکرائے — سوئے حسینؑ ہاتھ کو بے ساختہ بڑھائے
بولی سکینہ بابا مشکل کشائی کی
اماں مبارک آنکھ کھلی میرے بھائی کی

ہاتھوں پہ اُس کو لے کے چلے شاہِ کربلا — اور ساتھ ساتھ گود کو کھولے ہوئے قضا
لکھا ہے دھوپ تیز تھی اور گرم تھی ہوا — اصغرؑ پہ ماں نے ڈال دی اُجلی سی اک ردا
چادر نہ تھی وہ چہرۂ پُر آب و تاب پہ
ٹکڑا سفید ابر کا تھا آفتاب پہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پہونچے قریب فوج تو تھرا کے رہ گئے — چاہا کریں سوال پہ شرما کے رہ گئے
غیرت سے رنگ اڑ گیا تھرا کے رہ گئے — چادر لپٹ کے چہرے سے سرکا کے رہ گئے
آنکھیں جھکا کے بولے یہ ہم لوگ لائے ہیں
اصغر تمہارے پاس غرض لے کے آئے ہیں

گر میں بقول فوج عمر ہوں گنہگار — یہ تو نہیں کہ بچے بھی آ گئے قصوروار
ششماہہ بے زبان ہے پیمبر زادہ شیرخوار — ہفتم سے سب کے ساتھ یہ پیاسا ہے بے قرار
سن ہے جو کم تو پیاس کا صدمہ زیادہ ہے
مظلوم خود ہے اور یہ مظلوم زادہ ہے

پھر ہونٹ بے زبان کے پیچھے جھکا کے سر — رو کر کہا جو کہنا تھا وہ کہہ چکا پدر
باقی رہی نہ بات کوئی اے مرے پسر — سوکھی زباں تم بھی دکھا دو نکال کر
پھیری زباں لبوں پہ جو اس نور عین نے
تھرا کے آسماں کو دیکھا حسین نے

مولا فلک کو دیکھ رہے تھے کہ ناگہاں — لی حرملہ نے شانے سے وہ ڈھانک کی کماں
ترکش سے جب کہ کھینچ لیا تیر جاں ستاں — چھوڑا کماں سے تاک کے حلقوم بے زباں
چھٹتے ہی حلق بچے کا چھیدا جو تیر نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

تھرا کے آسمان کو دیکھا صغیر نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

کیا رن تھا تیر کھاتے ہی بچہ دہل گیا سوکھے گلے سے خون کا دریا اُبل گیا
تڑپا جو شہ کے ہاتھوں پہ تو ننھا ڈھل گیا ٹوپی گری زمین پہ اور دم نکل گیا

ننھی کلائیوں میں تشنج سے بل پڑے
ہچکی جو آئی منہ سے انگوٹھے نکل پڑے

منہ آسماں کی سمت شہ نے پھرایا کہ کیا ہوا دیکھا کہ پار حلق سے تیر جفا ہوا
بچہ تڑپ رہا ہے لہو میں بھرا ہوا! اور ننھا ہاتھ زخم گلو پر دھرا ہوا

آنکھیں پھرائے دیتے ہیں تیور بدلتے ہیں
آگے تو دودھ اُگلتے تھے اب خوں اُگلتے ہیں

کھینچا گلے سے بچے کے آہستہ شہ نے تیر اور ہاتھوں پہ بلند کیا لاشۂ صغیر
گردن جھکا کے بولے کہ اے خالق قدیر مقبول ہو حسینؑ کا یہ فدیۂ اخیر

شش ماہہ کوئی کشتۂ تیر ستم نہیں
یہ بے زبان ناقۂ صالح سے کم نہیں

منہ رکھ کے منہ پہ بیٹے کے روئے امامؑ دیں کی ایک آہ ایسی کہ تھرا گئی زمیں
حضرت سے پوچھنے لگا یہ حرملہ لعیں کیوں اب تو پانی آپ یہ مانگتا نہیں

فرمائیے کہ تیر مرا کارگر ہوا!
اصغر کا حلق خشک رہا یا کہ تر ہوا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۲

شہادت حضرت علی اصغرؑ

گہوارے سے حسینؑ جو اصغرؑ کو لے چلے | ہاتھوں پہ رکھ کے فدیۂ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہ انور کو لے چلے | چلائی ماں کہاں مرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبرؑ کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں مرے اس چراغ سے

للہ مرے گل کو نہ خاروں میں لیکے جاؤ | غنچہ سی جان کو نہ ہزاروں میں لیکے جاؤ
اک نور ناتواں کو نہ ماروں میں لیکے جاؤ | بے شیر کو نہ تیغ کی دھاروں میں لیکے جاؤ
جنگل میں لے نہ جاؤ یہ نازوں کا پالا ہے
میں نے انھیں ابھی نہیں گھر سے نکالا ہے

جھولے سے کیوں اٹھا یا کہ دکھتا ہے میرا دل | سوتے سے کیوں جگا لیا دکھتا ہے میرا دل
چادر میں کیوں چھپا لیا دکھتا ہے میرا دل | سینے سے کیوں لگا لیا دکھتا ہے میرا دل
وسواس مجھکو آتا ہے کیا دیکھتے ہیں آپ
کیوں بار بار گلا دیکھتے ہیں آپ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دیکھو تو میری شکل کو کس طرح تکتا ہے   گودی میں میری آنے کو کیسا ہمکتا ہے
ناچار ہے کہ منہ سے نہیں بول سکتا ہے   لیکن یہ ننھے ہاتھوں کو دے دے پٹکتا ہے
بن دودھ اس کو دیکھ کے چھاتی بھر آتی ہے
جاتا نہیں یہ جان مری نکلی جاتی ہے

گذری ہیں پیاس سے سنا ہے لیکے جائیے   پیاسا ہی جی رہے گا نہ پانی پلائیے
اس کی تو شکل بھی نہ کسی کو دکھائیے   اس غنچہ لب کو یہاں نہ ہوا بھی لگائیے
احسان ہوگا آپ کا مجھ دل ملول پر
میں واری اس کو مسجد و قبر رسول پر

بانو کے اس بیان سے گھبرائے شاہ دیں   آخر قریب فوج کے سرکے آئے شاہ دیں
بچے کو رکھ کے ہاتھوں پہ چلائے شاہ دیں   یارو سمجھ لو جو تمہیں سمجھائے شاہ دیں
کچھ تو خیال چاہئے ننھی سی جان کا
بتلاؤ کیا قصور ہے اس بے زبان کا

یہ سنکے حرملا نے اٹھایا کمان کو   تاکا خطا شعار نے ننھی سی جان کو
مارا خدنگ شاہ کے ابرو کمان کو   ہے ہے مٹایا بانو کے نام و نشان کو
چلائی موت ہائے نہ تجھکو امان دی!
بچہ نے سہم سہم کے ہاتھوں پہ جان دی!

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہ نے سوائے شکر زباں سے نہ کچھ کہا
چاند اپنا زیرِ خاک چھپایا بصد بکا
تربت سے اٹھ کے آپ نے خیمہ کا رخ کیا
لیکن قدم نہ آگے کو اٹھتے تھے مطلقا
کہتے تھے کیا کہوں گا جو بچہ کو مانگے گی
بانوؑ ضرور ہنسلیوں والے کو مانگے گی

پہنچے غرض کہ تا درِ خیمہ بحالِ زار
آئی جو بانوؑ دیکھ کے شرمائے بار بار
گردن جھکا کے کہنے لگے شاہ نامدار
لو شہر بانوؑ بن گیا اصغرؑ کا بھی مزار
ناسور پڑ گیا ہے دلِ دردناک میں
بانوؑ تری کمائی ملی آج خاک میں

بانوؑ وہ تیرا ہنسلیوں والا گزر گیا
بانوؑ وہ تیری گود کا پالا گزر گیا
بانوؑ وہ تیرے گھر کا اجالا گزر گیا
بانوؑ وہ تیرا ہنسلیوں والا گزر گیا
نے اب وہ جھکتے ہیں نہ ہر دم مچلتے ہیں
فردوس میں وہ حوروں کی گودی میں پلتے ہیں

چلائی بانوؑ ہائے مرے نامراد ہائے
کن جنگلوں میں بانوؑ تمہیں ڈھونڈنے کو جائے
تم کھیلنے کبھی گھر میں ہمارے نہ چلنے پائے
خیمے سے جا کے شکل نہ ماں کو دکھانے آئے
مجھ سے بچھڑ کے پیاس کے مارے چلے گئے
کس ماں کی گود میں مرے پیارے چلے گئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۳

شہادت حضرت علیؑ اصغر

ڈھک کر عبا سے شاہ جو اختر کو لے چلے　　ہاتھوں پہ رکھ کے فدیۂ داور کو لے چلے
بادل میں شام کے مہِ انور کو لے چلے　　چلائی ماں کہاں مرے دلبر کو لے چلے
فارغ ابھی نہیں ہوئی اکبر کے داغ سے
کچھ روشنی ہے گھر میں مرے اس چراغ سے

للہ میرے گل کو نہ خاروں میں لے کے جاؤ　　ننھی سی جان کو نہ ہزاروں میں لے کے جاؤ
اک مورِ ناتواں کو نہ ماروں میں لے کے جاؤ　　بے شیر کو نہ تیغ کی دھاروں میں لے کے جاؤ
جنگل میں لے نہ جاؤ یہ نازوں کا پالا ہے
میں نے انھیں ابھی نہیں گھر سے نکالا ہے

جھولے سے کیوں اٹھا لیا دکھتا ہے میرا دل　　سوتے سے کیوں جگا لیا دکھتا ہے میرا دل
چادر میں کیوں چھپا لیا دکھتا ہے میرا دل　　سینے سے کیوں لگا لیا دکھتا ہے میرا دل
دو اس مجھکو آہ ہے کیا دیکھتے ہیں آپ
کیوں بار بار اس کا گلا دیکھتے ہیں آپ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

دیکھو تو میری شکل کو کس طرح تکتا ہے — گودی میں میری آنے کو کیسا ہمکتا ہے
ناچار ہے کہ منہ سے نہیں بول سکتا ہے — کیسا یہ ننھے ہاتھوں کو دے دے پٹکتا ہے
بن دودھ اس کو دیکھ کے چھاتی بھر آتی ہے
جاتا نہیں یہ جان مری نکلی جاتی ہے

گودی میں پانی سے اسے لے کے جائیے — پیاسا ہی جی رہے گا نہ پانی پلائیے
اس کی تو شکل بھی نہ کسی کو دکھائیے — اس غنچہ لب کو یہاں ہوا بھی لگائیے
احسان ہو گا آپ کا مجھ دل ملول پر
میں واری اس کو بھیجو قبر رسول پر

بانو کے اس بیان سے گھبرائے شاہِ دیں — آخر قریب فوج کے لے کے گئے شاہِ دیں
بچے کو رکھ کے ہاتھوں پہ چلائے شاہِ دیں — یارو مجھے تمھیں سمجھائے شاہِ دیں
کچھ تو خیال چاہیے ننھی سی جان کا
بتلاؤ کیا قصور ہے اس بے زبان کا

یہ سنتے ہی حرملا نے اٹھایا کمان کو! — تاکا خطا شعار نے ننھی سی جان کو
مارا خدنگ شاہ کے برو کمان کو! — ہے ہے مٹایا بانو کے نام و نشان کو
چلائی موت ہائے نہ مجھ کو امان دی!
بچے نے ہم ہم کے ہاتھوں پہ جان دی

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شہ نے ہوئے شکر زباں سے نہ کچھ کہا   چاند اپنا زیرِ خاک چھپایا بصدِ بکا
تربت سے اُٹھ کے آپ نے خیمہ کا رُخ کیا   لیکن قدم نہ آگے کو اُٹھتے تھے مطلقا

کہتے تھے کیا کہوں گا جو بچہ کو مانگے گی!
بانو ضرور ہنسلیوں والے کو مانگے گی!

پہنچے غرضکہ تا درِ خیمہ کمالِ زار   آئی جو بانو دیکھ کے تھرائے بار بار
گردن جھکا کے کہنے لگے شاہ نامدار   لو شہر بانوؑ بن گیا اصغرؑ کا بھی مزار

ناسور پڑ گیا ہے دلِ دردناک میں
بانو تری کمائی ملی آج خاک میں

بانوؑ وہ تیرا ہنسلیوں والا گزر گیا   بانوؑ وہ تیری گود کا پالا گزر گیا
بانوؑ وہ تیرا ہنسلیوں والا گزر گیا   بانوؑ وہ تیرے گھر کا اُجالا گزر گیا

نے اب وہ چونکتے ہیں نہ ہر دم مچلتے ہیں
فردوس میں وہ حوروں کی گودی میں پلتے ہیں

چلائی یہ بانوؑ ہائے مرے نامراد ہائے   کن جنگلوں میں بانوؑ تمھیں ڈھونڈنے کو جائے
تم گھٹنیوں کبھی گھر میں ہمارے نہ چلنے پائے   خیمے سے جا کے شکل نہ ماں کو دکھانے آئے

مجھ سے بچھڑ کے پیاس کے مارے چلے گئے
کس ماں کی گود میں مرے پیارے چلے گئے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۴

شہادتِ حضرت علی اصغر

جب والیِ خلیلِ شہِ کربلا ہوئے | یعنی خدا کی راہ میں اکبر فدا ہوئے
اور یاوری بار تہِ قتل تمام اقربا ہوئے | ہدیے شہِ ہدیٰ کے قبولِ خدا ہوئے
آئی ندا جو چاہتے ہو کارساز کو
تشنہ ہے طفل نذر کرو بے نیاز کو

کی عرض شہ نے بار خدایا ابھی ابھی | گھر میں گیا حسینؑ اور آیا ابھی ابھی
حاضر ہے شیر خوار میں لایا ابھی ابھی | ان کو بھی قتل گہ میں لٹایا ابھی ابھی
یہ زخم کون سا ہو گلوئے صغیر میں!
خنجر میں ہے ثواب زیادہ کہ تیر میں

یکساں ہے تیغ و تیر و سناں جو تری خوشی | اس کی بساط کیا ہے یہ ہاں جو تری خوشی
اِک دھار بھی نہ ہوگی رواں جو تری خوشی | سوکھا گلا ہے کھینچی نہ پا جو تری خوشی
گر انقطاعِ نسل سے خوش کردگار ہے
سجادؑ عمر بھر تصدقِ پروردگار ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اکبرؑ تھا ملک خالقِ اکبر حسینؑ کون | مولا کا مال ہے علی اصغرؑ حسینؑ کون
اہلِ حرم کا گھر ہے ترا گھر حسینؑ کون | عابدؑ بھی ہے امانت داور حسینؑ کون

چاہا بسایا چاہا اُجاڑا ملال کیا
بندہ کو اس میں چون و چرا کی مجال کیا

سرکارِ ذوالمنن کی جلالت ہے آشکار | مشکل ہے باریابیؑ دربار کردگار
قدسی لرزتے ہیں ہیں بنی آدم کا کیا شمار | میں تو ہوں ایک بندۂ نادار بے دیار

نقدِ عمل سے ہاتھ ہے خالی حسینؑ کا
پردہ نہ فاش ہو مرے والی حسین کا

فرزند کو خلیل نے قربان جب کیا | تحفہ غذا کھلائی اور آبِ خنک دیا!
اصغرؑ نے دودھ بھی کئی دن سے نہیں پیا | تڑپے نہ تیر کھا کے یہ مہمانِ کربلا

چشمِ قبول اس پہ ہو ربِ جلیل کی
یہ نذر آخری ہے حقیر و ذلیل کی

آئی ندا کہ تم ہو دو عالم کے افتخار | خاتم تمہارے نانا تھے آدم کے افتخار
تم ہو خدا کے فضل سے خاتم کے افتخار | کرسی کی زیب عرشِ معظم کے افتخار

بندے مرے خدائی کی تو زیب و زین ہے
دو عالم میں لایا ایک لالِ حسینؑ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بانوئے نامراد کو حضرت نے دی صدا | اے عاجزِ زمانہ ولے غم کی مبتلا
اللہ کی کنیز نوازی پہ ہو فدا | آیا ہوں تیرے پاس فرستادۂ خدا
ارشاد خواب میں جو ہوا تھا خلیلؑ سے
مجھ کو ندا وہ آئی ہے ربِّ جلیل سے

اصغرؑ کو لا کہ بھیجو راہِ خدا کو لا | تشنہ ہے شیر بیشۂ شیرِ خدا کو لا
معصوم کو نشانۂ تیرِ قضا کو لا | محرومِ آب و شیر کو لا بے غذا کو لا !
اکبرؑ تو کب کے داخلِ دربارِ رب ہوئے
لو اب تمھارے ہنسلیوں والے طلب ہوئے

بولی وہ بار بار نہ ارشاد کیجیے | لائی علیؑ میں لائی لیجیے اصغر کو لیجیے
حاضر مرا جگر ہے چھری پھیر دیجیے | کچھ غم نہیں ہے وارثِ آلِ نبیؐ جیے
بچے کے خواب سے ہوں بہت اضطراب میں
دیکھے نہ کوئی کوکھ جلی ماں یہ خواب میں

اکبرؑ نے دی تھی صبح کو جب آخری اذاں | قبل اس کے روتے روتے جو سوئیں رخصتِ جاں
دیکھا ہجوم طائروں کا زیرِ آسماں | سب سے علیحدہ ہو گیا اک مرغِ ناگہاں
اُترا مثالِ بازِ شکاری زمین پر
جھپٹا زمیں پہ آ کے مرے نازنیں پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جنگل میں اپنے وہ مرے پیارے کو لے گیا | جھولے سمیت جھولنے والے کو لے گیا
برجِ شرف کو چاند کے ہالے کو لے گیا | دل کی ضیا کو گھر کے اُجالے کو لے گیا
لے لے کے اُلٹی سانس مرا دم اُلٹتا ہے
مجھ سے سہم سہم کے یہ اصغر لپٹتا ہے

جھولے سے تشنہ لب کو وہ لائی خستہ تن | ہاتھوں پہ لیکے رونے لگے شاہ بے وطن
ٹپکے جو منہ پہ بچے کے اشکِ شہِ زمن | پانی سمجھ کے کھولدیا پیاس سے دہن
خشکیدہ لب تو کھل گئے پانی کی آس میں
پر کھل سکی نہ آنکھ تھی دیں کی پیاس میں

سلجھائے انگلیوں سے پھر اُسنے جھنڈولے بال | آیا گلے پہ تیغ کے رکھنے کا جو خیال
منت کا طوق اُتار کے روئی وہ خستہ حال | بولی سدھاؤ دودھ بھی میں نے کیا حلال
حق سے گلا نہ دودھ کے ملنے کا کیجیو!
واری میں ہاتھ جوڑتی ہوں بخشش دیجیو!

المدعا سوال کیے بوران کو شہِ ھُدا | ہاتھوں پہ بچّے کے اک اُجلی سی ردا
بچّے کی لوتھ دیکھ یہ دینے لگے ندا | جلاد وا آؤ لاتے ہیں شہ فدیۂ خدا
کیا خوب نذر مالکِ تقدیر لاتے ہیں
بے دودھ والے بچے کو شبیر لاتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililbrary.com

پہونچے جو قتل گاہ میں شاہِ فلک جناب | للکار کر یہ اہلِ جفا سے کیا خطاب
پانی کا ملتجی نہیں اب ابنِ بوتراب | استغفر اللہ آلِ نبیؐ اور سوالِ آب
دیتا ہے جو سمجھو کہ اُسی سے سوال ہے
منظور بے زباں کا بس اظہارِ حال ہے

دو اِک قدم کی بھی جو نہ ہو تکلیف ناگوار | آنکھوں سے اپنی دیکھ لو احوالِ شیر خوار
آگے بڑھے جو انمیں سے دانا و ہوشیار | چادر اُلٹ دی شاہ نے چہرے سے ایکبار
تیور بھی جھکتے ہوئے گہر ضو نظر پڑی
بجھتے ہوئے چراغ کی سی لو نظر پڑی

بولے حسینؑ دیکھ چکے وہ ٹکالے یاں | فرمایا یہ حمیتِ اسلام ہے کہاں
ہم کس کے میہماں ہیں یہ کس کے مہمان | طالب نہیں صراحی و ساغر کا بے زباں
مشہور ان کے گھر کی قناعت خلق میں
دو چار قطرے پانی کے ٹپکا دو حلق میں

اُترے ابھی یاں نہ اُترے یہ پانی گلے لے لب | تالو سے مل گئی ہے زباں اور اب ہے لب
پوری یہ بات کہہ نہ چکے تھے شہِ عرب | ننھے گلے پہ تیر لگا آکے ہے غضب
فوّارہ خوں کا زخم سے گردن تک بہ گیا
جتنا پیا تھا دودھ لہو بن کے بہ گیا

Presented By: www.jafrililbrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رگڑے یہ پاؤں ننھے کہ گھنگرو نکل پڑے
منھ سے انگوٹھے آنکھ سے آنسو نکل پڑے
ہو ہو کے ڈھیلے جوشن بازو نکل پڑے
حیدر جناں سے کھولے گیسو نکل پڑے
شہ بولے قدر بڑھ گئی مجھ دل ملول کی
نذرِ حسینؑ آپ نے قبول کی

سوز

اک طفلِ شیر خوار کی ہے داستاں عجیب
کب تیر جاں ستاں کا لفانہ ہوا نصیب
جب گود میں پدر کی رگِ دل سے تھا قریب
پانی کی جستجو میں شہادت ہوئی نصیب
سب کا جو لاڈلا تھا حسینی سپاہ میں
خیمے میں ہاتھوں ہاتھ گیا رزم گاہ میں

اکبرؑ کے بعد موت کی گودی میں جو گیا
بے دودھ نیند آ گئی پیاسا ہی سو گیا
دنیا میں جس کا نام ہی بے شیر ہو گیا
وہ چاند فوجِ شام کی بدلی میں کھو گیا
سورج ہزار اس پہ تصدق ہزار چاند
جس نے لگائے باپ کی تخت کو چار چاند

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۵

شہادت حضرت امام حسینؑ

آج شبیرؑ پہ کیا عالمِ تنہائی ہے
ظلم کی چاند پہ زہراؑ کے گھٹا چھائی ہے

اُس طرف لشکرِ اعدا میں صف آرائی ہے
یاں نہ بیٹا نہ بھتیجا نہ کوئی بھائی ہے

برچھیاں کھاتے چلے آتے ہیں تلواروں میں
مار لو پیاسے کو ہے شور ستمگاروں میں

زخمی بازو ہیں کمر خم ہے بدن میں نہیں تاب
ڈگمگاتے ہیں نکل جاتی ہے قدموں سے رکاب

پیاس کا غلبہ ہے لب خشک ہیں آنکھیں پُر آب
تیغ سے دیتے ہیں ہر وار کا اعدا کو جواب

شدتِ ضعف سے جس جا پہ ٹھہر جاتے ہیں
سینکڑوں تیرِ ستم تن سے گذر جاتے ہیں

برچھی آ کر کوئی سینہ پہ لگا جاتا ہے
مارتا ہے کوئی نیزہ تو غش آ جاتا ہے

بڑھتے ہیں زخم بدن نور گھٹا جاتا ہے
بند آنکھیں ہیں سرِ پاک جھکا جاتا ہے

گرد زہراؑ و علیؑ گریہ کناں پھرتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

غش ہے گھوڑے سے امام دوسرا گرتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

زخمی ہوتا ہے جلا دوشِ محمدؐ کا مکیں — چمنِ فاطمہؑ کا سرو ہے مائل بہ زمیں
برچھیاں گرد ہیں اور بیچ میں ہیں شہ کونین — ہے یہ نزدیک گرے مہرِ نبوت کا نگیں
پاؤں ہر بار رکابوں سے نکل جاتے ہیں
یا علیؑ کہتی ہے زینبؑ تو سنبھل جاتے ہیں

کوئی شبیرؑ کا نہیں آہ بچانے والا — حربے لاکھوں ہیں اور ایک زخم اٹھانے والا
پیاس میں کوئی نہیں پانی پلانے والا — سنبھلے کس طرح بھلا برچھیاں کھانے والا
چرخ سے آگ برستی ہے زمیں جلتی ہے
مارے گرمی کے زباں خشک ہے لو چلتی ہے

کہیں دم لینے کو سایا نہیں ہے وقتِ زوال — اینٹھی جاتی ہے زباں پیاس کی شدت کا کمال
کبھی زینبؑ کا ہے غم گاہ سکینہؑ کا خیال — دل جو ڈھلتا ہے تو حضرت کے ہوئے جاتے ہیں نڈھال
مثلِ خورشید بدن ضعف سے تھرّاتا ہے
قمرِ برجِ امامت پہ زوال آتا ہے

کہتے ہیں ظالموں سے خشک زباں دکھلا کر — بہرِ حق پانی کا اک جام پلا دو لا کر
اہلِ کیں کہتے ہیں یہ تیغِ ستم چمکا کر — آبِ شمشیر پیو برچھیوں کے پھل کھا کر
یہ سخن سن کے بھی غصہ نہیں فرماتے ہیں
یاس سے سوئے فلک دیکھ کے رہ جاتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

عرض کرتے ہیں یہ خالق سے کہ اے ربّ غفور — تو ہے عالم کہ نہیں کچھ ترے بندے کا قصور
کرتے ہیں مجھ بے جرم و خطا یوں یہ جور — ہاتھ امت پہ اٹھانا نہیں مجھ کو منظور

جانتے ہیں کہ محمدؐ کا نواسا ہوں میں
پانی دیتے نہیں دو روز کا پیاسا ہوں میں

تو نے بچپن میں مرے ناز اٹھائے یارب — وہ عنایت کیا جو میں نے کیا تجھ سے طلب
تیرا محبوب بنا عید کو میرا مرکب — روزہ رکھا تو چھپا پھر بھی اور ہو گئی شب

بھوک میں کھانا مجھے خلد کا امداد کیا
بھیج کر ہرنی کا بچہ مرا دل شاد کیا

اب اگر ہے یہ تری مصلحت اے ربّ قدیر — ہو روا حلق پہ اس پیاسے کے آب شمشیر
میرے مولا بسر و چشم ہے حاضر شبیرؑ — حکم حاکم میں یہ طاقت ہے کروں میں تاخیر

جلد گردن پہ رواں خنجر براں ہوئے
اب خوشا وہ جو تری راہ میں قرباں ہوئے

غم نہیں کچھ مجھے گو بیکس و بے یار ہوں میں — زیر شمشیر گلا رکھنے کو تیار ہوں میں
تو مددگار ہے مختار ہے ناچار ہوں میں — وقت مشکل ہے عنایت کا طلبگار ہوں میں

تیرے سجدے میں یہ سر تن سے جدا ہو جائے
عہد طفلی کا جو وعدہ ہے ادا ہو جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رحم کر رحم کہ شرمندہ ہوں اے بارِ خدا — بندگی کا جو تری حق تھا ادا ہو نہ سکا
خوفِ محشر سے بدن کانپتا ہے تھرّایا — ہو گی اعمال کی پرسش تو کہوں گا میں کیا

کوئی تحفہ ترے لائق نہیں پاتا ہے حسینؑ
ہاتھ خالی ترے دربار میں آتا ہے حسینؑ

میں تری راہ میں مظلوم بھی ہوتا ہوں فدا — تو ہے آگاہ کہ دو دن کا ہوں بھوکا پیاسا
یہ چاہتا ہوں کہ یہی اپنی شہادت کا صلہ — مغفرت اُمّتِ عاصی کی ہو اے بارِ خدا

ہے گوارا مجھے جو کچھ کہ اذیت ہووے
ان کو دنیا میں کہ عقبیٰ میں بھی راحت ہووے

عرض کرتے تھے یہ خالق سے شہِ بندہ نواز — یک بیک عالمِ بالا سے یہ آئی آواز
اے مرے شیر کے فرزند نبیؐ کے دمساز — تجھ سے ہم خوش ہیں پذیرا ہے ترا عجز و نیاز

فرد ہے عاشقِ کامل ہے وفادار ہے تو
جو کہا تھا وہ کیا صادق الاقرار ہے تو

تجھ سا عابد ہوا ہے نہ کوئی ہووے گا — تیر کھا کھا کے کسی نے بھی نہ یوں شکر کیا
طاعتِ خلق سے اک سجدہ ہے بالا تیرا — عرشِ اعظم پہ ملائک تری کرتے ہیں ثنا

سارا گھر میری محبت میں فدا تو نے کیا
Presented By: www.jafrilibrary.com
بندگی کا تھا جو کچھ حق وہ ادا تو نے کیا

Presented By: www.jafrililibrary.com

حشر تک روئے گا مظلومی پہ تیری یہ عالم ۔۔۔ تیرا ماتم نہیں ہوگا جہاں میں کبھی کم
روضۂ پاک کو تیرے شرف بخشیں گے ہم ۔۔۔ آئیں گے جس کی زیارت کو ملک ہو کے بہم
یہ زمیں عرش سے رتبہ میں سوا ہوئے گی
خاک تربت کی تری خاک شفا ہوئے گی

یہ صدا سنتے ہی شاد شہ ہر دو سرا ۔۔۔ آ گئی از سر نو جسم میں طاقت گویا
جھک کے سجدے کی طرف عجز سے رو کر یہ کہا ۔۔۔ تیرے مولا میں تری بندہ نوازی کے فدا
کیوں نہ ممتاز ہو وہ تو جسے رتبہ بخشے
اس کف خاک کو کیا رتبۂ اعلیٰ بخشے

ابھی مولا نے سر عجز اٹھایا تھا نہ آہ ۔۔۔ نیزہ اک چھاتی پہ مارا جو کسی نے ناگاہ
غش میں گرنے لگے گھوڑے سے امام ذیجاہ ۔۔۔ آئی خاتون قیامت کی صدا بسم اللہ
تھامنے آئے علی خلد سے گھبرائے ہوئے
دوڑے محبوب خدا ہاتھوں کو پھیلائے ہوئے

اک جفا کیش نے پھر پہلو پہ نیزہ مارا ۔۔۔ چھد گیا توڑ کے سینہ کو کلیجہ سارا
پشت تازی پہ سنبھلنے کا نہ پایا یارا ۔۔۔ گر پڑا خاک پہ وہ عرش خدا کا تارا
گرد آلودہ قبائے شہ پرنور ہوئی
زینت زخموں کے لئے مرہم کافور ہوئی

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

خاک اور خون میں تڑپتے تھے شہنشاہ زمن — گل کے مانند کھلے جاتے تھے سب زخم بدن
طلب آب میں کھولے تھے خشک دہن — گرد کھینچے ہوئے تلوار کھڑے تھے دشمن

غم ناموس بھی تھا پیاس کی بھی شدت تھی
پر سکینہ کو نہ دیکھ آئے یہی حسرت تھی

کان میں آتی تھی زینبؑ کی صدا جانکاہ — دل تڑپ جاتا تھا جب درد سے کرتے تھے آہ
راہ روکے ہوئے خیمے کی کھڑے تھے گمراہ — نیم وا چشم سے کرتے تھے سوئے خیمہ نگاہ

تن زخمی میں جو پیکان ستم گڑتے تھے
خاک سے اٹھتے تھے اور کانپ کے گر پڑتے تھے

سوز

حسینؑ جبکہ چلے بعد دوپہر رن کو — کوئی نہ تھا کہ جو تھامے رکاب توسن کو
حسینؑ جیسے کھڑے تھے جھکا کے گردن کو — سکینہ جھاڑ رہی تھیں قبا کے دامن کو

نہ آسرا تھا کوئی شاہ کربلائی کو
فقط بہن نے کیا تھا سوار بھائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۶

شہادت حضرت امام حسینؑ

جب تجلیاں ہوئیں مولا کی عبادت رن میں
ہر نمازی کو پسند آئی اقامت رن میں
قبلۂ دیں نے کیا قصد عبادت رن میں
شکل محراب بنی تیغ شہادت رن میں
غل ہوا اس کو امام دو جہاں کہتے ہیں
تیغوں کے سایہ میں تکبیر اذاں کہتے ہیں

مجتبیٰ حق سے ہوئے حامل عرش اعظم
کربلا جانے کا فرمان ہو ہم کو اس دم
تا شریک نہ تنہا ہوں عبادت میں ہم
سب صفیں باندھیں پس پشت امام اکرم
آج تک ہم نے کیا عرش علا پر سجدہ
اب سوئے کعبہ کریں خاک شفا پر سجدہ

آئی آواز کہ سب تحفہ اسے ہم نے دیا
ہم نے صلب شہ مرداں سے اسے خلق کیا
جب پیدا ہوا تو منہ سے مرا نام لیا
کیوں نہ ہو اس نے مری فاطمہؑ کا دودھ پیا
قدرداں اس کا میں ہوں میرا شناسا ہے یہ
کیوں نہ ہو میرے محمدؐ کا نواسا ہے یہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ ہے وہ فرض کہ تنہا ہی ادا کرتے ہیں ۔ میرے عاشق تہِ شمشیر پڑھا کرتے ہیں
سر قلم ہوتا ہے وہ شکرِ خدا کرتے ہیں ۔ صادق القول کو عدہ یونہی وعدہ وفا کرتے ہیں

ہم نماز اُس کے جنازہ کی جو پڑھوائیں گے
تم بھی جانا کہ رسولانِ سلف آئیں گے

ساکنِ عرشِ بریں کرنے لگے نالہ و آہ ۔ شاہ تکبیر یہاں کہہ چکے اللہ اللہ
اور اقامت میں ہوئے صرف امامِ ذیجاہ ۔ جانِ احمدؐ پہ گرے آن کے لاکھوں گمراہ

سورۂ حمد نبیؐ زادہ پڑھا چاہتا تھا
شمر خنجر لئے سینہ پہ چڑھا چاہتا تھا

نیم بسمل نے زباں سے جو کہا بسم اللہ ۔ تیر مارا ابو ایوب نے لب پر ناگاہ
در سے سیدانیاں چلّائیں کہ انا للہ ۔ ہائے یہ ظلم نمازی پہ عیاذاً باللہ

واجب القتل کو ہے آب و غذا کی مہلت
جانِ زہراؑ کو نہیں فرض خدا کی مہلت

زینتِ عرشِ خدا خاک پہ افتادہ ہے ۔ نہ بچھونا ہے نہ مسند ہے نہ سجادہ ہے
شمر خنجر لئے بالیں پہ استادہ ہے ۔ کوئی اتنا نہیں کہتا کہ نبیؐ زادہ ہے

قصدِ سجدہ کا اِدھر قبلۂ دیں کرتا ہے
ذبح اُدھر شمرِ لعیں کرتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آہ آخر جو ہوئی شہؑ کی نماز آخر — دیکھا خنجر لئے بالیں پہ کھڑا ہے کافر
غش لگے سر پہ ڈرے ہیں سب آلِ رسولؐ طاہر — ملک الموت پکارا کہ ہوں میں بھی حاضر
تیغ قاتل نے کہا خلق کی خاطر ہوں میں
شہ نے فرمایا کہ تقدیر پہ شاکر ہوں میں

خنجرِ ظلم کو چمکا کے پکارا دشمن — بوسہ گاہِ نبیؐ کاٹوں میں اب یا گردن
بولے شہ جس میں تو راضی ہو نہیں جائے سخن — حلق یہ حلقِ نبیؐ ہے یہ بدن اُن کا بدن
دیکھ سر ننگے ہر اک حورِ جناں آتی ہے
ابھی سینہ پہ نہ چڑھنا مری ماں آتی ہے

ناگہاں آئی یہ آواز کہ اماں صدقے — تیرے ماں باپ فدا میں ترے قرباں صدقے
کون کون آج ہوا تجھ پہ مری جاں صدقے — شیر کتنے ہوئے کتنے ہوئے ناداں صدقے
قتل گہ کو ابھی جنت سے جو میں آتی تھی
حُور اک ننھے سے لاشہ کو لئے جاتی تھی

دور سے میں نے کھڑے ہو کے جو کی سمت نظر — دودھ سے باچھیں لہو سے تھا بدن اس کا تر
باہیں ننھی سی لٹکتی تھیں ادھر اور ادھر — رو کے شہ بولے وہ پوتا تھا تمہارا اصغرؑ
نخل بن باغ کے بے جوئے پھلے کٹتے ہیں
اب تلک صبح سے پیاسوں کے گلے کٹتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

قافلہ لٹ گیا اماں سر لشکر نہ رہا ۔ جد امجد کی نشانی علی اکبر نہ رہا
رہ گیا درد کمر ہائے برادر نہ رہا ۔ اب خبر آپ نے لی گھر کی کہ جب گھر نہ رہا

ایک میں ہوں کہ مجھے ذبح کی مشتاقی ہے
بوسہ گاہ نبوی کٹنے کو اب باقی ہے

تم ذبح پہ پوسے لئے ارماں کرنا ۔ لے کے گودی میں خدا پر مجھے قرباں کرنا
میرے لاشہ پہ فقط نالہ و افغاں کرنا ۔ عرش کے نیچے نہ بالوں کو پریشاں کرنا

قلزم قہر خدا جوش میں گر آوے گا
امت جد کا سفینہ ابھی بہ جاویگا

گفتگو مادر و فرزند میں ہوتی تھی آہ ۔ روتی تھی فاطمہ مشتاق شہادت تھے شاہ
آستیں غصہ میں ظالم نے چڑھائی ناگاہ ۔ قہر جلاد پہ کی شاہ نے حسرت سے نگاہ

شمر نے پوچھا کوئی عذر تمہیں اب تو نہیں
بولے شہ دیکھ لے در پہ نہ کہیں زینب تو نہیں

وہ پکارا نظر آتی نہیں در پر زینبؑ ۔ بیٹھی پھرتی ہے خیمہ میں کھلے سر زینبؑ
گر قناتوں سے چلی آئیگی باہر زینبؑ ۔ روک سکنے کی نہیں یہ مرا خنجر زینبؑ

خلق کو آپ کے بے خوف و خطر کاٹوں گا
ایک ہی بہن بھائی کے سر کاٹوں گا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آئی زہراؑ کی صدا شمر تو نابینا ہے — دور زینبؑ نہیں بالین پہ مگر زہراؑ ہے
ارے بے رحم خطا میرے لپ کی کیا ہے — آستیں الٹی ہے کیوں تیغ کو کیوں کھینچا ہے
کیا اسے پالا تھا میں نے ترے خنجر کے لئے
میرے بچے کو نہ کر ذبح یہ زینبؑ کے لئے

یہ سنا شمر نے اور حلق پہ خنجر رکھا — بڑھ کے زہراؑ نے گلا خشک گلے پر رکھا
بوسہ شہ رگ پہ دیا زانو پہ پھر سر رکھا — اور دامان کفن آنکھوں پہ رو کر رکھا
درد دل سے جگر فاطمہؑ شق ہونے لگا
گود میں محسنِ معصوم تھا وہ رونے لگا

دیکھ کر حلق پہ شبیرؑ کے خنجر زہراؑ — خاک پر لوٹ گئی کوکھ پکڑ کر زہراؑ
کبھی نالاں تھی سوئے قبر پیمبرؑ زہراؑ — کبھی کہتی تھی نجف کو یہ کھلے سر زہراؑ
دادرس کوئی نہیں دیر سے چلاتی ہوں
یا علیؑ یا علیؑ آؤ میں لٹی جاتی ہوں

کبھی مقتل کو یہ چلاتی اکبرؑ اکبرؑ — دیکھو خنجر کے تلے پاؤں رگڑتا ہے پدر
استغاثہ یہ کبھی کرتی تھی سوئے لشکر — دیکھو اے لشکریو کٹتا ہے مہمان کا سر
حاکم وقت کی خاطر یہ زبوں ہوتا ہے
بے گناہ ایک نبی زادے کا خوں ہوتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کلمہ گو! یوں مرے سید کو بچاؤ للہ — اے مسلمانو کچھ انصاف پہ آؤ للہ!
کوئی تو پانی ذبیحہ کو پلاؤ للہ — رحم سیدانی کے فرزند پہ کھاؤ للہ

ترس تم کو نہیں یہ ریت پہ افتادہ ہے
آخر اے لوگو مسلماں ہے، نبی زادہ ہے

جو پہنچا خیمہ میں جو یہ شور فغانِ زہراؑ — آئے دروازہ پہ سب خورد و کلانِ زہراؑ
رن میں آیا نہ نظر راحتِ جانِ زہراؑ — کہا زینبؑ نے کہ مٹتا ہے نشانِ زہراؑ

اماں کس سے کہوں اس دم مرا دل پھٹتا ہے
اے نبیؐ زادیو سید کا گلا کٹتا ہے

سوز

اقربا کٹ گئے جب شاہ کے باری باری — اور عدم چلنے کی اس شاہ نے کی تیاری
خیمہ کا پردہ اٹھا زین العباؑ باری — دیکھ مقتل کی طرف کرنے لگا یوں زاری

خلد کے کونج میں ہم کو نہیں بلواتے ہو
قافلہ والو ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵

شہادتِ حضرت امام حسینؑ

بربادجب مرقعِ خیرالنساءؑ ہُوا | اور ریگ قلم قلم چمنِ مرتضیٰ ہوا
پھر اقتلوا الحسین کا غل جابجا ہُوا | سبطِ نبیؐ پہ نرغۂ اہلِ جفا ہوا
خنجر فلق کا فاطمہؑ کے دل پہ چل گیا
زہراؑ کا چاند ظلم کے بادل میں گھر گیا

تُو کبھی زباں پہ حسینؑ تو سب کو دکھاتے تھے | واں جبرئیل آنکھوں سے آنسو بہاتے تھے
یاں نیزہ کھا کے گھوڑے سے شہ ڈگمگاتے تھے | واں حاملانِ عرشِ بریں کانپ جاتے تھے
جنت میں تھا یہ حال رسولانِ نیک کا
لے تیغ کٹ رہا تھا گلا ایک ایک کا

سب کو قلق تھا بر ملک الموت نامور | بیٹھے تھے زیرِ سایۂ طوبیٰ جھکائے سر
لکھا ہے راویوں نے کہ طوبیٰ ہے اک شجر | ہر برگ پر ہے اُس کے رقم نام ہر بشر
اُفتادہ جس کے نام کا وہ برگ ہوتے ہیں
پھر قبضِ رُوح کو ملک الموت آتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پر صبحِ قتل سے نہ حواس اُن کے تھے بجا | گہہ سکتہ گاہ غش کبھی نالہ کبھی بُکا
زمیں تو کٹ رہا تھا گلستانِ مرتضیٰ | طوبیٰ سے گر رہے تھے وہاں برگ پُر ضیا
اکبرؑ کے نام کا علی اصغرؑ کے نام کا
کیا مرتبہ تھا نام رسولِؐ انام کا

لکھا ہے ایک برگ تھا طوبیٰ کا تاجِ سر | نکہت میں عطر رنگ میں گُل نور میں قمر
ناگاہ وقتِ عصر گرا وہ بھی ٹوٹ کر | اُلفت سے اُس کی جھک گیا گرتے ہی وہ شجر
آئی ندا کہ حیدرِ صفدر کا نام لو
ہاں اے فرشتو دوڑ کے طوبیٰ کو تھام لو

احوال ہو گیا ملک الموت کا تباہ! | اُس نے وہ برگ اُٹھا کے جو کی نام پر نگاہ
دیکھا حسینؑ بن علیؑ فدیۂ اِلٰہ | عمامہ کو پٹک کے کہا وا محمدؐ آہ
ہے ہے مرا نوزادہ مرا ابنِ فاطمہؑ
ہوتا ہے پنجتن کا زمانہ سے خاتمہ

وہ برگ لے کے خلد میں آکر برہنہ سر | قصرِ علیؑ میں ڈھونڈھا کئی گھر اِدھر اُدھر
دیکھا پڑا ہوا ہے عمامہ زمین پر | پوچھا تو ایک حور یہ چلّائی پیٹ کر
کیا جانے کیوں زمین پہ گئے فرشتے ایک لمحے میں
زہراؑ گئیں کربلا کو بی بی وہ بدحواس ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سر پیٹتا ہوا وہ سوئے قتل گہ چلا | پہونچا بوقت عصر در دشتِ کربلا
غش میں تھے علیؑ گلے پہ رکھے پیاسے گلا | اور ایڑیاں رگڑتا تھا زہراؑ کا لاڈلا
زانو حسینؑ کے نیچے علیؑ کا تھا
اور سینۂ حسینؑ پہ زانو شقی کا تھا

دیکھا گیا ملک سے نہ حال شہ زماں | رو کر نکالا جیب سے گلدستۂ جناں
کی عرض تھپڑے سے کر اے شاہِ انس و جاں | ہے اذن قبض کیجیو جانِ نبیؐ کی جاں
منہ پھیر کر علیؑ نے کہا اختیار ہے
پر اپنی والدہ کا انھیں انتظار ہے

ناگاہ پشت سے یہ چلائی فاطمہؑ | شبیرؑ السلام علیک آئی فاطمہؑ
سنکر تمھاری بیکسی و تنہائی فاطمہؑ | پیاسے گلے کو جان کو بھی لائی فاطمہؑ
مقتل میں اس لئے ہوا وقفہ بتولؑ کو
ہر لاش پر غش آتا تھا واری رسولؐ کو

آئی تھی آرزو میں کہ دیدار دیکھوں گی | کیا جانتی تھی آخری دیدار دیکھوں گی
اک سنگدل کو سینہ پہ اسوار دیکھوں گی | سیّد کے گرد نرغۂ کفار دیکھوں گی
مجھ سے یہ ظلم خاک میں ان کو ملاؤنگی
واری میں آج عرش کا پایہ ہلاؤنگی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولے علیؑ کہ صبر کر اے مادرِ حسنینؑ | محشر تلک ہے آپ کی قسمت میں شور و شین
منظورِ رب ہے یاں حسینؑ کی تکلیف ہے کہ چین | اُس نے کہا گواہ ہے معبودِ مشرقین
میں نے سوال بعد نمازوں کے جب کیا
آرام و چین بچوں کا اپنے طلب کیا

فرمایا مرتضیٰؑ نے کہ اے بنتِ مصطفیٰؐ | اب غور کر حسینؑ کی تکلیف پر ذرا
سینہ پہ اُس کے دیر سے بیٹھا ہے بے حیا | دو قبض رُوح کی ملک الموت کو رضا
راحت ہے اس کے مرنے میں ایذا ہے جینے میں
اب درد ہے بہت مرے بچے کے سینے میں

راضی تو وہ ہوئی یہ کہا یا ابوالحسنؑ | تم کہہ دو میرے منہ سے نکلے گا یہ سخن
کیا عذر ہے جو مرضیِ معبودِ ذوالمنن | پر ٹکڑے ٹکڑے ہے مرے بچہ کا سب بدن
یوں قبض عضو عضو سے رُوحِ حسینؑ ہو
زخموں میں جتنا درد ہے اُتنا ہی چین ہو

آوازِ غیب آئی کہ ہرگز نہ ہو ملول | محکوم اُنکا ہے ملک الموت اے بتولؑ
اُن کے غلاموں کی نہیں ایذا اسے قبول | قدرت کے بوستاں کا گل ہے یہ ایک پھول
عزت بڑی ہے سب سے ترے نورِ عین کی
Presented By: www.jafrilibrary.com
میں آپ قبض رُوح کروں گا حسینؑ کی

Presented By: www.jafrililibrary.com

کرتی تھی بین فاطمہؑ رو رو کے زار زار | حاشا نہ قبضِ رُوح کی اِیذا تھی زینہار
اور چل رہی تھی شہ کے گلے پہ چھری کی دھار | پر تیغ تھی یہ کند کہ کٹتی تھی بار بار

کٹتے ہی سر کے جنت نبیؐ کو غش آگیا
یاں سے مصطفےؐ و علیؑ کو غش آگیا

غش سے جو آئی ہوش میں پھر مادرِ حسن | دیکھا تڑپ رہا ہے تنِ اطہرِ حسینؑ
نکلی ہے بی بیوں کو لئے خواہرِ حسینؑ | نے رخت نہ قبا نہ کلاہ سرِ حسینؑ

آغوش میں لیا وہ بدن لوٹتا ہوا
پوچھا علیؑ سے سر مرے بچّہ کا کیا ہوا

رو کر کہا علیؑ نے کہ میرے لگا پسر | وہ شمر زلفیں پکڑے لئے جاتا ہے اُدھر
سر پیٹ کے حسینؑ کی مادر نے کی نظر | چلائیں کس طرف ہے ہمارا لعل سر کدھر

کیونکر بلا میں دوڑ کے لوں دست و پا نہیں
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے کچھ سوجھتا نہیں

maablib.org

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۸۵

شہادت حضرت امام حسینؑ

تسبیح فاطمہؑ کے جو دانے بکھر گئے — تنہا رہے حسینؑ نمازی گزر گئے
پیرو امام پاک کے سب کوچ کر گئے — باہم تھا جن سے رشتۂ الفت وہ مر گئے
سو داغ اور ایک دلِ حق شناس تھا
کوئی نہ وقتِ ظہر نمازی کے پاس تھا

شہ بولے منتظر ہے امام اے نمازیو — اچھا نہیں ہے خوابِ گراں اے نمازیو
اٹھو کہ ہو چکی ہے اذاں اے نمازیو — پھر پاؤ گے یہ وقت کہاں اے نمازیو
چھوڑا ابھی سے تم نے امامِ حجاز کو
آؤ صفیں جما کے کھڑے ہو نماز کو

فرما کے یہ سخن درِ دولت پہ آئے شاہ — صدمہ ہوا اُلٹی ہوئی دیکھی جو بارگاہ
یا در کوئی تھا اب نہ درباں کوئی تھا آہ — اک ہو کا تھا مقام جدھر کرتے تھے نگاہ
وحشت برستی تھی درِ دولت اداس تھا
ہر سو ہجوم یاس قناتوں کے پاس تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ڈیوڑھی پہ آکے رونے لگے شاہ بحر و بر — گھبرا کے آئی دخترِ زہرا قریب تر!
دیکھا جو بھائی کو تو پکاری وہ نوحہ گر — تشریف لائے کب مجھے مطلق نہیں خبر
طاقت کہاں ہے تن میں نہ چلّا کے روئیے
بھیّا بہن نثار یہاں آکے روئیے

رو کر کہا امام نے اے بنتِ مرتضٰےؑ — کیونکر نہ روؤں زیست کا اب کیا مزا رہا
پیری میں چھٹ گیا علی اکبرؑ سا مہ لقا — بھائی نہ بھانجے نہ بھتیجے نہ دلربا
رانڈوں کو منہ دکھانے کو جی چاہتا نہیں
گھر میں بہن اب آنے کو جی چاہتا نہیں

بولی تڑپ کے زینبؑ بیکس کہ ہے ستم — جی بھر کے تم کو دیکھ تو لوں میں اسیرِ غم
حجرے سے باہر آئی سکینہؑ بچشمِ نم — بیٹی کے ساتھ خیمے میں آئے شہِ امم
تھا اس کا ہاتھ شاہ مدینہ کے ہاتھ میں
دامن حسینؑ کا تھا سکینہ کے ہاتھ میں

فرماتے تھے حسینؑ یہ آنسو بہا بہا — لو الوداع اے حرمِ پاکِ مصطفٰےؐ!
مشتاق آبِ تیغ ہے سوکھا ہوا گلا — تقدیر میں فراق لکھا تھا کریں گے کیا
بٹیا نہ پاس ہے نہ برادر قریب ہے
اب وقت قتل سبطِ پیمبرؐ قریب ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہتے ہیں شاہ شکر کرو غم نہ چاہیئے
خاصانِ خدا کا دکھ میں یہ عالم نہ چاہیئے
بہتر یہ ہے کہ خستیں کبھی پُرنم نہ چاہیئے
آج امتحانِ صبر ہے ماتم نہ چاہیئے

ہم دیں خدا کے عشق میں جاں اشتیاق سے
تڑپو نہ تم بھی صدمۂ تیغ فراق سے

ہر شخص کو جہاں سے گزرنا ہے ایک دن
بحرِ فنا سے پار اترنا ہے ایک دن
منزل یہ ہے طے جسے کرنا ہے ایک دن
گر عمرِ نوح بھی ہو تو مرنا ہے ایک دن

عاقل وہ ہے جو دھیان رکھے اپنی موت کا
جو نفس ہے وہ ذائقہ چکھے گا موت کا

سمجھا تھا میں کہ دکھ میں گھبراؤ گی بہن
لب پر سوا اس کے نہ سخن لاؤ گی بہن
رانڈیں جو بکا کریں گی تو سمجھاؤ گی بہن
رو رو کے جان دو گی تو کیا پاؤ گی بہن

قسمت سے اپنا زور چلے یہ محال ہے
زینبؑ اجل کا وقت ٹلے یہ محال ہے

بانوؑ جہان میں یونہی رہتا ہے انقلاب
راحت میں کوئی ہے تو کسی کو ہے اضطراب
روشن کبھی ہے گل کبھی قندیل آفتاب
طفلی کبھی بڑھاپا کبھی اور کبھی شباب

رنج و الم ہے راحت و غم اور سرور ہے
Presented By: www.jafrilibrary.com
انجامِ کار خاک میں ملنا ضرور ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

آنکھوں سے خون بہا کے پکاریں بصد تعب
اس دن کی تھی نہ مجھ کو خبر کیا کروں میں اب
کر رحم مجھ پہ اے سحر آقائے تشنہ لب
جنگل میں آج لٹتا ہے لونڈی کا گھر غضب
یوں دفعتاً بنی ہوئی قسمت بگڑتی ہے
ہے ہے کدھر میں جاؤں کہ دنیا اجڑتی ہے

قدموں سے سر اٹھا کے شہ دیں نے یہ کہا
بیتاب اس قدر نہ ہو بانو یہ کیا یہ کیا؟
راضی رہو اسی پہ جو خالق کی ہے رضا
اہل ولا کے واسطے دنیا ہے یہ بلا
شوہر جدا ہو یا پسر مہ لقا چھٹے
ہاتھوں سے صبر کا نہ مگر سلسلہ چھٹے

وہاں سے ہٹے یہ کہہ کے شہنشاہ نامدار
روئے گلے لگا کے بہت سب کو بار بار
پہلو میں تھی جو بالی سکینہ جگر فگار
آغوش میں لیا اسے جھک کر بحال زار
رو رو کے غش ہوئی جو وہ سرور کی گود میں
اک آہ بھر کے دے دیا خواہر کی گود میں

لٹتا ہے راج بانوئے غمخوار کیا کریں
بھائی سے چھٹ کے زینبؑ ناچار کیا کریں
سیدانیاں ہیں دکھ میں گرفتار کیا کریں
خود جاں بلب مسیحا ہیں بیمار کیا کریں
دنیا سے کوچ ہے جو محمدؐ کے جائے کا
خیموں میں چار سمت ہے غل ہائے ہائے کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۵۹

شہادتِ حضرت امام حسینؑ

جس دم نگینِ خاتمِ پیغمبراں گرا
رونق اٹھی زمیں سے امامِ زماں گرا
گرنے پہ سب گروہ لئے برچھیاں گرا
ہے ہے سنانِ جفا ڈٹی کبھی آسماں گرا
زہراؑ سے پوچھئے یہ قلق نورِ عین کا
تپنا زمیں کا اور تڑپنا حسینؑ کا

مشتاقِ سیرِ ذبح بڑھے افسرانِ کیں
قاتل کئی کھڑے ہوئے آ کر قریں قریں
کوئی پکارا ہاں کوئی بولا ابھی نہیں
اب دیر کیا ہے سجدے میں کب سے لئے وہ جبیں
آواز دی عمر نے ہے گردن ڈھلی ہوئی
قاتل پکارا آنکھ ابھی ہے کھلی ہوئی

سب تھم گئے مگر نہ تھما شمرِ بدشیم
سر پیٹنے کی جا ہے اُٹھا اُس جگہ قدم
سینہ دبا لیا اور کبھی تڑپے شہِ اُمم
شورِ فغاں سُنا اُسی حالت میں دم بدم
قاتل سے پوچھا دیکھ کہ ہر غش یہ ہوتا ہے
ہے ہے حسینؑ ہائے کوئی رئیں روتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ بولا کوئی ہوگا میں دیکھوں بھلا کدھر — اب تیغ پر نگاہ ہے شہ رگ تہہ نظر
ہاں جب جدا ہونے لگا تھا میں سینہ پر — سیدانی ایک نکلی تھی خیمہ سے ننگے سر
اس دم ہماری فوج میں تو عید ہوتی ہے
مجھکو یقین ہے یہ وہی بی بی روتی ہے

شہ بولے اور کوئی نہیں یہ بہن بہن — عاشق بہن حسینؑ کی تشنہ دہن بہن
بھولی ہماری پیاری میں ماں کا چلن بہن — بلوہ کہاں کہاں تھی مری خستہ تن بہن
قاتل پکارا آگے بھی باہر یہ آئی تھی
شہ بولے جب سناں علی اکبرؑ نے کھائی تھی

آگے ہے وہ مقام کہ غش ہونگے مومنیں — یہ سامنے حسینؑ ہیں وہ زینبؑ حزیں ہیں
گردن پہ تیغ دل میں سناں سینہ پر لعیں — زینبؑ یہ حال دیکھتی ہے اور بس نہیں
نامحرموں کا دھیان نہ پردے کا ہوش ہے
یہ سب لہو کا جوش ہے الفت کا جوش ہے

وہ رونا بیکسی کی وہ گھبرانا یاس کا — وہ تھرتھرانا دل کا وہ اڑنا حواس کا
کہنا بلک کے یہ کلمہ ہراس کا — اے شمر واسطہ علی اصغرؑ کی پیاس کا
للہ تین روز کے پیاسے کو چھوڑ دے
صدقہ نبی کی آل کے واسطے کو چھوڑ دے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تجھ کو جا خدا کو مان حبیب خدا کو مان   زہراؑ کو مان حضرت مشکلکشا کو مان
سوگند فقر و فاقۂ آل عبا کو مان!   اپنی رسولؐ زادی کی تو التجا کو مان

سارے بزرگ مر گئے مجھ بد نصیب کے
میرا کوئی نہیں ہے سوا اس غریب کے

اے شمر پاس بھائی کے آؤں جو تو کہے   زخموں سے جلتی ریت چھڑاؤں جو تو کہے
چادر بدن کے نیچے بچھاؤں جو تو کہے   بیکل ہے سر میں آکے اٹھاؤں جو تو کہے

پانی تو یاں ملے گا نہ زہراؑ کی جائی کو!
آنسو چھڑک کے ہوش میں لاؤں گی بھائی کو

سو نیا کسے بہن کو میں پوچھوں گی بھائی سے   پردیس میں بچھڑتے ہو زہراؑ کی جائی سے
یہ بیکسی ہے پوچھ لے ساری خدائی سے   دعویٰ ہے کیا تجھے مری ماں کی کمائی سے

کچھ قرض ہو تو بیچ کے گھر کو ادا کروں
سمجھاؤں کس طرح تجھے میں آہ کیا کروں

اے شمر میں گلے سے لگالوں تو ذبح کر   بھائی کو گھر کے خیمہ میں جالوں تو ذبح کر
کچھ درد اپنے دل کا سنالوں تو ذبح کر   سیّد کو قبلہ رو میں لٹالوں تو ذبح کر

پانی تو بھوکے پیاسے کو اے بدخصال دے
ہے وقت ذبح آنکھوں پہ کپڑا تو ڈال دے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اے شمر تجھ کو خالقِ اکبر کا واسطہ — اے شمر تجھ کو روحِ پیمبر کا واسطہ

اے شمر تجھ کو حیدرِ صفدر کا واسطہ — اے شمر تجھ کو ننھے سے اصغر کا واسطہ

للہ کر نہ ذبح شہِ مشرقین کو!

میں بھیک مانگتی ہوں مجھے دے حسینؑ کو

یہ کہتے کہتے فضہ کا دم الٹ گیا — سر پیٹتی یہ رہ گئی سر شہ کا کٹ گیا

یوں لاش پر گری کہ جگر سب کا پھٹ گیا — باہیں گلے میں ڈال کے لاشہ لپٹ گیا

ماں کی طرح تھی عاشقِ شاہِ زمن بہن

یہ بھائی بھائی کہتی تھی لاشہ بہن بہن

اے عاشقانِ سبطِ پیمبر بکا کرو — بہرِ غریب بیکس و مضطر بکا کرو

لے لے کے نام کشتۂ خنجر بکا کرو — یکسر اڑاؤ خاک سروں پر بکا کرو

سرتاج کائنات کا سر تن سے کٹ گیا

یہ دن وہ ہے کہ دفترِ ایماں الٹ گیا

یہ دن وہ ہے کہ قتل ہوئے سرورِ زمن — بلوے میں بے ردا ہوئی شبیرؑ کی بہن

ٹھوبا ہوا ہے آج سکینہ کا پیرہن — شہزادیوں کے شانے میں باندھی گئی رسن

یہ دن ہے رخصتِ شہِ عالی مقام کا

ماتم کرو حسین علیہ السلام کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سوچو تو کربلائے معلّیٰ کا آج حال | لوٹی گئی جنابِ رسولِ خدا کی آل
آج آفتابِ فاطمہؑ پر آگیا زوال | سرور کی لاش ہو گئی مقتل میں پائمال

آج اٹھ گئے امام دو عالم جہان سے
برسا ہے خون آج کے دن آسمان سے

یہ دن وہ ہے کہ قید ہوئے زار و ناتواں | مشکل کشا کے پوتے کو پہنائیں بیڑیاں
کاٹا سرِ حسینؑ کیا زینتِ سناں | لوٹا گیا لاشۂ پرخون میہمان

خیمہ جلا دیا شہِ عالی جناب کا
لوٹا تبرکاتِ رسالتؐ مآب کا

مدفون ہوئے نہ شاہِ زمن وا مصیبتا | ممکن ہوا نہ غسل و کفن وا مصیبتا
بھائی کو رو سکی نہ بہن وا مصیبتا | کیسے اٹھائے رنج و محن وا مصیبتا

غم آج تک ہے خلق میں تازہ حسینؑ کا
اٹھا نہ کربلا میں جنازہ حسینؑ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶

شہادت امام حسینؑ

جب یاور رہا سے دلبر زہراؑ بچھڑ گیا
غربت میں کارخانۂ شاہی بگڑ گیا
پردیس میں حسینؑ پہ اک وقت پڑ گیا
اصغرؑ تلک بھی تیر ستم کھا کے مر گیا

یاور رہا نہ کوئی بشر مشرقین کا
دشمن زمانہ ہو گیا بے کس حسینؑ کا

میداں میں طبل جنگ بجاتے تھے اہل شام
رانڈوں کو دے رہے تھے تسلی یہاں امام
غش میں پڑے تھے حضرت سجادؑ تشنہ کام
دکھیا بہن حسینؑ کی کرتی تھی یہ کلام

فریاد ہے خدا کی دوہائی رسولؐ کی
غربت میں کھیتی کٹتی ہے اماں بتولؑ کی

گھر جا کے نزد عابدؑ مضطر وہ بے قرار
شانہ ہلا کے کہتی تھی با چشم اشکبار
بیٹا اٹھو اٹھو کہ ہوا حشر آشکار
مرنے چلا ہے فاطمہ زہراؑ کا گلعذار

ناشاد و نامراد سے منہ موڑے جاتے ہیں
بھائی حسینؑ ساتھ تیرا چھوڑے جاتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرماتے ہیں حسینؑ کہ اے غم کی مبتلا   بندہ کا دخل کیا ہے جو کچھ مرضیٔ خدا
مٹتا نہیں ہے خواہش تقدیر کا لکھا   تم صابرہ ہو صبر کرو بہر کبریا!
میں قتل ہوں یہ خواہش ربِ جلیل ہے
راضی رضائے حق پہ یہ عبدِ ذلیل ہے

پھولوں سے ساتھ کس کا رہا ہے سدا بہن   پامال لاکھوں ہو گئے گلشن بہ ہر چمن
ماتم کہیں بپا ہے کہیں کوئی خندہ زن   شادی کہیں ہے ہوتی ہے بیوہ کوئی دلہن
کوئی پسر کو دیکھ کے دل شاد ہوتا ہے
غربت میں کوئی بیٹے کی میت پہ روتا ہے

خواہر سے کہہ رہے تھے یہ شاہنشہ ہدیٰ   جو آئے کانپتے ہوئے بیمار کربلا
کی عرض دست بستہ کہ اے فخر انبیاء   حضرت نے تو ارادۂ ملکِ بقا کیا
واجب ہے رحم حال پہ مجھ تشنہ کام کے
کیا حکم ہے حضور کا حق میں غلام کے

فرمایا شہ نے بعد مرے تم امام ہو   وارث تمہیں تو عترت خیر الانام ہو
دادا کے ورثہ دار تمہی لا کلام ہو   لیکن وہ کام کرنا کہ تا حشر نام ہو
تنہا نہیں ہو سر کا ہمارا بھی ساتھ ہے
یہ آبرو محمدؐ کی آل کی اب تیرے ہاتھ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تم نائب امام ہو اور خود بھی ہوا امام
وہ کام کرنا جس سے رہے تا بہ حشر نام
آئیں جو لوٹنے کے لئے ساکنانِ شام
شکوہ سے تب نہ بانوؔ کو مطلق رہے نہ کام
دکھلائیو نہ طور شہ ذوالفقار کے
دے دینا سر سے چادر زینبؑ اُتار کے

اے میرے لال شان کریمی دکھائیو
خوش ہو کے پہنے بیڑیاں تا شام جائیو
زینبؑ کا سر کھلا ہے نظر اس کا کھائیو
اعدا پہنائیں طوق تو گردن جھکائیو
شکوہ نہ کیجیو کسی حالِ سقیم کا
کانٹا چبھے تو شکر ہی کرنا کریم کا

ہاں ایک بات کا تمھیں ہر دم رہے خیال
زینبؑ کا ہے یہ غم میں بہت ہو گا غیر حال!
اکبرؑ بھی اور عونؑ و محمدؑ سے نونہال
کھو بیٹھی ہے میرے واسطے سب کچھ وہ خستہ حال
ہر دکھ میں ساتھ زینبؑ مضطر کا دیجیو
جس میں خوشی بہن کی وہی کام کیجیو

تلقین کر رہے تھے شہ بے کس جو ایں صدا
جو آئی طبل جنگ کی میدان سے صدا
شہ نے لباس کہنہ بہن سے طلب کیا
دکھیاری بیبیوں میں قیامت ہوئی بپا
پہنا لباسِ مرگ شہ مشرقین نے
گردوں ہلا دیا زینبؑ بے کس کے بین نے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

القصہ دے کے سب کو تسلی شہ ہدیٰ — آئے قریب گھوڑے کے با صد غم و بکا
چاہا کہ ہوں سوار مگر دیکھتے ہیں کیا — ٹھوڑی دھری پہ رو رہا ہے کھڑا اسپ باوفا
باقی کوئی عزیز ہے نہ غمگسار ہے
سر کو جھکائے روتا فقط راہوار ہے

القصہ جب چڑھے گھوڑے پہ سلطان تشنہ کام — آئے قریب لشکر اعدا با احتشام
پڑھنے لگے یہ رجز کہ اے ساکنان شام — تم کون ہو؟ میں کون ہوں ہے غور کا مقام
بیکس نہیں غریب نہیں بے نوا نہیں
بتلاؤ کیا میں دلبر شیر خدا نہیں

نانا ہے جس کا احمد مختار وہ ہوں میں — بابا ہے جس کا حیدر کرار وہ ہوں میں
اماں ہے جس کی فاطمہؑ ناچار وہ ہوں میں — جس کا کوئی نہیں ہے مددگار وہ ہوں میں
فاقہ میں مبتلا بھی ہوں اور نیم جان بھی
تم سب کا میں امام بھی ہوں مہماں بھی ہوں

یہ کہتے تھے کہ فوج ستمگر بھی آ گئی! — خیر النساء کے لال پہ بدلی سی چھا گئی
بھائی جو گھر گیا تو بہن بلبلا گئی — فریاد فاطمہؑ کی فلک تک صدا گئی
واں گھر نبیؐ کی آل کا بے نور ہو گیا
زخموں سے واں تن شہ دیں چور ہو گیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۱۶۱

ذوالجناح کا خبر شہادت لانا

جب ذوالجناح خیمہ میں آیا لہو بھرا اور یہ کہا کہ بیبیوں کا سر ادا مر گیا
سب بی بیاں علیؑ کو پکاریں یہ غل مچا بیڑا ہے ہم غریبوں کا منجدھار میں پھنسا

تم حل مشکلات ہو شیر اللہ ہو
ایسا نہ ہو کہ کشتی ہماری تباہ ہو

آنے سے ذوالجناح کے اک حشر تھا بپا ناگاہ آئے غارت خیمہ کو اشقیا
راوی نے یہ لکھا ہے وہ رہوار باوفا خیمہ کے در کا روکے رستہ کھڑا ہوا

نیزے عدو لگاتے تھے اس خوش خرام کو
لیکن نہ راہ دیتا تھا وہ فوج شام کو

زینبؑ در خیام سے دیتی تھی یہ صدا کیوں بے زباں کو تیر لگاتے ہو اشقیا
ہے ذوالجناح مرکب پیغمبر خدا زینبؑ کے سر کو کاٹ تو اس پر کرو جفا

اس کا گناہ کچھ نہیں یہ بے گناہ ہے
تم لوٹنے کو آتے ہو یہ سد راہ ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ذوالجناح کا خبرِ شہادت لانا

آ نے دے کس طرح سے یہ ہے فاطمہؑ کا گھر | اس گھر میں آیا تھا ملک الموت پوچھکر
بے وارثوں کو آہ ستاؤ نہ اس قدر | میں تم کو لا کے دیتی ہوں جو کچھ ہے مال و زر

اس ذوالجناح پر نہ زیادہ جفا کرو
پانی دو بے زبان کو خوفِ خدا کرو

بولے عدو کہ پیاسا ہی مارینگے اس کو ہم | پانی دیا سوار کو اس کے نہ مرتے دم
رہوار سے جدا ہوئی زینبؑ بچشمِ نم | حسرت سے ذوالجناح نے دیکھا بروئے غم

پانی نہ ظالموں نے دیا ذوالجناح کو
زینبؑ کے آگے ذبح کیا ذوالجناح کو

زینبؑ نے واحسینؑ کہا سر کو پیٹ کر | دوڑے جو سوئے عابدِ بیکس وہ نوحہ گر
نیزہ لگا یا ایک ستمگر نے کھینچ کر! | در آیا خیمہ گاہ میں سب لشکرِ عمر

کبرا تو خاک ملتی تھی چہرے پہ ہاتھ سے
کلثوم منہ چھپاتی تھی اپنا قنات سے

مقتل کی سمت دیکھ کے سینہ ہو بیقرار | چلائی یا حسینؑ سکینہ ترے نثار
آؤ اگر سکینہ کو کرتے ہو دل سے پیار | دیکھو کہ ہم پہ کرتے ہیں یہ ظلم بدشعار

پالا ہے تم نے مجھکو بھی اس التفات سے!
کھلوائیے طمانچہ نہ غیروں کے ہاتھ سے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۲

عصر عاشور

جب ہوئی ظہر تلک قتل سپاہِ شبیرؑ　　بجز اصغرؑ نہ رہا نورِ نگاہِ شبیرؑ
تھی فقط روحِ علیؑ پشت پناہِ شبیرؑ　　حق سے کہتے تھے کہ تو رہیو گواہ شبیرؑ
سر فدا کر کے شریکِ شہدا ہوتا ہوں
آج میں تیری امانت سے ادا ہوتا ہوں

اب نہ قاسمؑ مرا باقی ہے نہ اکبرؑ باقی　　نہ علمدار سلامت ہے نہ لشکر باقی
بھانجے بیٹے بھتیجے نہ برادر باقی　　اب فقط سر مرا باقی ہے اور اصغرؑ باقی
قتل اصغرؑ ہو، مرا سر بھی جدا ہو جائے
اس امانت سے بھی شبیرؑ ادا ہو جائے

یا خدا تجھ پہ ہیں صدقے مرا لشکر بھی نثار　　دلِ فدا جان فدا روح فدا سر بھی نثار
علی اکبرؑ بھی نثار اور علی اصغرؑ بھی نثار　　تجھ پہ باقرؑ بھی فدا عابدؑ مضطر بھی نثار
میں نے جو کچھ ترے دربار سے پایا مولا
سب تری راہ میں خوش ہو کے لٹایا مولا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ کلیجہ پہ دھرے ہاتھ پڑے ہیں اکبر | ہے وہ عباس دلاور وہ حسن کا دلبر
ایک اک پیارے کو قربان کیا گن گن کر | کی امانت میں خیانت نہ ذرا اے داور

تو نے دولت تھی جو مجھ خاک نشیں کو سونپی
وہ امانت تری بچے نے زمیں کو سونپی

قتل عباس ہوئے میں نے ترا شکر کیا | پر کمر ہو گئی خم اتنی میں گلہ کیا میرا
نکلا اکبر کا بھی دم اشک نہ نکلا میرا | کی بدی نانا کی امت نے نہ بد میں نے کہا

یہ تو بچے ہیں ترے میں بھی ترا بندہ ہوں
دشتِ غربت میں پریشاں ہوں مگر خرسند ہوں

تو نے بچپن میں کھلائے ثمرِ خلدِ بریں | آج تیسرا فاقہ ہے نہیں کچھ بھی میں حزیں
چوسی چھٹی میں زباں نبیِ عرش نشیں | آج اک بیٹے کو پانی نہیں تعجب نہیں

ایکدن حلق تھا اور فاطمہ کے خنجر کی دھار
آج راضی ہوں گلے پر جو ہو شمشیر کی دھار

دُرِ دنداں کو ترے نانا نے تجھے نذر دیا | لے گئیں نذر کو پہلوئے شکستہ زہرا
سرخرو ہے ترے دربار میں بابا میرا | دل کے ٹکڑے ترے حسن بھائی نے کیے تجھ پہ فدا

آج شبیر بھی ان سب کے مقابل ہو جائے
سرخرو گر ترے دربار کے قابل ہو جائے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہے تو ہی شاہ شہنشاہوں کا اے بارِ خدا | ہیں برابر تری سرکار میں سب شاہ و گدا
خاطرِ عاشقِ جانباز ہے البتّہ رسوا | اے خوشا حال ہوا مجھ سے ترا عشق ادا

حلق پر تیغ رکھے سینہ پہ جلّاد رہے
لب پہ ہو نام ترا دل میں تری یاد رہے

سرِ اکبر کا یقیں ہے تجھے کو بھی بھائے | پھر یہ محتاج بھلا نذر تری کیا لائے
تیر اصغر کو مگر ہاتھوں پہ اب کھلوائے | درجۂ صبر جو باقی ہے وہ سب ہاتھ آئے

پیشکش ڈالیِ اصغر تو بھلا لائے حسینؑ
ہاتھ خالی ترے دربار میں کیا آئے حسینؑ

بندہ پرور میں ہوں اک عبدِ غریب احقر | بیکس و بے پدر و بیوطن بے مادر
منزلِ ملکِ عدم میں تو مرا ہو رہبر | نہ تو اس راہ سے آگاہ نہ منزل سے خبر

شوق بھی رعب بھی مجھ کو تری درگاہ کا ہے
سامنا بندۂ ناچیز کو اللہ کا ہے!

تین دن تڑپا ہے یا پیاس کی شدت سے حسینؑ | اب ہو سیراب تری قلزمِ رحمت سے حسینؑ
ڈر نہ جائے ملک الموت کی ہیبت سے حسینؑ | یا خدا کانپتا ہے قبر کی دہشت سے حسینؑ

آج تک ساتھ رہا بیٹے کا اور بھائی کا
سخت اندیشہ ہے اب قبر کی تنہائی کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ناگہاں آئی یہ آواز خدائے کونین || بس کہ ہر بندہ نوازیں ہیں مرے مظلوم حسینؑ
شکر وہ کرتا ہے تو آج بصد شیون و شین || مجھ کو شرم آتی ہے اے فاطمہؑ کے نور العین

تشنہ کامی میں نہیں کام لب دریا سے
آفریں اے مرے جو بیٹھ رہے پیاسے

اے حسینؑ اپنی ہی قدرت کی میں کھاتا ہوں قسم || تیرے غمخواروں کو محشر میں نہ کچھ ہوئیگا غم
سختی موت و غسل و لحد ان کو ترے ہوئے گی کم || قبر ہے تعزیہ داروں کی ترے باغ ارم

تو عبث موت کی سختی سے ہراساں ہے حسینؑ
ملک الموت ترا تابع فرماں ہے حسینؑ

بس یہی ہے ملک الموت کے آنے کا مآل || کہ تری روح کا واجب ہے اُسے استقبال
بے ترے حکم ہلانے کا نہیں وہ پر بال || سب خلائق تری محکوم ہے زہراؑ کے لال

راہِ حق میں تجھے ثابت قدمی ہے شبیرؑ
میرے دربار میں کس شے کی کمی ہے شبیرؑ

واہ کس درجہ خوش خالق اکبرؑ کو کیا || وہ اپنا ہی تھا پر نذر بہتر کو کیا
مرحبا ہم سے پیارا علی اکبرؑ کو کیا || بیشک کس لیے تجویز اب اصغرؑ کو کیا

نذر مقبول ہے آؤ ہمیں دے جاؤ حسینؑ
میرے دربار سے جو چاہو وہ لے جاؤ حسینؑ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

حلّے فردوس کے بانٹے گا تو ہی روزِ جزا | پر کفن تیرے جنازہ کو نہیں ملنے کا
بلکہ پامال ترا لاشۂ بے سر ہوگا | وحشتِ قبر سے اے سبطِ نبیؐ تم کو کیا
خاک سے لاشۂ مجروح اٹھائے گا خدا!
پہلوئے عرش میں پاس اپنے جگہ دیگا خدا

عرش کو تھامے ہوئے رہیو تو تا روزِ شمار | بخشیو اپنے محبوں کیلئے استغفار
اپنے نانا کی بھی امت کے تمھیں ہو مختار | چاہو جنت دو انھیں چاہو کرو داخلِ نار
مجھ سا خلّاق اور کوئی کیا تری عزت جانے
ہم نے مالک کیا تم جانو اور امت جانے

بولے شہ سن کے یہ فرمانِ خدا کا مضمون | شکرِ حق بندہ نوازی کے میں کس لائق ہوں
خوں بہا کیسا مجھے تو نہیں کچھ دعوئے خوں | کیا مرا رتبہ جو مختاریٔ محشر میں کروں
بس یہ کافی ہے کہ مقبول شہادت ہوئے
تو رضامند ہوا اور بخششِ امت ہوئے

یاں تو یہ عاشق و معشوق میں یہ تھے کلام | ہائے اصغر کا ہوا شور جو مابینِ خیام
ہوئی تشویش تو مڑ مڑ کے لگے تکنے امام | دیکھا سر پیٹ کے چلاتی ہے بانوئے ناکام
ساتھ یہ ننھا مسافر بھی مرا چھوڑتا ہے
[illegible] دم توڑتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سنتے ہی ماں نے اصغر کو لیا آن کے بولی گھر ویرو | کیا یہاں سوتے ہو لو پاس تم اکبر کے چلو
بیٹا تم بھی ہو تو اُمت پہ فدا ہو کے مرو | پوچھا بانو سے تم اب تمہیں کہو کیا کہتی ہو
بولی ہر طرح سے راضی ہوں جو ارشاد کرو
چاہے ویراں کرو چاہے مجھے آباد کرو

سوز

سحر کے ڈوبتے تارے سلام کہتے ہیں | اُبلتی نہر کے دھارے سلام کہتے ہیں
خلیل حق کے اشارے سلام کہتے ہیں | کلام پاک کے پارے سلام کہتے ہیں
جبیں دہر کا سجدہ سلام کہتا ہے
ہر اک کو کھو دیا اور حق کو پالیا تم نے | وفا و مہر کا جادہ بنالیا تم نے
ضعیف قلب کا زور آزمالیا تم نے | جوان بیٹے کا لاشہ اٹھالیا تم نے
لہو بھرا ہوا نیزہ سلام کہتا ہے
رباب کی گود سے اصغر سلام کہتے ہیں | اندھیری قبر سے اکبر سلام کہتے ہیں
نبی رسول پیمبر سلام کہتے ہیں! | چراغ و سجدہ و منبر سلام کہتے ہیں
حسینؑ تم کو مدینہ سلام کہتا ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۳

عصر عاشور

عباسؑ کے حصے میں جو خالق نے عطا کی | کیا شرطِ علمداری و سقائی ادا کی
اُس نے تو بدل خدمتِ شاہِ شہدا کی | اور بیوۂ عباسؑ نے بانوؑ سے وفا کی
بانوؑ کی اطاعت میں کمربستہ سدا تھی
سجادؑ پہ کبرا پہ سکینہ پہ فدا تھی

غارت کو جو آئے درِ خیمہ پہ ستمگار | تب شمر پکارا کہ یہاں رہیو خبردار
اس خیمہ میں ہے بیوۂ عباسؑ علمدار | مشہور ہے یہ میری بہن کی ہے وہ ناچار
غیرت مجھے آتی ہے اُسے لٹنے نہ دوں گا
بے خوف ردا زینبؑ و کلثومؑ کی لوں گا

یہ کہہ کے درِ خیمہ پہ چلایا وہ بے پیر | اے بیوۂ عباسؑ علیؑ صاحبِ توقیر
اب ہوں گے سر ننگے یہ سب عترتِ شبیرؑ | اور حضرتِ زہراؑ کی بہو ہوویگی تشہیر
پر تم مری خواہر کی بہو ہو یہ ادب ہے
تشہیر جو تم ہو سرِ بازار غضب ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سُن لی یہ صدا زینبؑ بیکس نے قضا را | بے ساختہ عباسؑ کی بیوہ کو پکارا
لو بھابھی بنا شمر طرفدار تمہارا | اچھا تو ہے اس وقت کرو ہم سے کنارا

وارث نہیں بیوارثوں پہ دیکھئے کیا ہو
دُکھ سے جو تمہیں چین ملے ہم سے جدا ہو

بھر بھر کے دمِ سرد کہی بانو نے یہ بات | ہاں بھابھی لٹو کا ہے کو بیوارثوں کے ساتھ
برگشتہ نصیبوں سے کرو ترکِ ملاقات | کنبہ کی محبت میں نہ ہو مورد آفات

یہ دشمنِ دیں باندھیں گے اب ہاتھ ہمارے
کیا فائدہ جو قید ہو تم ساتھ ہمارے

مانو نہ بُرا تم مرے سمجھانے کو بھابھی | یوں جانے سے رشتہ نہیں چھٹ جانے کا بھابھی
یہ وقت گیا ہاتھ نہیں آنے کا بھابھی | زنداں سے کوئی نہیں چھڑوانے کا بھابھی

ہو گی وہ جفا ہم پہ کہ افلاک ہلیں گے
اللہ ملائیگا تو پھر تم سے ملیں گے

گھبراؤ سکینہ سے تم الفت میں ہو افزوں | رو کون جو تمہیں کس کے سہارے پہ رکوں
حضرت نہیں اکبرؑ نہیں اک عابدِ محزوں | سو تشنہ خوں اُس کے بھی ہیں ظالمِ ملعوں

اس دم تو مصیبت میں تباہی میں حرم ہیں
یہ وقت ملاقات کا تم ہو نہ ہم ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مجھ میں تو نہیں ہوش اب انکو تمھیں بہلاؤ || بے وارثی بھاوج کی اسیری کا نہ غم کھاؤ
تم جاؤ تو اے بھائی سکینہ کو بھی لیجاؤ || لپٹاؤ کلیجہ سے انھیں گود میں بٹھلاؤ
پاس آپ کے یہ لاڈلی میری جو رہے گی
ظالم کے طمانچوں کی تو ایذا نہ سہے گی

اصغر کو بھی تم اپنا ہی فرزند بتانا || ممکن ہو تو ننھی سی لحد اسکی بنانا
موقع جو سفارش کا میں صدقے گئی پانا || بیمار بھتیجے کو اسیری سے بچانا
جو ہو سکے سیدانیوں کے بھیجیو بھائی
زندان سے زینب کو چھڑا دیجیو بھائی

بانو کے گلے لپٹا علمدار کا دلدار || بولا کہ چچی ہم سے تمھیں چھوٹیں گے نہ زنہار
یہ جائیں جہاں جائیں ہمیں تم سے سروکار || ماں اپنی ہیں مختار ہماری نہیں مختار
ماں نے کہا خاموش میں قرباں ہوں پیارے
کہنے دو چچی کو میں کہاں جاتی ہوں پیارے

یہ کہکے گری بانو کے قدموں پہ وہ ناشاد || تھراتی تھی اور کہتی تھی اے مادر سجاد
تقصیر ہوئی کیا جو کئے دیتی ہو آزاد || اب ہے یہ مرے حق میں کیا بی بی کا ارشاد
مجھ سی نہ کوئی اہل وفا ہوگی لونڈی
ان قدموں سے اب آپ کے جدا ہوگی لونڈی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہمراہ مرے فضہ کو کر دیجئے اس دم   ڈھونڈے یہ بی بی نے جواب اُس کا جو دیں ہم
فضہ کو لئے ساتھ گئی در پہ وہ پُر غم   آواز قدم سُن کے کیا شمر نے سر خم
حضرت سے لیا نام جو عباسؑ علی کا
بے رحم نے پُرسا دیا عباسؑ علی کا

پر بیوۂ عباسؑ کو وقفہ ہوا دشوار   چلّائی جو کہنا ہو وہ کہہ جلد ستمگار
کیا شہ کا گلا کاٹ کے دھوئی نہیں تلوار   پھرتی ہے چھری میرے کلیجے پہ ہر اک بار
اب روح بدن میں مرے تھراتی ہے ظالم
حضرت کے لہو کی مجھے بو آتی ہے ظالم

یہ سُن کے مخاطب ہوا وہ ظلم کا بانی   افسوس علمدار حسینؑ کی جوانی
سقائی بھی کی اور نہ میسر ہوا پانی   عباسؑ نے تو خیر مری بات نہ مانی
تم بانوئے شبیرؑ سے اب جلد جدا ہو
نزدیک ہے بے پردگی آلِ عبا ہو

عباسؑ کا لاشہ ہے جہاں پر لبِ دریا   اک خیمہ وہیں آپ کی خاطر ہے مہیا
اس خیمہ میں اب جائیے وقفہ نہیں اچھا   آواز دو کس جا ہے علمدار کا بیٹا
لے آؤ اثاثہ جو تمہارا ہو حرم میں
شبیرؑ کی مسند پہ جگہ لے گا اک دم میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

پیدا ہوئی ناگاہ یہ آوازِ علمدار | ہاں اے مری بیوہ مری مونس مری غمخوار
شبیرؑ کا قاتل تجھے بہکاتا ہے ہشیار | بانوئے سکینہؑ نے منہ موڑیو زنہار

ہرگز نہ سمجھنا کہ علمدار نہیں ہے
ہر وقت مری روح سکینہؑ کے قریں ہے

تب شمرِ لعیں سے وہ بولی کہ اے شاہ کے قاتل | بجلی ترے خیمہ پہ گرے قہر ہو نازل
دائی کو مرے قرب ہے شبیرؑ کا حاصل | جلنا مجھے یاں سہل ہے واں جانا ہے مشکل

مجھ کو ہے رنڈاپا یہیں بھرنا یہیں رہنا
کچھ ہو یہیں جلنا یہیں مرنا یہیں رہنا

یہ سن کے پشیماں جو ہوا شمرِ ستمگار | لشکر کو غضب ہو کے پکارا وہ جفاکار
ہاں آگ لئے آؤ نہ وقفہ کرو زنہار | پہلے تو جلا دو یہ خیامِ شہِ ابرار

پھر لوٹ لو بے خوف و خطر خیمہ میں سب کو
بے پردہ کرو پردہ نشینانِ عرب کو

یہ سنتے ہی لشکر درِ خیمہ میں در آیا | سیدانیوں کو لوٹ لیا خیمہ جلایا
نیزہ کی انی مار کے عابدؑ کو اٹھایا | بن باپ کی بچی کو طمانچہ بھی لگایا

زینبؑ کا یہ عالم تھا کہ بیہوش پڑی تھی
بانوئے حسینؑ [illegible] کے عالم میں پڑی تھی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

چھنتی تھی اُدھر پاؤں سے زینب کے تو خلخال | جلتی تھی اِدھر خیمۂ سلطانِ خوش اقبال
باقر کو اُدھر کھینچتا تھا کوئی بد افعال | رخسارِ سکینہ تھے طمانچوں سے اُدھر لال

جھولے سے نہ اُٹھنے کے جدا ہوتی تھی بانو
سینے کے تلے جھولا تھا اور روتی تھی بانو

کہتی تھی رُباب جھولا مرے بچے کا جلاؤ | سب گھر ہے پڑا آگ جہاں چاہو لگاؤ
کہتی تھی سکینہ کوئی بابا کو بلاؤ | سقائے سکینہ کو کوئی نہر سے لاؤ

گھر میں ہے لگی آگ بجھاتے نہیں بابا
ہے ہے مرا دم گھٹتا ہے آتے نہیں بابا

سوز

جب رات عبادت میں بسر کی شہِ دیں نے | سجدوں میں بہم عشق کی سیر کی شہِ دیں نے
دیکھا جو سفیدی کو سحر کی شہِ دیں نے | مُڑ کر رخِ اکبر پہ نظر کی شہِ دیں نے

فرمایا سحر قتل کی ظاہر ہوئی بیٹا !
اب اُٹھ کے اذاں دو کہ شب آخر ہوئی بیٹا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۲

شامِ غریباں

جب رن میں قتل ہو چکا مظلومِ کربلا
لشکر نے آکے تب پسرِ سعدِ لعیں سے کہا
لڑتے ہوئے صبح سے تو یہ وقت ہو گیا
کھولیں کمر کو اپنی اگر حکم ہو ترا
دن کٹ گیا لڑائی میں ہے وقت چین کا
اب خوف کیا ہے کاٹ چکے سر حسینؑ کا

یہ سُن کے بولا فوج سے وہ نطفۂ حرام
سر کٹ گیا حسینؑ کا قصہ ہوا تمام
لیکن ابھی یہ باقی ہے تھوڑا سا ایک کام
اب لوٹ کر حرم کو جلا دو یہ سب خیام
کوئی ڈرو نہ بیبیوں کے شور و شین سے
کھولو کمر کو کھاؤ پیو سوؤ چین سے

سنتے ہی اس کلام کے وہ قوم اشقیا
اسباب لوٹنے لگے خیمہ جلا جلا
اہلِ حرم پکارتے تھے وا محمدا
گوشوں میں چھپتے پھرتے تھے بچے جدا جدا
خیمے جلا کے لوٹی بضاعت امام کی
شب باش ان کے گھر میں ہوئی فوجِ شام کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فضہ سے تب یہ زینبؑ ناشاد نے کہا — جا کر تو ابنِ سعد کو پیغام دے مرا
گزرے ہیں تین روز کہ پانی ہے نے غذا — بچے ہمارے غش میں پڑے ہیں جدا جدا
اک خیمہ بھیج دے حرم خوش صفات کو
بچوں کو لے کے بیٹھ رہیں اس میں رات کو

فضہ نے اس شقی کو اسی دم دیا پیام — اک خیمہ اس نے بھیجا حرم کو با اہتمام
زینبؑ نے بیبیوں سے یہ اس دم کیا کلام — بچوں کو لے کے خیمے میں اس دم کرو قیام
مجھ سے تو ہوگا جس طرح شب کاٹونگی غم میں
خیمے کے گرد پھر کے حفاظت کرونگی میں

القصہ جا کے بیٹھیں خیمے میں اندریں بحالِ زار — بیٹھیں مگر نہ حضرت زینبؑ جگر فگار
خیمے کے گرد پھرنے لگیں تا سحر بے قرار — گزری تھی نصف شب کہ نظر آیا اک سوار
دیکھا جنابِ زینبؑ عالی وقار نے
خیمے کی سمت رخ ہے کیا اُس سوار نے

بڑھ کر پکاریں حضرت زینبؑ جگر فگار — آگے قدم بڑھے تو خبردار ہوشیار
سب اس جگہ ہیں عترتِ محبوبؐ کردگار — خیمے کی سمت آ گیا پھر بڑھ کے وہ سوار
غصہ جو آیا زینبؑ عالی مقام کو
بڑھ کر قریب [illegible]

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا کچھ نہیں ہے تجھے خوف کبریا — زوجِ رسولؐ سے بھی نہیں تجھ کو کچھ حیا
اب کیا ہمارے پاس ہے جو کچھ تھا لُٹ چکا — آ کر صبح کو لوٹنا گر ہے یہی رضا
بچوں کو ہول آئے گا یہ شب مہیب ہے
ہم بھی یہیں ہیں اور سحر بھی قریب ہے

اُس وقت اُس سوار نے زینبؑ سے یہ کہا — خیمہ میں جا کے بیٹھ تو اے غم کی مبتلا
میں آ کے پاسبان ہوں تیرے خیمے کا — زینبؑ نے پوچھا رحم کا تیرے سبب ہے کیا
یہ تو بتلا محبِّ رسولِ انام ہے
بتلا مگر شتاب کہ کیا تیرا نام ہے

اے شخص واسطہ تجھے پروردگار کا — اے شخص واسطہ تجھے دُلدُل سوار کا
اے شخص واسطہ ہے رسولؐ کبار کا — ہے واسطہ حسینؑ غریب الدیار کا
آرام و چین اب نہیں مجھ دلِ کباب کو
دکھلا دے شکل مجھ کو اُلٹ کر نقاب کو

سُن کر سوار ہو گیا تصویرِ بے قرار — اور پھینک دی نقاب اُلٹ کر بس یکبار
کیا دیکھتی ہیں حضرت زینبؑ جگر فگار — گھوڑے کی پُشت پر ہیں علیؑ ولی سوار
یہ دیکھ کر نہ ضبط ہوا دلِ کباب کو
کرنے لگیں بین اُلٹ کر نقاب کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

جس دم مٹی شبیہ پیمبر کہاں تھے آپ — جس دم چھدی تھی گردن اصغر کہاں تھے آپ
جس دم ہوا تھا قاسم مضطر کہاں تھے آپ — جس دم مٹی نشانی جعفر کہاں تھے آپ
پھٹتا رہا حسین پہ خنجر خبر نہ لی
اک دوپہر میں لٹ گیا سب گھر خبر نہ لی

ابن جوان ہو گیا بے سر خبر نہ لی — پامال ہو گیا تن اطہر خبر نہ لی
چھینے گئے سکینہ کے گوہر خبر نہ لی — سر سے اتر گئی میرے چادر خبر نہ لی
سینہ پہ جب حسین کے قاتل سوار تھا
اس وقت کس جگہ پہ شہ ذوالفقار تھا

Presented By: www.jafrilibrary.com
maablib.org
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۵

شامِ غریباں

جب غنچۂ بوستانِ پیمبر ہوا تباہ نقدِ حیاتِ نائبِ حیدر ہوا تباہ
سیدانیاں تباہ ہوئیں گھر ہوا تباہ سردار قتل ہو گیا لشکر ہوا تباہ
محبوس فوج میں حرمِ محترم ہوئے
شب باش قتل گاہ میں اہلِ ستم ہوئے

اک خیمہ تب علیحدہ رن میں ہوا بپا اُس میں ہوئے مقیم اسیرانِ کربلا
اس شب کا راویوں نے یہ لکھا ہے ماجرا بے آب و بے طعام تھے سب آلِ مصطفیٰؐ
آسائشِ طعام تھی ہر بد خصال کو
اور فاقہ تیسرا تھا محمدؐ کی آل کو

یہ رسم ہے عرب کی ہیں آگاہ جس سے سب قومِ عرب میں مرتا ہے جن کا عزیز جب
کھانا اُسے کھلاتے ہیں سمجھا کے سب عرب اور حاضری بھی بھیجتے ہیں گھر میں وقتِ شب
بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بتولؑ کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آلِ رسولؐ کا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

سردار بچھ گئے پسرِ سعد سے تمام — اور آکے ابن سعد سے کرنے لگے کلام
جی چاہتا ہے ایک مٹا دیں ترا بھی نام — ناحق تری صلاح سے کاٹا سرِ امام

تجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
سید کا ہم نے خون کیا آہ کیا کیا

یہ ذکر تھا جو ایک خبردار بول اٹھا — ہاں سچ تو ہے یہ میرے وقت اب جو حکم کیجے جا
اسلام میں اُن کے خیمے کے نزدیک جو گیا — ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا

مادر نے رو دیا تو وہ بے آس ہو گئی
آخر وہ کھانے کے لئے رو رو کے سو گئی

بولا یہ ابن سعد کہ لیجاؤ تم شتاب — چالیس خوان کھانے کے اور سرد جام آب
تب ایک نے یہ عمر کو دیا جواب — کس منہ سے آگے جائیں اُن کے ہمیں حجاب

پیاسوں کے آگے اُن کے سامنے نیزے لگائیں ہم
اور حاضری بھی اُن کے لئے لیکے جائیں ہم

بولا عمر یہ شمر سے تو جا بہ انکسار — عباسؑ کا تو آپ کو کہتا ہے رشتہ دار
اُس نے کہا میں سب سے زیادہ ہوں شرمسار — زینبؑ کے آگے سینۂ شہؑ پر ہوا سوار

میں نے کیا شہید شہِ مشرقین کو
میں نے ذبح کیا امامِ حسینؑ کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

انکار جبکہ جانے میں اک ایک نے کیا — پھر تو عمر نے زوجۂ حُر کو طلب کیا
بولا کہ کھانا لیکے تو اہلِ حرم میں جا — کر نامری طرف سے بہت عذر و التجا
شوہر ترا ہے فدیۂ شہِ مشرقین کا
دینا تو شہربانو کو پرسا حسین کا

جانے پہ مستعد ہوئی جب دم وہ باوفا — ہمراہ اُس کے خواہرِ ہاشم کو بھی کیا
ہاشم بھی ایک فدیۂ آلِ رسول تھا — ساتھ اُس کے عورتیں تھیں بہتر پیادہ پا
خوانوں کو گرد و پیش پیادے تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوانِ طعام تھے

تھی آگے آگے زوجۂ حُر تب کی دوستدار — بر خیمۂ حرم کے جو در تک ہوا گذار
کچھ روشنی بھی خیمہ میں پائی نہ زینہار — دیکھا کہ ایک بی بی ہے ڈیوڑھی پہ بیقرار
یہ بات کہہ کے ہوتی ہے مشغول آہ میں
اصغر ہے قتل گاہ میں میں خیمہ گاہ میں

مشعل کی روشنی میں جو زینب کی نگاہ — بولی کہ لو پھر آئی ہمیں لوٹنے سپاہ
پھر اس طرح پکاری ہوا ہم سے کیا گناہ — لوگو ڈرو خدا کے غضب سے یہ کیا ہے آہ!
کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو
لوٹے ہو گھر کو لوٹنے آئے ہو رات کو

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

گر اور کچھ گماں ہو تو کر لو ہمیں شمار   بھاگا نہیں ہے کوئی تمہارا گناہگار
موجود ایک جا ہیں تمہارے قصوروار   بہتر ہے ہم سبھوں کو کرو قتل ایکبار
کل ہم کو لوٹ لیجیو اب کیا ضرور ہے
یہ قیدی بھاگ کے جاتے نہیں صبح دور ہے

یہ بات سن کے زوجۂ حُرؑ رو دی خوب سا   پردہ اُٹھا کے خیمہ میں آئی وہ باوفا
ہمراہ ساری عورتیں کرتی ہوئیں بُکا   خوانِ طعام رکھ دئیے خیمہ میں جابجا
صحنکوں کی شکل تھی چھپا ان نقاب سے
زینب نے سر جھکا لیا اپنا حجاب سے

زینبؑ پھرا کے منہ ولی کو یہ دینے لگیں خبر   ان خوانوں میں لقمہ ہے نہ شہیدوں کے ہوں گے سر
ناگاہ بولی زوجۂ حُرؑ پاس آن کر   لونڈی سلام کرتی ہے بی بی کرو نظر
میں عاشقِ حسینؑ کنیزِ بتولؑ ہوں
میں زوجۂ حُر اولِ سبطِ رسولؐ ہوں

آیا زبانِ زوجۂ حُرؑ پر جو یہ کلام   تعظیم کو کھڑی ہوئیں وہ خواہرِ امام
بولی تو حُرؑ کی زوجہ ہے اے بی بی نیکنام   حق سمجھے حُرؑ کو واہ عجب کر گیا ہے کام
پہلے خبر نہ تو نے کی زہراؑ کی جائی کو
[illegible] آئی کہ زہرا کی بینوائی کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

یہ کہہ کے اس کو اپنے برابر بٹھا لیا — پلّہ نہ تھا جو ڈھانپ کے منہ روتی خوب سا
آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے لگی رونے اور کہا — پرسا میں حمزہ کا دیتی ہوں تم ساتھ سے دھرا

وہ رو کے بولی نام نہ لو اُس غلام کا
میں تم کو دینے آئی ہوں پرسا امام کا

زینبؑ نے رو کے زوجۂ حُر سے یہ پھر کہا — بارے تمھارے آنے کا ہاں کیا سبب ہوا
کی عرض اس نے لونڈی کی قسمت بُری تھا — بھیجے ہیں ابنِ سعد نے یہ خوان پُر غذا

کہنے سے ان کے کھانے کے ہمراہ آئی ہوں
یہ حاضری حسینؑ کی ہمراہ لائی ہوں!

سنتے ہی نام حاضریٔ شاہ بے کفن — زینبؑ کا سینہ جل گیا تھرّا گیا بدن
بولی کہ ہائے اے مرے ماں جائے بے وطن — اس حاضری کے کھانے کو جیتی رہی بہن

دنیا میں یادگار رہا سانحہ مرا
تم نے نہ ہاتھ اٹھا کے دیا فاتحہ مرا

یہ بین کر کے زوجۂ حُر سے کیا خطاب — کھانا تو لے کے آئی تجھے بھی ہو ثواب
اب دل کو مطلقاً نہیں ذوقِ طعام و آب — کھایا ہے غم عزیزوں کے مرنے کا بے حساب

ہم سب حسینؑ پیاسے کے ماتم میں روتے ہیں
کس کو کھلائیں بچے تو قبروں میں سوتے ہیں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

انصاف کر تو پانی پیوں کیا میں خستہ جاں — بیٹھی نظر ہے بھائی کی سوکھی ہوئی زباں
پیاسا موا حسینؑ کا فرزند نوجواں — کیا ایڑیاں رگڑتا تھا اصغر بھی الاماں
جب تک قضا نہ آئیگی مجھ بے حواس کو
روؤں گی پیاسے بھائی کو اور اسکی پیاس کو

وہ بولی کوئی عذر زباں پر نہ لائیے — فاقہ کو توڑنے کے لئے کچھ تو کھائیے
ان بھوکے پیاسے بچوں کو بھی اب جگائیے — اک اک نوالہ بی بیوں کو بھی کھلائیے
اب فاقہ توڑ دو روحِ شبیرؑ کے واسطے
پانی بھی پی لو ساقیؑ کوثر کے واسطے

زینبؑ کو تھا جو زوجۂ حر کا کمال پاس — سجادؑ کو پکاری ذرا آؤ میرے پاس
ہنگامِ ذبح کہتے تھے بھائی بحالِ یاس — پانی ملے تو بھول نہ جانا ہماری پیاس
وہ فاتحہ حسینؑ کا پانی کے جام پر
صدقے میں انکی پیاس پہ اور انکے نام پر

maablib.org

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۶

واقعات شام غریباں

جب ہو گیا تباہ سفینہ نجات کا | اور ناخدا بھی غرق ہوا کائنات کا
تھا کشتیٔ فلک کو نہ یارا ثبات کا | بے آب خشک ہو گیا چشمہ فرات کا
کوثر کے قطرے قطرے سے شور فغاں ہوا
دریا کی موج موج سے طوفاں عیاں ہوا

کرتے ہیں راویان جگر سوز یہ کلام | اس لوٹ میں وہ چار گھڑی دن ہوا تمام
لشکر سے ابن سعد یہ بولا بوقت شام | منظور ہے ہمیں کہ یہیں آج ہو قیام
اک خیمہ ایستادہ حضور نگاہ ہو
شب باش اسمیں آل رسالت پناہ ہو

تب خیمہ اک علیحدہ نصب ہوا بپا | اُس میں ہوئے مقیم اسیران کربلا
تقسیم اہل شام میں ہونے لگی غذا | ہر قسم کے طعام مہیا تھے جابجا
آسائش تمام تھی ہر بدخصال کو
اور فاقہ تھا رسول محمدؐ کی آل کو

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrililibrary.com

سردار پھر گئے عمر سعد سے تمام ‖ اور آ کے ابن سعد سے کرنے لگے کلام
گو چاہتا ہے کب مٹا دیں تو ابھی نام ‖ ناحق تری صلاح سے کاٹا سر امام
تجھ سے شقی کا ساتھ دیا آہ کیا کیا
شبیر کا ہم نے خون کیا آہ کیا کیا

یہ رسم ہے عرب میں ہیں آگاہ اس سے سب ‖ قوم عرب میں مرتا ہے جس کا عزیز جب
کھانا اُسے کھلاتے ہیں سمجھ کے سب عرب ‖ اور حاضری بھی بھیجتے ہیں اس کے گھر میں سب
بھوکا ہے تین روز سے کنبہ بتول کا
فاقہ نہ ٹوٹا آج بھی آل رسول کا

یہ ذکر تھا کہ ایک خبردار بول اُٹھا ‖ ہاں سچ تو ہے اسیروں پہ اب رحم کیجئے بجا
اس دم میں اُن کے خیمہ کے نزدیک تھا کھڑا ‖ ننھی سی ایک لڑکی نے کھانا طلب کیا
یہ سنکے ماں جو روئی تو وہ بے آس ہو گئی
کھانے کے واسطے ابھی رو رو کے سو گئی

بولا یہ ابن سعد کہ لیجاؤ تم شتاب ‖ چالیس خوان کھانے کے اور سرد جام آب
تب ایک ایک نے یہ عمر کو دیا جواب ‖ کس منھ سے آگے جائیں ہم ان سے ہے حجاب
پیاسوں کو اُن کے سامنے نیزے لگائیں ہم
اور حاضری بھی آل نبی کے لئے لیکے جائیں ہم

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

بولا عمرِ لعیں یہ شمرِ لعیں سے تو جا بہ انکسار | عباسؑ کو تو خود ہی تو کہتا ہے رشتہ دار
اس نے کہا میں سب سے زیادہ ہوں شرمسار | زینبؑ کے آگے سینۂ شہؑ پر ہوا سوار
میں نے کیا شہید شہِ مشرقین کو
میں نے طمانچے مارے یتیمِ حسینؑ کو

انکار جبکہ جانے میں اک اک سے سنا | اُس دم عمر نے زوجۂ حرؑ کو طلب کیا
بولا یہ کھانا لے کے تو اہلِ حرم میں جا | اکرام میری طرف سے بہت عذر والتجا
شوہر ترا ہے فدیۂ شہِ مشرقین کا
دنیا تو شہر بانوؑ کو پرسہ حسینؑ کا

جانے پہ مستعد ہوئی جس دم وہ باوفا | ہمراہ اُسکے خواہرِ ہاشم کو بھی کیا
ہاشم بھی ایک فدیۂ سبطِ رسولؐ تھا | ساتھ اسکے عورتیں تھیں بہتّر پیادہ پا
خوانوں کے گرد دو مشیں وہ پیادہ تمام تھے
مشعل کی روشنی میں وہ خوانِ طعام تھے

تھی آگے آگے زوجۂ حرؑ شہؑ کی دوستدار | بر خیمۂ حرم کے جو در پہ ہوا گذر
کچھ روشنی بھی خیمہ میں پائی نہ زینہار | دیکھا کہ ایک بی بی بہت ہی ہے سوگوار
یہ بات کہکے ہوتی ہے مشغول آہ میں
اصغر تو قتل گاہ میں ہیں میں خیمہ گاہ میں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مشعل کی روشنی پہ جو زینبؑ کی نگاہ | بولی یہ پیٹ سر لوٹنے آئی ہیں سپاہ
پھر اس طرح پکاری کہ تم میں کیا ہوا ہے آہ | لوگو ڈرو خدا سے ہوا ہم سے کیا گناہ

کوئی بھی پوچھتا نہیں اس واردات کو
سوئے ہوؤں کو لوٹنے آئے ہو رات کو

بچے ہمارے تنگ ہیں سے تھے ابھی غنا | بہلا کے ان بچوں کو دیا ہے ابھی سلا
ضامن خدا ہے ہم نہیں کرنے کچھ دغا | ہے فوج میں تمہارے سرِ شاہِ کربلا

اس سے منھ چھپا کے کسے منھ دکھائینگے
قرآن بیچ میں ہے تو ہم بھاگ جائینگے

یہ بات سن کے زوجۂ حُر رونی خوب سا | پردہ اٹھا کے خیمہ میں آئی وہ باوفا
ہمراہ ساری عورتیں کرتی ہوئی بکا | خوانِ طعام رکھ دیے خیمہ میں جا بجا

سب عورتوں کی شکل تھی پنہاں نقاب سے
زینبؑ نے سر جھکا لیا اپنا حجاب سے

زینبؑ پھر اپنے دل کو لگی دینے یہ خبر | ان خوانوں میں لعین شہیدوں کے ہونگے سر
ناگاہ بولی زوجۂ حُر پاس آن کر | لونڈی سلام کرتی ہے بی بی کرم نظر

میں عاشقِ حسینؑ کنیزِ بتولؑ ہوں!
میں زوجہ ہوں لعلِ سبطِ رسولؐ ہوں

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آیا بیاں زوجۂ حُر پر جو حسینؑ کا نام ۔ تعظیم کو اٹھی ہوئی وہ خواہرِ امام
بولیں کہ حُر کی زوجہ ہے اے بی بی نیک نام ۔ حق بخشے حُر کو واہ عجب کر گیا ہے کام

پہلے خبر نہ تو نے کی زہرا کی جائی کو
ننگے آتی در پہ تری پیشوائی کو

یہ بین کر کے اُس کو برابر بٹھا لیا ۔ بُلا نہ تھا جو ڈھانپ کے منھ روتی خوب سا
آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کے لگی کرنے یہ بکا ۔ پُرسا میں حُر کا دیتی ہوں تم ساتھ دو مرا

وہ بولی بی بی نام نہ لو اس غلام کا
میں تم کو دینے آئی ہوں پُرسا امام کا

یہ بین سن کے زوجۂ حُر سے یہ پھر کہا ۔ بولو تمہیں یہ آنے کا یاں کیا سبب ہوا
کی عرض اس نے لونڈی کی قسمت بچی رسا ۔ بھیجے ہیں ابنِ سعد نے یہ خوان پُر غذا

کہنے لگی اُس سگ کے کھانے کے ہمراہ آئی ہوں
میں حاضری حسینؑ کے مرنے کی لائی ہوں

سنتے ہی نام حاضری شاہِ بے کفن ۔ زینبؑ کا قلب ہل گیا تھرّا گیا بدن
بولی کہ ہائے اے مرے ماں جائے بے وطن ۔ اس حاضری کے کھانے کو جیتی رہی بہن

دنیا میں یادگار رہا سانحہ ترا!
ہم نے بھی تو اُٹھا کے دیا فاتحہ ترا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

وہ بولی کوئی عذر زباں پر نہ لائیے
فاقہ کے توڑنے کے لیے کچھ تو کھائیے

ان بھوکے پیاسے بچوں کو اب تو جگائیے
اک اک نوالہ آل نبیؐ کو کھلائیے

اب فاقہ توڑو روحِ حبیبؐ کے واسطے
پانی بھی پی لو ساقیٔ کوثرؑ کے واسطے

القصہ فاتحہ پانی پہ جب ہوا
زینبؑ نے کی وہ آہ کہ محشر بپا ہوا

شانہ ہلا کے سکینہؑ کا یہ کہا
پانی پیو اٹھو پھوپھی تم پہ ہو فدا

جاگو ابھی تو واسطے پانی کے روتی تھیں
کل تک تم اپنے بابا کی چھاتی پہ سوتی تھیں

سوز

مشکل کشا کی آل پہ وہ وقت بیکسی
مر جائے جان فاطمہؑ پہ سار دے کوئی

اک غم نصیب عمر تھی یہ ایک شب تھی
اس دردکی کسک دل فطرت میں رہ گئی

وہ سوز وہ گداز نمایاں ہے آج تک
اس دن کی شام شام غریباں ہے آج تک

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مرثیہ نمبر ۶۷

شامِ غریباں

کربلا میں شہِ والا کے حرم لٹتے ہیں ۔ فاقہ کش تشنہ دہن کشتۂ غم لٹتے ہیں
دشتِ غم میں گرفتارِ ستم لٹتے ہیں ۔ شور برپا ہے یہ رانڈوں میں کہ ہم لٹتے ہیں
قتل و غارت ہوئے سامانِ گرفتاری ہے
یا علیؑ آؤ کہ اب وقت مددگاری ہے

ہے یہ فریاد کسی کی کہ برادر دوڑو ۔ کوئی چلاتی ہے عباسؑ دلاور دوڑو
کوئی کہتی ہے تڑپ کر مرے دلبر دوڑو ۔ ماں لٹی جاتی ہے دوڑو علی اکبرؑ دوڑو
دیکھو خونخوار عدو برچھیاں کھلاتے ہیں
تیغ کھینچو کہ لعیں گھر میں چلے آتے ہیں

اس کی جانب سے تم ایسے ہوئے غافل مرے لال ۔ کہ نہ لٹنے کی خبر ہے نہ اسیری کا خیال
کب سے چلاتی ہے مادر کھلے کھولے ہوئے بال ۔ ارے آتے نہیں طاقت رہی مجھے صدمہ ہے کمال
اس مصیبت میں نہ آؤ گے تو کب آؤ گے
سجاد مرے [illegible] تو آؤ گے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دھیان پردیسی کا بہت تھا تمہیں اکبرؑ کے لیے | لوٹنے دیتے تھے گھر میں کبھی چلّا کے
آج اس ماں کا ذرا حال تو دیکھو آ کے | سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے مجلس میں اعدا کے

تم تو سوتے ہو خبر ہو تمہیں کیونکر بیٹا
ہو زمیں شق تو سما جائے یہ مادر بیٹا

مادرِ ابنِ حسنؑ کہتی تھی یہ پیٹ کے سر | میرے قاسمؑ تجھے ڈھونڈھوں میں کہاں آفت کے ہر
اپنے لٹنے کا تو کچھ غم نہیں اے رشکِ قمر | دیکھ کر حال دلہن کا مرا پھٹتا ہے جگر

بیکسیٔ حرموں کی دیکھ کے جی کھوتی ہے
آستیں تو تری آنکھوں پہ دھرے روتی ہے

پیٹ کر زوجۂ عباسؑ یہ کرتی تھی بیاں | تم بھی کس وقت میں فنا ہوئے نظروں سے نہاں
رحمیں کیا کرتے ہو اے حیدرِ صفدر کے نشاں | یاں لٹی جاتی ہے سرکارِ امامِ دو جہاں

ہاتھ سے ہاتھ یتیموں کے چھٹے جاتے ہیں
بیکسی میں دم مرے بچوں کے گھٹے جاتے ہیں

کہتی تھی بالی سکینہ یہ بآوازِ حزیں | دیکھو عباسؑ چچا ہم کو ڈراتے ہیں لعیں
شمرِ بے رحم گھرکتا ہے لیے خنجرِ کیں | کیا قیامت ہے کہ تم بھی نہیں بابا بھی نہیں

کیوں نہ ہو غم سے کلیجہ تہ و بالا میرا
کوئی اس دکھ میں نہیں پوچھنے والا میرا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کر کے منھ مقتل سرور کی طرف زینب زار | شہ سے فریاد یہ کرتی تھی بچشم خونبار
بھائی عباس کدھر جائے بہن سینہ فگار | ظلم سے ہاتھ اٹھاتی نہیں فوج کفار
ہائے منھ تکوں کس کا ٹھکانا نہیں ملتا مجھکو
آپ کے سوگ میں رونا بھی نہیں ملتا مجھکو

میں نے جانا تھا کہ جب جائینگے اعدا ہوکے تمام | تا بہ جہلم اسی جنگل میں کرونگی میں قیام
رہنے دونگی نہ میں اس طرح سے برپا یہ خیام | یاں محبان علی آئیں گے پرسہ کو تمام
دن کو ماتم کرونگی نہ راتوں کو ذرا سوؤنگی
دوش پر شال عزا ڈالے ہوئے روؤں گی

کیا خبر تھی مجھے اس ظلم کی یا شاہ امم | خانۂ فاطمہ تاراج کریں گے اظلم
گھر میں در آنہ چلے آئینگے یوں نامحرم | قید ہو جاؤنگی بعد آپکے یہ کشتۂ غم
دختر حضرت زہرا پہ تباہی آئی
آپ کے مرنے سے بھینا پہ تباہی آئی

اہل عصمت میں بپا شور ہے اور آہ و بکا | اس طرف لوٹ میں مصروف تھی فوج اعدا
کہیں زیور کو اتروانے میں بدعت یتیموں پہ جفا | بیٹی پھرتی ہے ناموس امام دوسرا
بھیڑ میں جا کہیں چھپنے کی نہیں ملتی ہے
واحسینا کا غل ہے کہ زمیں ہلتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ننھے بچوں کا یہ عالم ہے کہ تھراتے ہیں | گود میں ماؤں کے دہشت سے چھپے جاتے ہیں
ننگی تلوار جو ظالم انہیں دکھلاتے ہیں | بس تو چلتا نہیں اشک آنکھوں میں بھر آتے ہیں
نہ تو کر سکتے ہیں فریاد نہ رو سکتے ہیں
چپکے سہمے ہوئے اک ایک کا منھ تکتے ہیں

فوج اعدا سے بھرا ہے شہِ مظلوم کا گھر | ہنسلیاں لیتا ہے صغریٰ کی کوئی بانیٔ شر
کھینچتا ہے کوئی کانوں سے سکینہ کے گہر | لوٹتا ہے کوئی بے رحم حرم کا زیور
چھینے لیتا ہے رقیہ کے ستمگر کوئی
کھینچتا ہے کلثومؑ کی چادر کوئی!

مڑ کے فضّہ سے یہ کہتا ہے کوئی بد افعال | جلد بتلا کہاں ہے شہِ دیں کا زر و مال
کہتی تھی وہ کہ لعینو تمہیں سب خام خیال | رہی محتاج سدا احمدِ مختار کی آل
بخدا کچھ بھی نہیں ہے شہِ دیں کے گھر میں
مال دنیا کہیں رہتا ہے سخی کے گھر میں

اکثر رخ بانوئے مغمومؑ پہ ہے بیداد | کھینچتا ہے سرِ پُرنور سے چادر جلّاد
کوئی سنتا نہیں زہراؑ کی بہو کی فریاد | ماں سے لپٹی ہوئی روتی ہے سکینہ ناشاد
بیوہ حضرت عباسؑ کھڑی روتی ہے
ایک تو لٹتی ہے اور پاس کھڑی روتی ہے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

شمر لینے لگا جب دخترِ زہراؑ کی ردا | تھام کر گوشۂ چادر کو یہ زینبؑ نے کہا
اے ستمگر مجھے بے پردہ نہ کر بہرِ خدا | کچھ بھی اِس کہنہ ردا میں نہیں پیوند ہوا

دکھ زدی ہوں نہیں ستانا تجھے کیا لازم ہے
تجھ کو احمدؐ کی نواسی سے حیا لازم ہے

ہو نہیں بے وارث و والی کا اس کا تو خیال | غضبِ اللہ کا آجاتا ہے جو کھولوں ابھی بال
دو گھڑی ہاں تو یداللہ کو آجائے جلال | پر کروں کیا کہ نہیں حکمِ شہِ نیک خصال

کہہ نہیں سکتی گلہ لب پہ نہ لانا زینبؑ
سر بھی کھل جائے تو غصہ میں نہ آنا زینبؑ

کتنا کہتی رہی رو رو کے یہ بے کس زینبؑ | وا دریغا نہ کیا شمر نے کچھ پاسِ ادب
چھین لی دخترِ زہراؑ کی ردا ہائے غضب | ہو گئی عرق عرق بنتِ شہنشاہِ عرب

واحسینا کی صدا عرش سے جب آنے لگی
روحِ زہراؑ کے جگر بند کی تھرانے لگی

لٹ چکے خیمہ اسباب تو جس وقت ہوئے سبھی تمام | غل ہوا پھونک دو اب بارگہِ شاہِ انام
مختلف ہے یہ جو ان کے نکلنے کا مقام | آتشِ ظلم سے جلنے لگے حضرت کے خیام

سب کے ناموس سراسیمہ کھلے سر نکلے
بے کل ایک ایک جو خیمے سے باہر نکلے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

علمدار جعفری بک ڈپو

اینڈ

قمر نگینہ سینٹر

***

ہمارے یہاں ہر قسم کی مذہبی کتابیں

اور معیاری نگینے مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔

آرڈر پر انگوٹھیاں اور تبرکات بھی بنائے جاتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com